صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سنیچر 21 جون 2014ء بمطابق 22 شعبان 1435 ہجری صبح دس بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

أَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُO حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَO كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُونَO ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُونَO كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُونَ عِلۡمَ الۡيَقِينِO لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيمَO ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِينِO ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۔

(ترجمہ): (لوگوں) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔ دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے)۔ تم ضرور دوزخ کو دیکھوگے۔ پھر اس کو (ایسا) دیکھوگے (کہ) عین الیقین (آجائے گا)۔ پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیم۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں، میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں: جناب میاں ضیاء الرحمان صاحب، ایم پی اے 2014-06-21 اور جناب گوہر علی شاہ صاحب، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے، منظور ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آج تو بہت اتنا لمبا، ایسا نہ ہو کہ کوئی آپ ایسا ایشو چھیڑ دیں کہ وہ اس پہ پھر بات شروع ہو جائے گی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں نہیں، نہیں میں کوئی ایسی، سر! میں کوئی ایسی بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو مہربانی ہے کہ آج ان شاءاللہ آپ آج رات گیارہ بارہ بجے گھر جائیں گے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! میں کوئی ایسی بات نہیں چھیڑنا چاہتی جو متنازعہ ہو گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیونکہ ایک، اس پہ تقریباً 20 سے لے کے تقریباً 30 تک کٹ موشنز ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! اتنی دیر میں میری بات ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اور یہ ٹوٹل جو ہے نا ایک ہزار پلس کٹ موشنز ہیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! میں صرف یہاں پہ اس ہاؤس میں جو ہے اور تمام پاکستان کے عوام کی طرف سے آج جو شہید دختر مشرق ہے، بے نظیر بھٹو صاحبہ کی سالگرہ ہے، ان کی شہادت کو میں سلام پیش کرتی ہوں کہ جو انہوں نے جمہوریت کیلئے دی ہے اور آج اس فلور سے ان کی 'برتھ ڈے' پہ ان کو مبارکباد بھی دیتی ہوں کہ وہ دختر مشرق اگر آج نہ پیدا ہوتیں تو شاید پھر یہ جمہوریت جو ہے، وہ کبھی بھی نہ پھلتی پھولتی کیونکہ انہوں نے اپنے خون سے اس جمہوریت کو زرخیز کیا ہے۔ تھینک یو۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! آج کے دن کوئی اور بات نہیں ہوگی بس، کیونکہ ہمارے پاس، تھینک یو۔ میں چونکہ (مداخلت) ہں جی؟

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر! ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ آپ کو لیتے ہیں لیکن ایسا نہ ہو کہ کوئی اور ایشو آپ چھیڑ دیں نا، تو ہم کوشش کرتے ہیں جناب، پلیز، نہیں آج نہیں ہو سکتا، آج کوئی اس کے علاوہ، شوکت صاحب! پلیز، پلیز پلیز، وہ روایت بن جائے گی نا، ہاں جی۔

(شور)

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر! صحافیوں کے حوالے سے بات ہے۔

جناب سپیکر: کیا ہے، صحافیوں کے حوالے سے کیا ہے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر! ایک سیکنڈ ابھی تک کر لیتا سر۔

جناب سپیکر: چلو، چلو چلو۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر! میرا ذاتی ایشو نہیں ہے۔ (شور) جناب سپیکر! جناب سپیکر! کل PEMRA نے ARY پہ پابندی لگائی ہے 15 دن کی، میں سمجھتا ہوں کہ یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! ہاں۔۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: PEMRA جو ہے، یہ انتہائی جانبدار ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ PEMRA وہ PEMRA نہیں رہی جس پہ اعتماد کیا جا سکتا تھا۔ یہ آزادی صحافت پہ حملہ ہے، جس طریقے سے PEMRA چل رہی ہے، اس ملک میں جس طرح میڈیا کو دبانے کی کوشش کر رہی ہے جناب سپیکر، میں اس کی شدید مذمت کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ شکریہ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: اور ARY پہ جو پابندی لگائی ہے 15 دن کی، میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور یہ اعلان اس کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! شکریہ۔ شکریہ جی، شکریہ۔ The honourable Special Assistant for Law, Demand No. 1.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! جناب سپیکر! میں نے بھی کچھ کہنا ہے۔

جناب سپیکر: میں یہ بہت۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔

(شور)

جناب سپیکر: شوکت صاحب! آپ نے ویسے ہی، مطلب ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے اس۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک بات کر لیں میڈم۔ میڈم! آپ پوری اپوزیشن کی نمائندگی کریں، سب کی نمائندگی کریں، سب کی آپ، صرف آپ کر لیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ میں بالکل شوکت یوسفزئی صاحب کی اس بات کو سپورٹ کرتی ہوں کہ ARY کے اوپر پابندی لگانا جو ہے، یہ دوسرا الیکٹرانک چینل ہے جس پر PEMRA لگا رہا ہے، اس کے پیچھے کیا Reasons ہیں اور کیا ہے، کیوں ان پہ لگائی؟ یہ علیحدہ چیز ہے میرٹ کی، لیکن Actually جو صحافت کی یہاں پہ بنیاد ہے، وہ ہے آزادی صحافت، Freedom of expression اور اس کے اوپر کسی قسم کا قدغن لگانا جو ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ عوام کو قبول نہیں ہے، PEMRA کے حوالے سے اس چیز پہ دیکھنا ہے، وہاں تو خود لگتا ہے کوئی ڈویژن ہے ان کے ممبرز کے اندر بھی، اور اس وقت ہم سارے لوگ اپوزیشن کی طرف سے، تمام پارٹیوں کی طرف سے ARY کے ساتھ بھی Solidarity کا مظاہرہ کر رہے ہیں جو اس سے پہلے ہم نے GEO TV کے ساتھ کیا تھا، یہ کسی طور پہ نہیں ہونا چاہیئے اور PEMRA کو ہماری طرف سے یہ مطالبہ ہے کہ ان پہ فی الفور پابندی ہٹا کے اگر کوئی ایسی بات ہے تو وہ پھر سامنے لائی جائے اور اس کو ایک میرٹ کی بنیاد کے اوپر سزا اگر دینی ہے تو Penalty, punitive measures آپ ان کے اوپر کوئی جرمانہ کر سکتے ہیں لیکن ان کو بند نہیں کر سکتے، Off air

کرنا بہت بڑی زیادتی ہے۔ یہ صرف اس چینل کے ساتھ نہیں، اس میں کام کرنے والے ہزاروں کارکنوں، صحافیوں اور کارکنوں کے ساتھ زیادتی ہے And we totally oppose it and we condemn it.

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ میڈم۔ میں ایک گزارش کرتا ہوں تمام معزز اراکین اسمبلی سے، آپ کی توجہ چاہیئے جی، تمام کی توجہ چاہیئے، ریکویسٹ یہ ہے کہ ایجنڈا ماشاءاللہ بہت بڑا ہے، ایک ایک اس پہ تقریباً 20 سے زیادہ کٹ موشنز ہیں، آپ کا تعاون درکار ہوگا تاکہ ہم ایجنڈا پورا، کیونکہ مجھے تو آج یہ لگتا ہے کہ شاید دس گیارہ بجے تک بھی یہ ہم ختم نہ کر سکیں، تو آپ کا تعاون چاہیئے ہوگا تاکہ ہم Minimum time میں زیادہ سے زیادہ کام کریں۔ شکریہ جی۔

سالانہ مطالبات زیر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Honourable Special Assistant for Law, Demand No. 1.

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 کروڑ 34 لاکھ 90 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 9 crore 34 lac 90 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Provincial Assembly.

Since no cut motion has been moved by any honourable Member on Demand No. 1, therefore, the question before the House is that Demand No. 1 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Honourable Special Assistant for Law, Demand No. 2.

معاون خصوصی برائے قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 86 کروڑ 24 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015 کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم و نسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees one billion 86 crore 24 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of General Administration.

Cut Motions: Mr. Azam Khan Durrani, to please.

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جی۔ میں ایک ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Arbab Akbar Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2.

ارباب اکبر حیات: ایک سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Raja Faisal Zaman, to please move his cut motion on Demand No. 2.

راجہ فیصل زمان: سر! میں ایک لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Sikandar Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut of one hundred thousand rupees on Demand No. 2.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Sardar Hussain Chitralli, to please move his cut motion on Demand No. 2. (Not present, it lapses). Sardar Aurangzeb Nalotha, to please move his cut motion on Demand No. 2.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں ایک کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Sardar Zahoor Ahmad, to please move his cut motion on Demand No. 2. (Not present, it lapses). Mr. Sultan Muhammad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2.

Mr. Sultan Muhammad Khan: Mr. Speaker, I beg to move a cut motion of five thousand rupees on Demand No. 2.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Sardar Fareed Ahmad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2. (Not present, it lapses). Malik Riaz Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2.

ملک ریاض خان: جناب سپیکر! میں ایک ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mufti Said Janan, to please move his cut motion on Demand No. 2.

مفتی سید جانان: زہ د دس لاکھ روپئ کٹوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Madam Sobia Shahid, to please move his cut motion on Demand No. 2. (Not present, it lapses). Mr. Abdul Sattar Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2.
Mr. Abdul Sattar Khan: Mr. Speaker, I beg to move a cut of one crore rupees on Demand No. 2.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Madam Uzma Khan, to please move her cut motion on Demand No. 2.

محترمہ عظمیٰ خان: سر! میں پانچ سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Muhammad Asmatullah, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب محمد عصمت اللہ: میں پانچ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five only. Mr. Mehmood Ahmad Khan Bittani, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب محمود احمد خان: پانچ سو روپے کی کٹ موشن، تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Maulana Fazal Ghafoor, Mufti Fazal Ghafoor, to please move his cut motion on Demand No. 2.

Maulana Mufti Fazal Ghafoor: Thank you, janab Speaker. I beg to move a cut of one lac rupees.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Muhammad Sheeraz Khan.

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! میں ایک کروڑ کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Mian Zia-ur-Rehman, to please move his cut motion on Demand No. 2. Muhammad Reshad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2. Madam Nighat Yasmin Orakzai, to please move her cut motion on Demand No. 2.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! دس ملین کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten million only. Mr. Noor Salim Malik, to please move his cut motion on Demand No. 2.
Mr. Noor Salim Malik: Sir, I beg to move a cut of one thousand rupees on Demand No. 2.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Wali Muhammad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2.

اچھا جس نے بات کرنی ہے بس مختصر وہ، اعظم درانی!

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ جو میں نے کٹ موشن پیش کی جس ڈیپارٹمنٹ پر، اس کے نام سے ظاہر ہے نظم و نسق، جناب سپیکر! یہ پورے صوبے کا نظم و نسق چلا رہے ہیں۔ اگر دیکھا جائے صوبے میں تو کہیں پر بھی ہمیں ایسی چیز نظر نہیں آرہی کہ ہم اس سے مطمئن ہو جائیں، جو بھی ڈیپارٹمنٹ لے لیں، جو بھی محکمہ لے لیں جناب سپیکر، ہر ایک جگہ پر اس میں بدعنوانی، کرپشن، ہم تو دعوے کرتے ہیں تبدیلی کے لیکن حالات As it is ہیں، اس سے بھی بدتر ہیں جو پچھلے وقتوں میں ہوتے تھے۔ جناب سپیکر، میں اس تحریک کو پیش کرنا چاہتا ہوں کہ رائے شماری اس پر کی جائے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: تقریباً اس پہ بیس بائیس کے لگ بھگ وہ آئے ہیں، اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو ہر اس کی ایک ایک نمائندگی ہو جائے تاکہ ہمیں ٹائم پہ، تو۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! ہم اس پہ بات کریں گے کیونکہ جب ہم نے موؤ کی ہیں تو میرے خیال میں یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم بات کریں گے جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شو۔ ارباب اکبر حیات۔

ارباب اکبر حیات: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دا مطالبات زر نمبر 2 باندې سو روپئ کټوتئ دغه ما ځکه پیش کړے وو جناب سپیکر صاحب! چې په دې باندې ایک ارب روپئ څه د پاسه دوئ وائی چې اخراجات به کول غواړی۔ جناب سپیکر صاحب، زما بذات خود چې کله څه داسې ضرورت پیښ شی یا مونږه اسلام آباد ته ځو یا مونږه ایبټ آباد ته ځو نو زمونږه په اختیار کښې زما خیال دے هم دا دوه، یو کے پی هاؤس دے او بل دا ایبټ آباد کښې فرنټیئر هاؤس دے نو دا همیشه چې مونږه کله د هغې د بکنګ د پاره دغه کوؤ نو دا ده چې د سیکرټریانو صاحبانو یو خو هغه ته بک ده، یو منسټر صاحب ته بک ده، دوه چیف منسټر صاحب ته دی نو لهذا مونږ ته څه دغه نشته۔ جناب سپیکر صاحب، که مونږ ته دا سهولت نه ملاویږی یا مونږه بیا لاړ شو، فرنټیئر هاؤس ته لاړ شو، هلته جی یو دوه کمرې چې بالکل Permanent سیکرټریانو صاحبانو د پاره هغه بک دی، که هغوی ځی او که نه ځی نو هغه د هغوی د پاره بک وی۔ نو مونږ دا وایو چې په دې باندې دا دومره اربونه روپئ دغه کیږی او مونږه هم د دې معزز ایوان چې کوم دے رکن یو او مونږ ته مطلب سهولت نه ملاویږی او دوئ د غونډې صوبې د نظم و نسق خبره کوی نو زما په خیال جی زه خو د دې نه مطمئن نه یم، زه وایم په دې باندې د رائے شماری وشی۔

جناب سپیکر: راجہ فیصل زمان صاحب۔

راجہ فیصل زمان: سر! اس میں جو اضافی اخراجات ہوئے ہیں، میں اس پر سراج الحق صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا، انہوں نے کہا تھا کہ ہم پچاس پرسنٹ اخراجات کم کریں گے تو اضافی اخراجات ہونے کی وجہ کیا ہے؟ دوسری بات میں سی ایم صاحب کے نوٹس میں لانا چاہوں گا کہ یہ جو آپ کی کالونیاں بنی ہوئی ہیں، اس میں کوئی صفائی کا سسٹم نہیں ہے، وہاں پہ جو لوگ کام کرتے ہیں، وہ ایڈمنسٹریشن والوں کے گھروں میں کام کرتے ہیں اور وہاں کام نہیں کرتے۔ آپ کسی کالونی میں Enter ہو کر دیکھ لیں تو وہاں یہ سسٹم چل رہا ہے،

کالونیوں کا حال وہی ہے، وائٹ واش کا یا جو ٹارگٹ آپ دیتے ہیں، وہ ٹارگٹ بھی Achieve نہیں کرتے۔ بل پہلے لے لیتے ہیں اور کام بعد میں ہوتا ہے تو اس پہ میں آپ کے نوٹس میں یہ چیزیں لانا چاہتا تھا اور ہمیں تھوڑا سا یہ بھی، آپ نے کلیریکل سٹاف کی اپ گریڈیشن کی ہے، اس میں میں آپ کو یہ بتادوں، اس میں آپ ذرا دیکھ لیں، آپ نے جو ٹارگٹ رکھا ہے، اس میں مجھے کچھ Fluctuation محسوس ہوتی ہے، اس کو بھی آپ ضرور چیک کر لیجئے گا کیونکہ اس میں مجھے لگتا ہے کچھ وہ، پیسے زیادہ ہیں اور آپ کو کچھ کم بتائے گئے ہیں، میں Exact figure نہیں آپ کو دے سکتا لیکن S&GAD پہ جو اضافی بوجھ ہے، ہو سکتا ہے جو آپ کے منسٹرز ہیں، ایڈوائزرز ہیں، سپیشل اسسٹنٹس ہیں اور سپیشل سیکرٹریز ہیں یا ان کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ پہ بوجھ پڑ گیا ہے۔

جناب سپیکر: سکندر حیات صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر! چې تاسو ما له موقع راکړه۔ جناب سپیکر، جنرل ایډمنسټریشن ټولو کبنې اهم محکمه ده او Basically زمونږ د حکومت Backbone حیثیت لری او زه دا ګورم چې د تیر څو کالو نه دې محکمې دلته کښې چې کوم بجټ کښې دعوې وشی، کومې خبرې وشی نو ټولو کښې اول دا محکمه وی، هغه هغه څیزونه هغه شان Follow کوی نه، څو څو ځله دلته کښې خبره وشوه چې یره د کفایت شعارئ نه به مونږ کار اخلو خو جناب سپیکر! چې مونږ وګورو نو هغه چې کوم دا Backbone دے د ټول ایډمنسټریشن، د ټول ګورنمنټ، هغه په هغې باندې عمل ونکړی نو Then how can we ask other departments that they should follow it, janab Speaker؟ او دا ده چې د څو کالو نه دا سلسله راروانه ده۔ ما ته خو دا یادیږی چې زما خیال دے په دې دولس کالو کښې ما هر کال په دې کټ موشن باندې خبره هم کړې ده او ووټنګ مې هم کړے دے جناب سپیکر! او د دې د پاره مې کړے دے چې یره دلته کښې یا خو د مونږ هغه اعلانات نه کوؤ، مونږ د هغه خبرې نه کوؤ چې کومې بیا Follow کولې نه شو۔ که یو اعلان کیږی کم از کم بیا دا ده چې دا بنکاره کیدل پکار دی چې په هغې باندې عمل شوے دے۔ جناب سپیکر، که تاسو پیج نمبر 27 ته راشئ The Demands for Grant کوم چې current

expenditures Vol-III Part-A دے نو تیر کال په بجټ کښې دوئ چې کوم Estimate ساتلے وو، هغه وو One billion 83 crore 21 lac and 28 thousand خو Expenditures چې شوی دی جناب سپیکر، هغه 2 billion 29 crore 45 lac 45 thousand شوی دی، که وګورو نو د خپل دغه نه زیات دیکښې خرچ شوے دے جناب سپیکر۔ بیا جناب سپیکر! که دا هم مونږ وګورو چې په دیکښې ډیر بعضې عجیبه عجیبه ځیزونه مخامخ راځی، بعضې ځائې کښې خو داسې ښکاری چې بس یو خاص فګر پوره کولو د پاره دې کتاب کښې هندسې ډکې کړې شوې دی او Practically هغه کیدې نشی۔ جناب سپیکر، که مونږ پیج 53 ته لاړ شو، په هغې باندې هم وګورو نو دوئ یو ارب 68 کروړ65 لاکھ 55 thousand ئے Budget estimate کړے وو او د هغې په ځائې 2 billion 13 crore 36 lac 70 thousand خرچ شوی دی۔ جناب سپیکر، یو طرف ته مونږ دا دعویٰ کوؤ چې مونږ خرچې ډیرې کمې کړې بلکه ما ته د سراج صاحب هغه دعویٰ، هغه خبره دلته کښې یاد ده دې هاؤس کښې چې هغوی وائی چې مونږ ففټی پرسنټ کټ د سی ایم سیکرټریټ په خرچو باندې ولګولو خو که د 2012-13، د 14-13 او د 15-14 دا فګرز راواخلم نو هغه کټ چې دے، هغه Fifty percent reflect نه دے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ولې هغه خبره مونږ کوؤ، ولې هغه دعویٰ کوؤ چې هغه بیا پوره کوؤ نه؟ جناب سپیکر، که وګورو ټوټل خرچ کوم چې د سی ایم سیکرټریټ د Expenditures دے، هغه دے 25 کروړ 18 لاکھ، که دا Per day کړئ جناب سپیکر، This comes to 6 lac 89 thousand 8 hundred and 63 per day, Sir۔ سر، زمونږ صوبه یو طرف ته مونږ وایو چې غریبه صوبه ده، یو طرف ته مونږ وایو چې زمونږ هغه شان وسائل نشته او بل خوا ته چې خرچې مونږ بیا وګورو نو هغه خو داسې ښکاری چې لکه زمونږ ډیره زیاته امیره صوبه ده، مونږ دا څه قسمه میسج ورکول غواړو؟ بیا خاصکر جناب سپیکر، دیکښې چې Operating expenses دی، هغه دی 59 millions 5 hundred and 44 thousand، دا چې Per day تاسو دغه کړئ نو ایک لاکھ 63 هزار 134 Per day راځی جناب سپیکر۔ مونږ ولې داسې دعوې کوؤ، مونږ ولې داسې خبرې کوؤ چې یره مونږ ففټی پرسنټ کټ راوستلو، مونږ

دومره پرسنټ کټ راوستلو؟ جناب سپیکر، بیا دغه شان دا هم یو دعویٰ شوې وه چې Discretionary grant به نه وی، پیج 68 باندې جناب سپیکر! که تاسو وګورئ نو د تین کروړ روپو Discretionary grant last year هم استعمال شوے دے او دې کال هم غوښتلے شوے دے جناب سپیکر۔ بیا دغه شان جناب سپیکر! په پیج 87 باندې یو نوې انټری شوې ده جناب سپیکر، دا د دې نه مخکښې د دې دغه نه وو او یو Lump sum amount چې دے، هغه د فنانس ډیپارټمنټ په Disposal باندې ایښودلے شوے دے د 40 کروړ روپو او وضاحت ئے نه دے شوے چې بهئ دا د څه د پاره به استعمالیږی۔ جناب سپیکر، زه به د حکومت نه د دې وضاحت غواړم چې دا 40 کروړ روپئ د څه د پاره غوښتلې شوې دی ځکه د دې نه مخکښې په 14-2013 کښې هم دا نه وو او د هغې نه مخکښې هم دا هیڅ نه وو، دا یو نوے Head create شوے دے، د دې د مونږ ته دوئ جواب راکړی چې دوئ دا د څه د پاره غوښتی دی؟ بیا جناب سپیکر، عجیبه خبره، هغه زه وایم چې بعضې وخت کښې داسې ښکاری چې دا صرف هغه فګرز دغه کړې شوی دی۔ زما خو دا خیال وو چې تنخواګانو کښې دس فیصد اضافه شوې ده خو چې دلته کښې زه ګورم جناب سپیکر، په پیج 92 باندې ټوټل Pay چې دے، هغه 116 million, 45 thousand revised د هغې Estimate دے او که Ten percent increase دغه کوئ نو دا پکار ده چې بیا 12 کروړ ته رسیدلې وے د 11 کروړ نه 12 کروړ ته هغه Ten percent چې دغه، خو دلته کښې ګورو نو 98 11 crore, lac, 68 thousand نو جناب سپیکر! دا خو هغه دغه سره او دلته کښې پوسټونه هم چې دی، هغه د 583 نه 606 ته زیات شوی دی نو داسې څنګه کیدے شی؟ آیا حکومت په تنخواګانو باندې څه کټ لګولے دے چې دلته کښې دا فګر راکم شو؟ دا خو هغې لحاظ سره دغه نه شی کیدے جناب سپیکر۔ دغه شان جناب سپیکر، که پیج 96 ته راشو، دلته کښې یو بل عجیبه دغه شوے دے جناب سپیکر، Total operating expenses چې دی، هغه دوئ Estimate کړے وو د 48 crore, 85 lac, 93 thousand خو چې خرچ شوے دے جناب سپیکر، هغه د 83 crore, 25 lac, 2 thousand یعنی تقریباً ډبل خرچ دلته کښې شوے دے جناب سپیکر، د دې د هم حکومت وضاحت وکړی چې دا ډبل خرچ دلته کښې ولې

شوے دے ؟ آیا دوئ بجټ صحیح نه وو جوړ کړے ، دوئ خپل دغه صحیح نه وو کړے او که نه دوئ کنټرول صحیح نه شی کولې؟ د دې د مونږ ته وضاحت وکړی۔ بیا جناب سپیکر، د یوټیلټیز په مد کښې خو که مونږ ټول ګورو نو روزانه اضافه کیږی لګیا ده، اوسه پورې مونږ د یوټیلټیز په مد کښې چرته دا هم نه دی کتلی چې قیمتونو کښې کمے راغلے دے خو جناب سپیکر، په پیج 103 باندې، په پیج 103 باندې جناب سپیکر، دوئ 19 million, 3 hundred and 50 thousand غوښتې وے، 17 million, 6 hundred thousand revised estimate دے خو د مخکښې کال د پاره چې دے 16 million, 7 hundred and 65 thousand غواړی جناب سپیکر، نو جناب سپیکر! دا ولې Realistic خبرې مونږ نه کوؤ؟ د یوټیلټیز خو هر چا ته پته ده چې د هغې خو ریټس سیوا کیږی، د هغې خو هغه شان ته څه کمے دغه مونږ ته نه ښکاری لګیا دے ، که حکومت ځان د پاره څه خاص یوټیلټیز دغه کم کړی نو پکار ده چې بیا دې عوامو ته د هغې طریقه کار او ښائی چې هغه حوالې سره چې حکومت هغه خپل، د عوامو هغه خپل هغه شان دغه کمولې شی، که دوئ څه سیکرټ فارموله طے کړې وی-----

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه جی۔

<u>جناب سکندر حیات خان</u>: وفاقی حکومت سره، او په دیکښې ئے ورته وئیلی وی چې یره دوئ له څه سپیشل ریټ ملاویږی، نو بیا د د هغې وضاحت مونږ ته وکړی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، بنیادی طور باندې دې محکمې This has to control, it has to show مسئله دا ده چې هغه شان مونږ ته ښکاری نه چې دا محکمه خپل هغه کنټرول دغه کوی او چې دا محکمه کنټرول نه کوی نو جناب سپیکر، هغه شان به په نورو محکمو باندې دغه کیږی-----

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه جی۔

<u>جناب سکندر حیات خان</u>: جناب سپیکر، په دیکښې بعضې داسې دغه دی، بعضې پوستونو باندې بعضې خلق لګیدلی دی چې هغوی باندې مخکښې کورټس هم Observations کړی دی، مختلف قسمه دغه کښې Observations شوی دی خو هغه په مختلف پوستونو باندې Post شوی دی، نو جناب سپیکر! یو طرف ته خو

حکومت دا وائی چې مونږ به صحیح کسان Right man for the right job او مونږ چې دے Interference نه کوؤ او بل خوا ته داسې قسمه مثالونه مخامخ راځی نو جناب سپیکر، یا خو مونږ په خپل ویژن باندې پخپله کلیئر نه یو، مونږ په خپلو پالیسو باندې پخپله عملدرآمد نه کول غواړو، مونږ پخپله چې دے په دې خپل بجټ باندې او په خپل پالیسیز هغه شان عمل نه کول غواړو، نو ځه ټهیک ده بیا د کوی بالکل چې دوئ څنګه کوی خو که نه واقعی مونږ سیریس یو، که نه واقعی مونږ دا وایو چې یره، او چې مونږ د لته کېنې کوم اعلان کوؤ، کومه خبره کوؤ په هغې باندې به عمل کوؤ، نو بیا جناب سپیکرا! د هغې د پاره د Seriousness ښودلو ضرورت دے او زه افسوس سره وایم، هغه Seriousness مونږ ته ښکاری نه۔ ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): جناب سپیکر صاحب! میں معزز رکن کو جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آخر میں آپ جواب دے دینگے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سکندر خان شیر پاؤ صاحب نے تفصیل سے روشنی ڈالی، میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ محکمہ ٹھیک ہو جاتا ہے، اس صوبے میں یہ محکمہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، اگر یہ محکمہ ٹھیک ہو جاتا ہے جناب سپیکر صاحب! تو صوبے کے بہت سے مسائل Automatically حل ہو جاتے ہیں۔ میں اسکی ایک چھوٹی سی مثال اس محکمے کی کارکردگی کے حوالے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی واضح رولنگ کے باوجود، آپ کی واضح رولنگ کے باوجود، آپ نے رولنگ دی تھی کہ اسمبلی ملازمین کو ذیلی اداروں میں شامل نہ کیا جائے لیکن اسکے باوجود ابھی جو گھروں کی الاٹمنٹ ہو رہی ہے، اس میں اسمبلی ملازمین کو بھی ذیلی اداروں میں شامل رکھ کے سنیارٹی لسٹ بنائی جا رہی ہے اور اسی طرح جو گھروں کی الاٹمنٹ کی جا رہی ہے، وہ سنیارٹی سے ہٹ کر، مطلب ہے من پسند افراد کے حوالے سے وہ سنیارٹی لسٹ کو تیار کر رہے ہیں، تو آپ کی رولنگ کے اوپر عمل نہیں ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ اگر اس محکمے کے

سر براہ چیف منسٹر صاحب ہیں تو انہیں فوری طور پر اسکے اوپر ایکشن لینا چاہیئے اور جو رولنگ آپ دیں تو اس کی اگر نفی کی جائے تو یہ ہمارے لئے بھی بڑے دکھ کی بات ہے اور جناب سپیکر صاحب، اسی اسمبلی میں ایک اور بات اس محکمے کی کارکردگی کے حوالے سے سامنے آئی ہے کہ بنگلوں اور گھروں کی الاٹمنٹ کے حوالے سے ایک کوئسچن آیا تھا اور اس میں بعض لوگوں کو، ایک ایک بندے کے نام تین تین بنگلے الاٹ تھے جبکہ اس بیچارے کے پاس ایک بھی نہیں تھا، یہ اس محکمے کی کارکردگی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً جب تک اسکی کارکردگی ٹھیک نہیں ہوگی تو صوبے کے مسائل حل ہونے میں مشکلات پیدا ہونگی۔

جناب سپیکر: سلطان محمد۔

جناب سلطان محمد خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، په دې کټ موشن باندې خو زما مخکښې چې کومو آنریبل ممبرز خبرې وکړې نو ډیر په ډیټیل سره او کوم فکرز چې مخې ته راغلل نو زما خیال دے د محکمې چې کوم پرفارمنس دے نو هغه واضحه شو۔ زه به صرف یو پوائنټ دیکښې Add کړم چې کوم دا کلاس فور ایمپلائز چې کوم دی او د هغوی کوم د کیډر مسئله ده سپیکر صاحب، نو کوم چې متعلقه وزیر صاحب دے، زه د هغوی نوټس کښې دا خبره راوستل غواړم چې د دغه کیډر کوم د کلاس فور ایمپلائز کومه مسئله ده او هغوی کښې ډیر زیات تشویش دے نو دا پوائنټ د نوټ کړے شی او په دې باندې سپیکر صاحب! د هغوی د دې مسئلې حل د راوباسلے شی۔ سپیکر صاحب، نور به زه، چونکه ډیټیل کښې زما نه مخکښې خبرې وشوې نو زه به Repetition نه کوم او د دې هاؤس ټائم به نه ضائع کوم۔ ډیره مننه۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ سردار فرید! ملک ریاض خان۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر! میں اپنی کٹ موشن اس لئے واپس نہیں کرتا کہ مجھ سے پہلے جن ممبران حضرات نے اظہار خیال کیا، وہ حقیقت پہ مبنی ہے اور اس محکمے کی پچھلے سال جو Increase ہوئی ہے، دو ارب 29 کروڑ خرچہ ہوا ہے، میں حیران ہوں کہ ہر سال دس پرسنٹ گرانی، مہنگائی آتی ہے کہ اس سال انہوں نے کیا کٹوتی لگائی ہے کہ ایک ارب 86 کروڑ انہوں نے Estimated کیئے ہیں جو کہ ایک غلط اعدادو

شمار ہے اور پچھلے سال بھی اسی طرح انہوں نے کام Show کیا تھا، بعض میں خرچہ زیادہ آیا، اس لئے اس محکمے کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے میں اپنی کٹ موشن واپس نہیں لیتا۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ملګرو خبرې وکړلې، زه ان شاء الله دا کوشش کوم چې هغه خبرې دوباره معاد نه کړم۔ جناب سپیکر، اول وخت کښې دا ډیمونه کم وو، دا تربیلا ډیم جوړ شوے وو۔ بیا به د دې باره کښې عرب وئیل چې دا ام المرک ده، د دنیا د تمامو ډیمونو مور ده۔ جناب سپیکر صاحب، دا محکمه د دغې صوبې چې څومره انتظامي امور دی، دا د هغې بنیاد دے، که چرې دیکښې صلاحیت راشي او دا محکمه صحیح طریقې باندې کار کوی، ان شاء الله هو العظیم بیا به دا لاندې چې د دې لاندې څومره محکمې راځی، دا به بیا صحیح کار کوی او که چرې دغې محکمې کښې لکه دا خنګه د یو کال نه بل بجټ نه تر دغه وخت پورې مونږ ګورو او بار بار ملګری دغې ایوان کښې د هغې نشاندهی کوی تاسو ته، که په دغې طریقې باندې وی نو جناب سپیکر صاحب! چې کله د دغې محکمې چې د دې بنیادی ذمه داری ده، هغه د خپلو لاندې او مطلب د هغې لاندې د راتلونکی ادارو خیال نه ساتی جناب سپیکر، بیا چې دا کوم حالات دی او څه کیږی، مطلب دا دے د دې نه بیا زیات کیږی۔ زه په دغې باندې خپل د کټ موشن تحریک د ووټنګ د پاره پیش کوم، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مسٹر عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، سر۔ یہ جناب سپیکر، اس میں جنرل ایڈمنسٹریشن میں ہم نے جو کٹ موشنز لائی ہیں، غالباً میں نے بھی وہی پوائنٹس نوٹ کئے تھے جو سکندر شیرپاؤ صاحب نے اٹھائے ہیں۔ اس میں ڈیپارٹمنٹ جو پراونشل ایگزیکٹیو ہے، ایڈمنسٹریٹیو انسپکشن، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشنز ہیں، ایڈمنسٹریٹیو ٹریننگ ہے، کورٹ جسٹس ہے، اکانومک اینڈ کرائم انوسٹی گیشنز، اس پہ انکے اخراجات ہیں۔ جناب سپیکر، گزشتہ سال 2013-14 میں اس وقت انکے جو Estimates تھے، وہ ایک ارب 83 کروڑ روپے تھے، جب ہم نے وہ دیکھا تو ڈیپارٹمنٹ نے خرچ کیا دو ارب 69 کروڑ روپے اور اس وقت جو ہم سے Revised

مانگ رہے ہیں، اس ہاؤس سے،وہ دو ارب سات کروڑ روپے ہیں، اگر اس حساب سے اگلے سال Revised آئے گا تو یہ تقریباً دو ارب 70 کروڑ تک پہنچے گا۔ یہ بڑی Alarming باتیں ہے سر! ہمارے لئے، ہونا یہ چاہیئے تھا کہ جو فنانشل ڈسپلن کی بات کی گئی تھی اور پچاس پرسنٹ اخراجات میں کمی کی بات تھی،اس میں محکمہ اگر 46 کروڑ اس سال زیادہ خرچ کرتا ہے،اس سے صاف ظاہر ہوا کہ یہ فنانشل ڈسپلن میں نہیں رہے ہیں بلکہ انہوں نے اخراجات میں اور اضافہ کیا ہے۔ میں ایک بات یہاں پہ Quote کروں کہ پبلک سروس کمیشن کی بات ہم نے کی تھی، جناب سپیکر! ہم نے گزشتہ سال بھی اس مد میں، میں نے ہاؤس سے گزارش کی تھی، میرے تورغر کے ساتھی بھی ہیں ادھر اور بٹگرام کے ساتھی بھی ہیں، کوہستان کے نمائندوں نے بھی (بات کی تھی)، پبلک سروس کمیشن میں ہم نے زون کی بات کی تھی، زون 6 کی، اس وقت جولاء منسٹر تھے، اللہ انکو جنت نصیب کرے، گنڈاپور صاحب، انہوں نے Commitment کی تھی گورنمنٹ کی طرف سے کہ ہم جو صوبے کے پسماندہ اضلاع ہیں، ان کیلئے ہم پبلک سروس کمیشن میں ایک نیا Zone create کرینگے۔ چونکہ یہاں انکا حق بنتا ہے، Generally ہم اس میں Compete نہیں کر رہے ہیں، چونکہ یہ اس مد میں آتا ہے تو اس لحاظ سے میں تھوڑا اسکو Remind کراتا ہوں۔ جناب سپیکر، فیڈرل گورنمنٹ نے اپنے اخراجات میں چالیس پرسنٹ اور پچاس پرسنٹ کمی کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ فنانشل ڈسپلن میں رہے ہیں اور ہماری اس وقت کی گورنمنٹ خصوصاً اس پہ انکا دعویٰ بھی ہے کہ ہم اپنے غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کرینگے بلکہ پچاس پرسنٹ تک کم کرینگے اور اسکو Divert کرینگے Development side پہ، تو اس لحاظ سے یہ بات ضروری ہے کہ ہم اپنے اخراجات کی حد میں رہیں ورنہ اگر اسی طرح، جس طرح پری بجٹ کانفرنس میں ہمارے سراج الحق صاحب نے ہمیں ایک بڑی خطرناک بات کی ہے، فنانس منسٹر نے ہمیں، سیکرٹری صاحب نے ہمیں خطرناک بات کی ہے کہ اس طرح ہمارے اخراجات بڑھیں تو اگلے دو سال کے بعد ہمارا صوبہ، ٹوٹل ہماری (Developmental DSC side close) ہو گی اور ہمارے اخراجات جو ہیں، انتظامی اخراجات جو انہوں کئے ہیں تو یہ اس لحاظ سے اس لائن میں ہمیں رہنا چاہیئے، اس لئے میں یہ اخراجات زیادہ سمجھتا ہوں اور اب میں اپنی کٹ موشن ووٹنگ کیلئے رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، میری کٹ موشن پیش کرنے کی اصل وجہ یہی ہے کہ آج تک مجھے نہیں پتہ چلا کہ بینوولنٹ فنڈ کی مد میں ملازمین سے جتنی کٹوتیاں ہوتی رہتی ہیں، وہ کہاں کہاں خرچ ہوئی ہیں، بینوولنٹ فنڈ کی کتنی بلڈنگز ہیں، ان کی کتنی آمدن ہے؟ جناب سپیکر، آج تک یہ کلیئر نہیں ہوا حالانکہ یہ ایک بہت Huge amount ہے۔ اگر ہم اسے صحیح طریقے سے Utilize کریں تو ملازمین کی بہت بہتری آئے گی اس میں۔ مسٹر سپیکر، ایڈمنسٹریشن کی میں کیا بات کروں، جس گورنمنٹ کی خود اپنی کسی سے بن نہ پا رہی ہو، جس گورنمنٹ کی خود ایڈمنسٹریشن کا یہ حال ہو کہ وہ سیکرٹری سے، سی ایم کی سیکرٹری سے نہیں بن رہی، گورنمنٹ کی آپس میں نہیں بن رہی، وزراء کی سی ایم سے نہیں بن رہی، گورنمنٹ کی اپوزیشن سے نہیں بن رہی جناب سپیکر، وہاں آپ کیا ایڈمنسٹریشن کرینگے؟ ایڈمنسٹریشن تب Possible ہے جب آپ کیلئے ماحول Favorable ہو۔ ہم نے تو ایسی گورنمنٹ بھی دیکھی ہے جناب سپیکر، جو بیوروکریسی سے لے کر اپوزیشن کو بھی ساتھ لے کے پانچ سال مزے کی حکومتیں کرتی رہی ہیں جناب سپیکر! اور انہوں نے وہ Deliver کیا ہے جو آج کی حکومت Deliver نہیں کر پا رہی۔ جناب سپیکر، میں ان الفاظ پہ کہ ایڈمنسٹریشن میں جب آپ دیکھیں، جنرل ایڈمنسٹریشن میں جناب سپیکر، بہت ساری باتیں آتی ہیں، گھروں کی الاٹمنٹ سے لے کر بہت کچھ، لیکن جو چھوٹے چھوٹے پوائنٹس، گھروں کی الاٹمنٹ، Repair، Maintenance وغیرہ جناب سپیکر، ان چھوٹی چیزوں کو ہم، جناب سپیکر! ان چھوٹی چیزوں کو ہم دیکھ لیں تو یہ Functions بھی آج تک انہوں نے صحیح طریقے سے نبھائے نہیں ہیں تو بڑے بڑے Functions کو ہم پیچھے ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں اپنی کٹ موشن ووٹنگ کیلئے پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ صاحب۔ آج سٹائل بدلا ہے نا، آج سٹائل اور ہے؟ (قہقہہ)

جناب محمد عصمت اللہ: کوئٹہ سے آیا ہوں، کوئٹہ سے آیا ہوں۔ جناب سپیکر، یہ ایک انتہائی اہم محکمہ ہے جو اس صوبے کے تمام محکموں کو Cover کرتا ہے اور ان کے اوپر چیک رکھتا ہے تو اس کی کارکردگی وہ نہیں ہے جو ہونی چاہیئے اور بالخصوص یہ تبادلے، ٹرانسفر، تقرریاں اضلاع میں اور دعویٰ بھی ہے کہ ہم میرٹ پر

کرینگے تو یہ زیادہ تر سفارشیوں کو، منظور افراد کو لگایا جاتا ہے جو اس محکمے کی کارکردگی کی سب سے ناقص وجہ ہے اور یہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ہو رہا ہے جی،اس حوالے سے میں اپنی اس کٹ موشن کو ووٹنگ کیلئے پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر محمود احمد خان بیٹنی۔

جناب محمود احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ مونږ چې دا کوم کټ موشن جنرل ایډمنسټریشن باندې پیش کړے دے سپیکر صاحب، دغې کښې سکندر صاحب او دې نورو ټولو ملګرو تفصیل سره خبره وکړه، زه یوه خبره پکښې کوم چې شاه فرمان صاحب دلته وئیلی وو چې کوم کے پی کے هاؤس اسلام آباد دے، که ایم پی اے بذات خود لاړ شی، هغه ته به کمره ملاویږی، هغه که چرې د بل منسټر په نوم باندې بک وی۔ هغه ورځ جی ما دا خبره وکړه چې 13 تاریخ ته ما ریکارډ ورنه اوغوښتو، هغوی ریکارډ پکښې پټ کړو ټول او جناب سپیکر، روم نمبر چار، "Right to Information Bill" دے، دا د حکومت مونږ ته وکړی چې دا روم نمبر چار کښې څوک اوسیږی، د دې نوټیفیکیشن شته که نشته؟ په کے پی کے هاؤس اسلام آباد کښې یو سیکرټری اوسیږی او نه نوټیفیکیشن شته او نه یو شے، او ده قبضه کړې ده دا کمره، بیا دا څنګه جنرل ایډمنسټریشن دے؟ زه د دغې محکمې نه بالکل مطمئن نه یم، دا د ووټنګ ته لاړ شی چې په دې ووټنګ وشی۔

جناب سپیکر: مولانا مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تا سره ئے ډیره خواری کړې ده، بنه بلها څیزونه ئے درته لیکلی را لیکلی دی۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر، د یو ریاست چې کوم Basic pillars وی، په هغې کښې چې کوم لیجسلیټیو ادارې دی، جوډیشری ده، ایډمنسټریشن دے او ورسره جرنلسټس صاحبان دی۔ دا ریاست کښې یو بنیادی څیز دے او یو بنیادی کردار ادا کوی خو لکه څنګه چې ما نه مخکښې معزز اراکینو په دې باندې

خبره وکړله او بنه آپریشن ئے ورله وکړو، زه مزید Explanation په دیکښې نه غواړم، وضاحت کول په دیکښې نه غواړم خو زه صرف دا خپل موشن د ووټنګ د پاره هاؤس ته چې کوم دے نو دا Put کوم چې په دې باندې ووټنګ وشی۔ شکریه جی۔

جناب سپیکر: محمد شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں نے ایڈمنسٹریشن پر مبلغ ایک کروڑ کی کٹ لگائی ہے، جناب سپیکر! پورے صوبے میں ٹیکنیکل اور نان ٹیکنیکل سٹاف کی تعداد 70 فیصد ہے جس میں اعلیٰ ڈگری ہولڈر ملازمین شامل ہیں مگر میں سی ایم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے 25 فیصد کلرکوں کو صرف میٹرک کی بنیاد پر گریڈ 11، 14 اور 16 دیا ہے مگر وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ، ایم اے پاس تعلیم یافتہ لوگ جو ہسپتالوں میں اور مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں، ان کے ساتھ ناانصافی کیوں ہے؟ گزشتہ ایک ماہ سے یہ لوگ سراپا احتجاج ہیں، کل بھی شاہ فرمان صاحب نے ان ملازمین کو سبز باغ دکھائے ہیں۔ وزیر اعلیٰ اگر مجھے یقین دہانی دلائیں کہ وہ واضح آج یہ ملازمین کے بارے میں اپنی پالیسی بیان جاری کریں تو میں اپنی کٹ موشن واپس لونگا ورنہ میں اپنی تحریک جو ہے، وہ ووٹنگ کیلئے پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نگہت یاسمین اورکزئی، میڈم نگہت یاسمین اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ باقی تو سب تفصیل سے بات ہوگئی ہے، یہاں پہ ضرور میں ایک بات کا تذکرہ کرنا چاہونگی جناب سپیکر! کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں اس دن میرا خیال ہے یہ مشتاق غنی صاحب جو ہمارے منسٹر ہیں، انہوں نے چھاپہ بھی مارا ہے، وہاں پہ بہت زیادہ Vehicles کھڑی ہیں اور وہ Vehicles جو ہیں، وہ پراجیکٹس کی ہیں جو کہ Directly Administration کے Under آتی ہیں، تو سر! ان Vehicles کو، سینکڑوں کی تعداد میں ہیں جناب سپیکر صاحب، سارے پراونس میں ہیں اور جناب سپیکر صاحب، دوسرا جو Important point ہے، میں Repetition میں نہیں جاؤنگی کہ کے پی کے ہاؤس میں باقاعدہ ایک بلاک بنا تھا اور اس بلاک پہ Sixty lac rupees جو ہیں، وہ خرچ ہو چکے تھے اور Sixty lac rupees کے بعد اس کو دوبارہ Reject کر دیا گیا ہے۔ تو جناب سپیکر، ہمارا صوبہ جو ہے، وہ ایک غریب صوبہ ہے اور دوسری جو Important بات میں یہاں پہ کرنا چاہتی ہوں اسی ایڈمنسٹریشن

کے لحاظ سے کہ سر، کے پی کے ہاؤس کو ہم لوگوں نے بنا دیا ہوٹل اور جناب سپیکر صاحب، یہ بہت Sensitive area ہے جو کہ Marriott کے سامنے ہے جہاں پہ سارے ہاؤسز ہیں، وہاں پہ جناب سپیکر، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ آمدن بڑھائیں، آپ اپنی آمدن کو ضرور بڑھائیں لیکن جناب سپیکر صاحب، ایسی Sensitive جگہ پہ اسکو ہوٹل بنا دینا جو ہے یا تو اسکو Demolish کریں، اسکو ہوٹل بنا کر اور اسکے تمام اخراجات، جو بھی اسکی آمدنی ہے، وہ صوبے کو آئے گی، ہمیں اس پہ بھی اعتراض نہیں ہے لیکن جناب سپیکر، جب بھی کوئی ایم پی اے جاتا ہے، ایک ایک سیکرٹری کیلئے جناب سپیکر، اگر میں اس پہ کوئسچن دوں، چھ چھ کمرے بک ہیں اور چھ چھ مہینوں سے وہ ایک سیکرٹری کیلئے، یہاں پہ سراج الحق صاحب نے تو یہ دعوے کئے کہ ہم لوگ تو امیر المومنین حضرت عمرؓ کی، ہم انکی پیروی کرتے ہیں اور ہم انکا طرز نظام لانا چاہتے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب! یہ چھ کمرے جو ہیں، سی ایم صاحب کی اپنی Annexe ہے، گورنر صاحب کی اپنی Annexe ہے کیونکہ انکی وہاں پہ میٹنگز ہوتی ہیں لیکن مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ چیف سیکرٹری صاحب، آئی جی پی صاحب، پھر اس کے بعد جو ہے تو یہ Designated rooms جو ہیں، کیا یہ وی آئی پی کلچر میں نہیں آتے ہیں؟ اسکے علاوہ باقی رومز بھی جو ہیں، میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا کہ ہر ایم پی اے کی کسی نہ کسی پارٹی کے ساتھ کوئی نہ کوئی Affiliation ہوتی ہے اور اس نے کسی وقت بھی ایمرجنسی میں جانا ہوتا ہے لیکن جب جاتے ہیں تو وہاں پہ یقین کریں جناب سپیکر صاحب! نہ تو وہاں پہ کوئی صفائی کا بندوبست ہے، وہاں پہ نہ ہی کسی Cook کا، اور وہاں پہ چاہیئے یہ کہ آپ جب دوسری جگہوں پہ اپوائنٹمنٹس کر رہے ہیں تو کے پی کے ہاؤس بہت بڑا ہاؤس ہے، وہاں پہ صرف اور صرف تین یا چار لوگ کام کر رہے ہوتے ہیں اور جب آپ، میں تو دو سال کے بعد ابھی گئی ہوں تو مجھے یہ پتا چلا ہے کہ وہاں پہ جتنا گند پڑا ہوا ہے اور جتنی مکھیاں اور جتنے مچھر، میرا خیال ہے جناب سپیکر صاحب! اسکو یا تو ہوٹل میں Convert کر دیں تاکہ پوری ہمیں آمدن مل سکے اس صوبے کو اور یا پھر اسکو صحیح طور پہ، ایک Sensitive جگہ پہ (ہے)، وہاں پہ کوئی بھی آسکتا ہے، کچھ بھی ہو سکتا ہے، وہاں پہ سی ایم بھی ہوتا ہے، وہاں پہ گورنر صاحب بھی ہوتے ہیں، میرا خیال ہے کہ منسٹرز صاحبان بھی ہوتے ہیں، بیوروکریسی بھی ہوتی ہے، ایم پی ایز بھی ہوتے ہیں تو وہاں پہ بہت زیادہ Easy target ہوگا اگر کسی نے ٹارگٹ کرنا ہو تو وہ بہت زیادہ Easy ہوگا، اس کو ہوٹل میں

Convert جو کیا گیا ہے، ہوٹل کی وجہ سے تو جناب سپیکر صاحب! میں اس پہ یہ دو تین پوائنٹس آپکے سامنے رکھنا چاہتی تھی۔

جناب سپیکر: جناب نور سلیم صاحب۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ محکمہ حکومت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، جنرل ایڈمنسٹریشن بہت زیادہ اہم ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، حکومت متعدد بار اسکا اظہار کر چکی ہے کہ وہ کفایت شعاری اپنانا چاہتی ہے۔ جناب سپیکر، میں افسوس کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ اس غریب صوبے کی حکومت، اس غریب صوبے کے عوام کے پیسے سے چلنے والی حکومت اپنے متعدد اجلاس پشاور کی بجائے اسلام آباد میں کرتی ہے جس پر لاکھوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، مجھ سے پہلے کافی معزز اراکین نے مختلف باتوں کا اظہار کیا، مجھے اعتراض اس بات پر ہے کہ موجودہ حکومت اس نعرے کے ساتھ، تبدیلی کے نعرے کے ساتھ آئی تھی اور تبدیلی کا نعرہ اس غریب صوبے کے عوام کی خدمت کیلئے اور انکی بہتری کیلئے تھا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بتانا چاہونگا کہ بجائے اس میں کمی آنے کے وہ زیادہ ہو گیا ہے، لہذا جناب سپیکر! میں اپنی کٹ موشن کے بارے میں رائے شماری کیلئے اظہار کرونگا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب عارف یوسف صاحب۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ سر، یہ جو آج ہمارے معزز ممبران نے باتیں کی ہیں، تقریباً 23 لوگوں نے اس میں کٹ موشنز پیش کی ہیں، یہ ایڈمنسٹریشن اور اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہیں۔ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ جو ہے، وہ تقریباً Deal کرتا ہے کیبنٹ ممبرز اجلاس وغیرہ، ہاؤسنگ وغیرہ اور اسکے بارے میں Deal کرتا ہے۔ اسی طرح ہمارے دوسرے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، وہ تقریباً، سروسز، پوسٹنگز/ٹرانسفرز یہ اسٹیبلشمنٹ کا کام ہے کہ وہ Deal کرتے ہیں۔ اس میں میری تھوڑی سی جو گزارش ہے، جس طرح بات کی ہے انہوں نے، ایک کروڑ 86 تقریباً پیسوں کے بارے میں، تو اس میں جس طرح سکندر شیر پاؤ صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں یہ ہے تقریباً ایک ارب 86 کروڑ روپے تک ٹھیک ہے، اس میں میں سب سے پہلے یہ کہونگا، انہوں نے یہ جو بات کی، یہ سکیم نمبر 2014 جو PR 401 to Chief Minister Secretariat کے حوالے سے جی، اس میں پچھلی دفعہ جو

میں تھا، وہ تقریباً 281 ملین تھا جی، اس میں میرے پاس باقاعدہ اسکا فگر ہے، اسکو انہوں نے جس طرح کہا 251، یہ Revised دوسرا Estimate تھا، اسکے بعد ابھی ہم نے اس سال اسکو 15-2014 میں کیا، 264۔ اچھا سر، اس میں 264 کو باقاعدہ، سی ایم سیکرٹریٹ کا جو خرچہ ہے، اسکو باقاعدہ کم کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس میں ہمارے منسٹرز کا، اس کا 155 تھا پہلے، اسکو 141 تقریباً اسکو بھی کم کیا گیا ہے جی اور جہاں تنخواہیں زیادہ ہوئی ہیں، جس طرح آپ نے فرمایا ہے، ہمارے معزز ممبران نے تو یہ جو کم زیادہ کی گئی ہیں، وہ صرف جو دس پرسنٹ زیادہ ہوئی ہیں، وہاں پہ کسی وجہ سے زیادہ ہے ورنہ اور کوئی اس میں زیادہ نہیں ہے۔ اسی طرح سکیم نمبر 4017 ہے، اسٹیبلشمنٹ، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ، اس کا بھی اگر آپ دیکھیں تو اس میں جو 775 ملین اور something 0.817 تقریباً اس میں ہے۔ اسی طرح 15-2014 میں اسکو بلکہ کم کیا گیا ہے 509 ملین، 509.637 ملین اسکو کم کیا گیا ہے۔ اسی طرح آپ اگر آگے آئیں پبلک سروس کمیشن، یہ بھی پہلے 128 ملین تھا، اس دفعہ بھی 128 ملین ہے۔ اس طرح اگر آپ آتے ہیں اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ وغیرہ، انکو بھی 136، اسکو بھی کم کیا گیا ہے، 136، تو آپ یہ دیکھیں کہ ہر جگہ اپنے بجٹ کو ہم نے کم کیا ہے۔ اگر آپ پبلک سروس کمیشن کو دیکھیں، 128 پہلے بھی وہی تھا اور ابھی بھی اسکو Same وہی رکھا گیا ہے۔ میں اپنے جو ہمارے ڈیپارٹمنٹس ہیں، میں اسکی تھوڑی سی آپکو Achievements اور جو پرفارمنس ہے، وہ آپکو بتاتا ہوں۔ اس میں ہمارا جو Main تھا جس طرح بات کی گئی ہے، "The Right to Services Act, 2014" اور "The Right to Services Commission" جو Promulgated کیا گیا ہے، یہ پاکستان میں جی، پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی بہت بڑی Achievement ہے۔ اسی طرح Ihtisab Commission was mobilized، یہ بھی ایڈمنسٹریشن نے اسکو باقاعدہ بنایا ہے اور اس سے پہلے جو اوپر میں نے کہا سروسز کے بارے میں، اس میں پہلی دفعہ یہاں پر یہ ایسا ہوا ہے کہ کسی سروسز کیلئے ہم باقاعدہ اس میں دے رہے ہیں، اس میں باقاعدہ Limit time رکھی جائے گی، ایف آئی آر کا ٹائم ہو گا، ڈومیسائل کا ٹائم ہو گا، Birth جو سرٹیفیکیٹس وغیرہ ایشو کئے جائیں گے، باقاعدہ اس کیلئے ٹائم رکھا گیا ہے۔ اسی طرح ہم نے Enhanced Security Measures for Civil Secretariat were adopted، پہلے اس میں ہم لوگوں نے بہتری

لائی ہے، اس میں بہت کوشش کی ہے کہ اس میں بہتری کریں اور اس میں ہم اپنی مینجمنٹ کو، اور ان شاءاللہ دیکھیں گے اس طرح بہتر ہوگا۔ اسی طرح ہمارے پاس جو سرکاری گاڑیاں تھیں، یہ بہت ہماری Achievement ہے کہ جتنی اس میں Misuse تھی، وہ ہم لوگوں نے ختم کی۔ ایک دفعہ ہم اس کا باقاعدہ آکشن کرچکے ہیں اور جتنا ہم نے ٹارگٹ دیا تھا، اس سے ہم لوگوں نے زیادہ Achieve کیا ہے اور اس طرح دوبارہ بھی آپ دیکھیں گے، اب دوبارہ بھی جتنی سرکاری گاڑیاں وغیرہ ہیں، جو Misuse ہو رہی ہیں، ان کو جمع کیا ہے باقاعدہ نشتر ہال میں، آپ جا کر دیکھ سکتے ہیں، جمع کر رہے ہیں، ان شاءاللہ اس کو بھی آکشن کرینگے۔ اب یہ ایک ہماری جو سب سے بڑی میں کہونگا Achievement ہے، Citizen feedback mechanism، یہ ایسا ہے کہ ڈی سی یا سی ایم سیکرٹریٹ سے باقاعدہ لوگوں کو پرفارمنس یا جو کہیں یہاں پر پراپرٹی کے Matters ہوں، باقاعدہ ان کو کالیں کی جاتی ہیں اور ہم لوگوں نے اس کے اوپر دو ڈسٹرکٹس میں، ہم نے ہری پور اور ایبٹ آباد میں اس کے اوپر ہم لوگوں نے ایک کوشش بھی کی ہے اور لوگوں نے اس کو بڑا Appreciate کیا ہے، یہ پہلے کبھی نہیں ہوا، پہلی دفعہ ہم لوگوں نے یہ کیا ہے اور اسے کہیں گے Reforms Implementation Cell اور میرے خیال میں مینارٹیز کیلئے اور اوروں کیلئے جتنے ریفارمز ہم کر رہے ہیں، پہلے کبھی نہیں ہوئے ہیں۔ اسی طرح پراونشل ایمپلائز ویلفیئر بورڈ کے بارے میں میں کہونگا اور گیسٹ ہاؤسز کا جو سب سے زیادہ ذکر کیا گیا ہے، میں اس کے بارے میں یہ بات کہونگا، میں خود بھی جب بھی وہاں جاتا ہوں، باقاعدہ اس کا ایک پروسیجر ہے، ہم یہاں سے باقاعدہ جا کے اپنا نام ان کو دیدیتے ہیں، وہ ہمیں ایک اجازت دے دیتے ہیں، وہاں پر ہم چلے جاتے ہیں، آج تک، میں ذاتی طور پر کہتا ہوں کہ کوئی ہمیں تکلیف نہیں ہوئی اور ہم لوگوں نے اس کا معیار بہت زیادہ بہتر کیا ہے، جس طرح کا بھی ہے وہاں پر آپ جا کر دیکھ بھی سکتے ہیں۔ میں اس پر پہلے یہ کہونگا کہ پچھلے سال، Last year وہاں پر جو اس کے خرچے وغیرہ ہوتے تھے، جو بجٹ تھا وہاں پر، وہ ایک سال میں 58 لاکھ روپے تھا، اس دفعہ وہاں پر ایک کروڑ 45 لاکھ روپے ہم لوگوں نے (تالیاں) پہلے وہاں پر ایسا ہوتا تھا کہ جس کی مرضی ہوتی تھی، وہاں جا کے کرتا تھا لیکن اس دفعہ ہم لوگوں نے پروسیجر بنایا ہے، وہ ہم پر بھی لاگو ہے، سب لوگوں کے اوپر لاگو ہے، یہ نہیں ہے۔ اچھا سول سرونٹس کے بارے میں آپ لوگوں نے جو بات کی ہے، یہ ہم لوگ

باقاعدہ میرٹ پر کر رہے ہیں اور اس میں باقاعدہ میرٹ بھی ہو رہا ہے اور اس کیلئے ہم لوگوں نے باقاعدہ ایک کمیٹی بنائی ہے، سراج الحق صاحب، کمیٹی بنائی ہے، وہ کمیٹی جتنے کوارٹرز ہیں، ان کا فیصلہ وہ کریگی جی۔ (شور) ہمارے جو صوبے کے رولز آف بزنس ہیں، اس کو ہم لوگوں نے بہتر کیا ہے، یہ صرف چند (کام) جو ہمارے ہوئے ہیں، وہ میں نے آپ کو بتائے ہیں اور ابھی تک ہم لوگوں نے مختلف محکموں سے، یہ ایک بڑا فگر اپنے پاس لکھیں، ابھی تک ہم لوگوں نے مختلف محکموں سے تین سو گاڑیاں Recover کی ہیں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب! ارباب اکبر حیات! میں ریکویسٹ کرونگا، تھوڑا خیال رکھیں تاکہ بات سمجھ میں آجائے کہ کیا کہہ رہے ہیں؟ مہربانی ہوگی۔

معاون خصوصی برائے قانون: تین سو گاڑیاں ابھی تک Recover کی ہیں جی۔ (شور) اس میں میں، چونکہ ٹائم کا اس میں مسئلہ ہے، میں اس میں یہ گزارش کرونگا کہ سی ایم، سپیکر صاحب کے تھرو کہونگا، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ جتنے بھی ہمارے معزز ممبرز ہیں، اپنی کٹ موشنز واپس لیں مہربانی کرکے اور ہماری جو ڈیمانڈ فار گرانٹ ہے، اس کو منظور کریں۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: پلیز کوشش کریں اور ہر ایک اپنی بات مکمل تفصیل سے کرے اور دوسرے ان کو سنیں۔ مہربانی ہوگی۔ اچھا ابھی کیا؟۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب! ما خو چې کوم Points raise کړل نو د هغې جواب ملاؤ نشو۔ جناب سپیکر، ما دا وئیلی وو چې وروستو خل سراج صاحب دا اعلان کړے وو، 50% cut به زه راولم، هغه د ما ته وښائی چې هغه 50% cut څنګه راغلے دے؟ نمبر دو جناب سپیکر، ما چې کوم دغه غوښتے دے چې په پیج 87، Lump sum provision of 40 crore دا د څه د پاره دے؟ د دې د ما ته وضاحت وکړی۔ بیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عارف صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: دغه شان جناب سپیکر، دا کومه خبره چې سلطان خان وکړه، هغه هم زه Endorse کوم، دا کلاس فور والا، دا Seventy six thousand ایمپلائز دی جی نو د هغوی د پاره پکار ده چې د هغوی که اپ گریډیشن کېښې داسې Discrimination کیږی نو هغې کښې په خلقو کښې به یو احساس محرومی راپاخی او دا شے کم از کم نه دے پکار، It should be یو شان پکار دے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان اس کا Respond کرینگے۔ یہ بات، سکندر خان! میں ایک جنرل ریکویسٹ کرونگا۔ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ آپ جو بھی بات کریں، بالکل تسلی سے بات کریں، دوسرے اس کو سنیں، اس کو موقع دیں، جو بھی اس کا مؤقف ہے لیکن تسلی سے بات سنیں۔ جی شاہ فرمان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر۔ جو اپ گریڈیشن کی بات ہوئی 1 to 16، وہ Already اس کیلئے کمیٹی بن چکی ہے، چیف منسٹر صاحب نے کمیٹی بنائی ہے اور وہ جو ان کے Representatives ہیں، کل بھی میں نے ان کی ملاقات کرائی ہے فنانس ایڈیشنل سیکرٹری صاحب کے ساتھ، صرف یہ Calculation کر رہے ہیں کہ اس پر کتنا خرچہ آئیگا اور Financial Implications کیا ہونگے؟ گورنمنٹ کی نیت ٹھیک ہے، گورنمنٹ کی نیت صاف ہے۔ اگر ایک جگہ پر اپ گریڈیشن ہے، کہاں پر لوگ Permanent ہو رہے ہیں۔ اگر کلیریکل، منسٹریل سٹاف کی اپ گریڈیشن ہو گئی ہے، تو یہ تو 76000 کہہ رہے ہیں کہ ایک لاکھ بھی ہو، دو لاکھ بھی ہو، گورنمنٹ کا ویژن کلیئر ہے، اس کے اوپر ہم Decide کر چکے ہیں، صرف پروسیجر تک رہتا ہے اور ان شاءاللہ اس کے اوپر Committed ہیں، یہ اپ گریڈیشن 1 to 16 کو ملے گی اور ہم ان کی لیڈر شپ کے ساتھ Intact ہیں اور وہ کمیٹی اس کیلئے چیف منسٹر صاحب بنا چکے ہیں۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں میں اس طرح کرتا ہوں کہ چونکہ ایجنڈا زیادہ ہے تو میں ہاؤس میں اس کو لاتا ہوں، تو یہ بہتر ہوگا۔ جی۔ آٹینشن پلیز، یہ جو کٹ موشنز ہیں، اس کے حوالے سے۔ Now I put these cut motions to vote. Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.
Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Members: No.

جناب سکندر حیات خان: Counting و کړئ جی۔

Mr. Speaker: Challenged, count it.

جو کٹ موشنز کے حق میں ہیں، وہ کھڑے ہو جائیں، کاؤنٹ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: Ji thirty three (33)۔ جو اس کے Against ہیں، اب وہ کھڑے ہو جائیں۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Sixty one (61).

(Applause)

Mr. Speaker: The cut motions are defeated and Demand No. 2 is granted. Honourable Senior Minister for Finance, to please move his Demand No. 3.

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو ارب 66 کروڑ 96 لاکھ 75 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015 کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees two billion, 66 crore 96 lac 75 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Finance and Local Fund Audit.

Cut motions on Demand No. 3: Mr. Azam Khan.

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں پانچ سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Arbab Akbar Hayat.

ارباب اکبر حیات: سو روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Syed Jafar Shah, MPA.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر، میں ایک ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Sardar Aurangzeb Nalotha.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میں ایک کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, to please move his cut motion on Demand No. 3.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut of rupees one hundred thousand on Demand No. 3.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Sardar Zahoor Ahmad. Syed Muhammad Ali Shah, to please move his cut motion.

سید محمد علی شاہ: ایک هزار روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Sardar Hussain Babak, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب، زه مطالبه زر نمبر 3 باندې د نهه زرو روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine thousand only. Sardar Hussain Chatrali, to please move his cut motion on Demand No. 3. Mufti Said Janan, to please move his cut motion on Demand No. 3.

مفتی سید جانان: زه جی د بیس کروړ روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

اراکین: واہ واہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty crore only. Malik Riaz Khan.

ملک ریاض خان: زه جی د ایک هزار روپو کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Madam Sobia Khan, to please move her cut motion on Demand No. 3. Mr. Abdul Sattar Khan.

جناب عبدالستار خان: سر، میں ایک کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Madam Uzma Khan.

محترمہ عظمیٰ خان: سر، میں پچاس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty thousand only. Mr. Abdul Karim Khan.

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب، د بیس هزار روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty thousand only. Mr. Muhammad Asmatullah.

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب، زه د دس روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

جناب سپیکر: مولانا سے مسٹر بن گئے۔ The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mehmood Ahmad Khan Bitani.

جناب محمود احمد خان: د و هزار کټ موشن پیش کوم ډیمانډ نمبر 3 باندې۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Mr. Muhammad Sheeraz. Mian Zia-ur-Rehman. Maulana Mufti Fazal Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: ډیمانډ نمبر 3 باندې زه د ایک کروړ روپو کټ موشن پیش کوم جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Mr. Muhammad Reshad Khan. Madam Nighat Yasmeen Orakzai.

محترمہ نگہت اورکزئی: تیس کروڑ روپے جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty crore only, thirty crore only. Mr. Noor Salim Malik.

Mr. Noor Salim Malik: Mr. Speaker, I beg to move a cut of rupees five thousand on Demand No. 3.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mr. Azam Khan Durrani.

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ ایک ایسا محکمہ ہے جو پورے صوبے کو بجٹ تقسیم کرتا ہے اوراس کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر ایک ضلع کو وہ اپنا حصہ دیتا ہے لیکن جناب سپیکر، اس بجٹ میں جو ہمارے منسٹر صاحب نے تقریر کی تھی کہ عوام دوست متوازن بجٹ ہے لیکن یہ بھی کہا تھا مشتاق غنی صاحب نے کہ بازار، گلی کوچوں میں اس پر بحث کی جارہی ہے لیکن جناب سپیکر، اگر آپ اخبارات دیکھ لیں، اس میں جو کارٹونز آئے ہیں، اس میں سراج الحق صاحب کے ہاتھ میں پستول ہے اور ایک غریب بندہ کھڑا ہے، اس سے ہمارے چیف منسٹر صاحب پیسے جیب سے نکالتا ہے۔ دوسری طرف جناب سپیکر، پھاٹک لگا ہوا ہے زرعی ٹیکس کا۔ ایک طرف تو ہم یہ کرتے ہیں کہ یہ متوازن بجٹ ہے اور دوسری طرف اس پر اتنے ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ میں ایک ہزار روپے کی کٹ موشن اس پر پیش کرتا ہوں اس لئے کہ جناب سپیکر، یہ محکمہ جو ریلیز کرتا ہے، جون کے آخری مہینوں میں کرتا ہے، سال کے آخری مہینوں میں کرتا ہے اور میں اس کی مثال دیتا ہوں اپنے ضلع کی، 16 جون کو میرے خیال میں تین کروڑ 72 لاکھ روپے کے ٹینڈرز ہو چکے ہیں۔ اگر ہم کفایت شعاری سے فائدہ لیتے اوراس کو مد نظر رکھتے، اگر ہم اس کو مد نظر رکھتے کفایت شعاری کو تو یہ پیسے ضائع نہ کرتے، اگلے سال میں کسی اچھی چیز پر لگا دیتے۔ جناب سپیکر، سکندر خان نے بجٹ کے متعلق جو آپریشن کیا تھا، اس میں شارٹ فال ظاہر کی تھی، اس بجٹ کے ہندسوں میں اور جو اصل بجٹ ہے اس میں فرق ہے اور میں ایک ہزار روپے کٹ موشن پیش کرتا ہوں اور ووٹنگ کیلئے ہاؤس میں رکھتا ہوں۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: ارباب اکبر حیات۔

ارباب اکبر حیات: د فنانس محکمه زمونږ د سینئر منسټر صاحب سره ده او د جماعت اسلامی مشر هم دے، د ده په احترام کښې زه دا واپس اخلم۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: تهینک یو جناب سپیکر صاحب۔ په فنانس ډیپارټمنټ جی ما د یو زر روپو د کټوتۍ تحریک پیش کړے دے۔ سپیکر صاحب، دا محکمه دا ټوله

صوبه ترې په آتش کښې پرته ده۔ يو خو جی په دې بجټ کښې ډيرې نا انصافيانې هم وکړې او بله خبره جی دا ده چې د دوئ چې کوم پروسيجرز دی، هغه دومره Complicated دی چې په ريليزز کښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑی میں ریکویسٹ کرونگا، نلوٹھا صاحب! یہ چونکہ جعفر شاہ صاحب بات نہیں کر پارہے ہیں تو آپ لوگ تھوڑا اس کی بات کو دھیان سے سنیں۔

جناب جعفر شاہ: تھينک يو جناب سپيکر۔ بل جی دا چې د ريليزز پراسيس دومره Complicated دے خو حيران يم جناب سپيکر! چې د جون په مياشت کښې خو دا ريليزز بيا په يوه ورځ کښې وشی او په دې کال کښې نه کيږی نو يو په دې وجه باندې د دې په کارکردګئ باندې زما ډير زيات تحفظات دی۔ بل جی دا چې SNEs چې Creation of new posts. چې کله دې محکمې ته راشی نو جی تاسو يقين وکړئ چې ايم پی اے ګان پخپله باندې شلور شلور مياشتې دې محکمې ته ځی او هغه په هغې باندې لګيا وی او کالونه پرې تير شی په هغې باندې۔ دويمه خبره جی دا ده چې کوم ټارګټس دوئ ته په 14-2013 کښې حواله شوی وو نو هغې کښې ډير ټارګټس داسې دی چې د هغې Achievement دوئ په خپل وخت باندې نه دے کړے، په دې وجه باندې جی زه خپل د کټوتئ تحريک په ځائې باندې ساتم او په دې باندې به ووټنګ کوؤ۔ ډيره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ اصل میں یہ محکمہ جو ہے جناب سپیکر صاحب، اگر پچھلے سال 14-2013 کے جو ترقیاتی فنڈز تھے، خصوصی طور پر اگران میں یہ رقم ریلیز کرتے، فنڈز ریلیز کرتے تو شاید بہت ساری سکیمیں مکمل ہو جاتیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس محکمے کی اس کے علاوہ جو بڑی نااہلی ہے، وہ جناب سپیکر صاحب! پوسٹوں کے حوالے سے ہے۔ سکولز بن جاتے ہیں، مکمل ہو جاتے ہیں اور دو دو سال اس لئے پوسٹیں ریلیز نہیں ہوتی ہیں کہ یہ تو، ایک دفعہ انہوں نے یہ Objection لگایا کہ پنسل سے لکھا گیا ہے، اس کو ٹائپ کیوں نہیں کیا گیا ہے؟ تو یہ صوبے کے جو بہت سارے مسائل اس محکمے کی وجہ سے روز بروز بڑھتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس محکمے کی ناقص کارکردگی ہے اس لئے جو میں نے کٹ موشن کی تحریک پیش کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر ووٹنگ ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: سکندر حیات صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، د یو شی وضاحت کول غواړم چې که دلته کښې مونږ دا کټ موشنز راوستی دی، دا مو د اصلاح د پاره راوستی دی جناب سپیکر! او مونږ سیریس یو په دیکښې چې مونږ غواړو چې زمونږ، دا زمونږ د ټولو مشترکه صوبه ده او د هغې نظم و نسق چې صحیح وی نو د هغې فائده به ټولې صوبې ته وی، ټولو خلقو ته به وی۔ جناب سپیکر، د دې شی زه وضاحت کول غواړم، مونږ ځکه دا کټ موشنز راوستی دی او لږ به مې دا خواست وی چې حکومت د هم لږ سیریس واخلی۔ جناب سپیکر، د فنانس محکمه ټولو کښې اهم محکمه ده او زما خیال دے چې د هر محکمې د انتظامی سیکرټری نه چې تپوس کوئ نو هغه چې سر ټکوی نو هغه د فنانس ډیپارټمنټ نه سر ټکوی۔ که د وزراء نه تپوس کوئ نو هغوی هم که سر ټکوی نو د فنانس ډیپارټمنټ نه سر ټکوی ځکه چې ځنګه چې زما دلته کښې ملګرو خبره وکړه چې ریلیزز نه په ټائم باندې کیږی او نه چې کوم طریقې سره پکار وی هغه شان نه کیږی۔ یو وخت کښې به د یو پراجیکټ شروع کولو د پاره یا یو کار کولو د پاره که کروړ روپئ پکار وی، دوئ به درته یکدم پینځه لاکھ یا داسې اماؤنټ ریلیز کړی چې هغې سره به هغه شان هغه خپل Efficiencies او هغه خپل هغه دغه چې دے هغه به هغه شان نشی ثابتولې نو یو خو په دغه حوالې سره په دې ډیپارټمنټ باندې دغه دے۔ بل جناب سپیکر، د سراج صاحب نه زمونږ دا طمع وه چې چونکه دوئ به کم از کم په خپلې محکمې باندې کم از کم د کفایت شعارئ چې کوم دعویٰ کوی، هغه به ضرور لاګو کوی خو جناب سپیکر! چې زه پیج 139 ته لاړ شم نو د Entertainment & Gifts کښې دوئ ایښودی وې 47 لاکھ ایک هزار روپئ او چې خرچ کړی ئے دی نو هغه 60 لاکھ روپئ ئے کړی دی، دا خو 127% increase دے جناب سپیکر۔ بیا جناب سپیکر، که زه بجټ سپیچ ته د سراج صاحب لاړ شم نو هغې کښې هغوی اعلان کړے دے چې ټرانسپورټ باندې Purchase of new Transport باندې په پیج 51 باندې دوئ Ban لګولے دے، دا په نمبر تهری دے په پیج 51 باندې " ترقیاتی منصوبوں کے علاوہ نئ

گاڑیوں کی خریداری پر مکمل پابندی ہو گی تاہم انتہائی ضرورت کی صورت میں وزیر اعلیٰ کی منظوری سے انفرادی کیسوں پر غور کیا جائے گا"۔ جناب سپیکر، یو طرف ته مونږ دا ګورو بل خوا ته چې پيج 139 ته زه لاړ شم نو هلته کښې د ټرانسپورټ د پاره دوئ 15 ملين غواړی لګيا دی۔ جناب سپيکر، هغه ډيپارټمنټ چې کوم دا Ban لګوی او د هغې منسټر صاحب دا اعلان کوی په دې هاؤس کښې چې يره په دې باندې مونږ Ban ولګولو او هم هغه ډيپارټمنټ چې دے په خپل Books کښې د ګاډو د پرچيز د پاره چې دے پيسې Reflect کوی نو جناب سپيکر، دې ته زه څه اووايم، دې ته زه څه، کوم طرف باندې زه دغه وکړم؟ دغه شان جناب سپيکر، پيج 137 باندې که وګورو نو Total operating expenses چې دی، هغه دې کال دوئ دغه ايښودے وو 197 million 388 thousand خو Next year د پاره دوئ غواړی 317 million 381 thousand چې کوم تقريباً 237% increase راځی جناب سپيکر، نو د دې به وضاحت غواړم چې دا ولې دا دومره Increase دوئ دغه کوی لګيا دی؟ يو طرف ته وائی چې د کفايت شعارئ نه به مونږ کار اخلو، مونږ به خپل ډيپارټمنټ چې دے، د هغې خرچې به کم کوؤ او بل خوا ته دا Increase دوئ کوی لګيا دی۔ بيا دغه شان جناب سپيکر، په پيج 138 باندې، په پيج 138 باندې کانفرنسز، سيمينارز، ورکشاپس او سيموزيم د پاره 49 لاکھ 59 هزار دوئ غوښتې وې او جناب سپيکر، ايک کروړ 24 لاکھ 84 هزار دوئ ولګولې، 251% increase شوے دے ديکښې جناب سپيکر۔ جناب سپيکر! چې فنانس ډيپارټمنټ په خپل کوم بجټ چې دوئ جوړ کړے وی، کوم ايلوکيشنز چې دوئ کړی وی، په هغې باندې چې هغه عمل نه کوی نو د هغې نه بيا مونږ څه طمع کوؤ۔ بيا دغه شان جناب سپيکر، د ايس اين ايز د لته کښې خبره وشوه، دا واقعی ده کروړونه روپئ ولګی، سکول جوړ شی او بيا په کالونو باندې هغه سکول کار نه شروع کوی، د هغې فائده چې دے عوامو ته نه رسی، د هغې فائده بچو ته نه رسی ځکه چې ايس اين ايز په فنانس کښې ګهيری وی او د هغې نه زما خيال دے ايجوکيشن ډيپارټمنټ به هم تنګ وی ځکه چې بار بار ځی، هلته کښې فائل لاړ شی او بيا يو Objection ولګی او بيا واپس راشی۔ جناب سپيکر، دا طريقه کار دغه کول پکار دی، مونږ له دې بيوروکريټک دغه نه وتل پکار دی۔ جناب

سپیکر، که مونږ غواړو چې خلقو ته مونږ Deliver کړو نو د هغې د پاره بیا داسې طریقه کار پکار ده۔ دغسې جناب سپیکر، د Deficit ما په دغه کښې پوره تفصیل سره خبره کړې وه جناب سپیکر، دې دغه نه مونږ ولې نه اوځو چې یو شے، یو حقیقت دے چې هغه پیسې نشته، مونږه ولې دا Reflect کوؤ چې یره اؤ مونږ سره دا پیسې شته او د هغې د پاره مونږ خرچې کوؤ۔ دا خو داسې شوه چې سړے وائی چې یره دوه کاله پس به زما دومره آمدن کیږی نو یره راځه چې نن زه خرچ وکړم، بیا به دوه کاله پس به ورسره ګورو۔ جناب سپیکر، دا داسې کم از کم داسې بجټ نه جوړیږی، داسې چې دے حکومتونه نه چلیږی۔ جناب سپیکر، مونږ ته پکار دی چې Realistic مونږه ډیمانډز وکړو، Realistic چې کوم فګرز دی، هغه دلته کښې پیش کړو۔ اوس چې د 64 بلین Deficit شی جناب سپیکر، This is 15.8% of the total budget، 15.8% چې موجود نه وی نو هغه بجټ ته څنګه زه مکمل بجټ اووایم یا دې ته زه دغه وکړم؟ دغه شان جناب سپیکر، د بینک آف خیبر دې ایشو باندې زه به کم از کم د فنانس منسټر صاحب نه دا ایشورنس غواړم چې دوئ به دیکښې د مینجمنټ چینج په نوم باندې دا بینک به دې صوبې نه بهر چا ته حواله کوی نه، ځکه چې مونږ ته دا خطره ده چې دغې طرف ته دا خبره روانه ده۔ دا ما په بجټ تقریر کښې هم دا خبره کړې وه خو ما ته د هغې جواب ملاؤ نشو او دیکښې جناب سپیکر، تقریباً 58 بلین چې دے، هغه دې بینک نه اوباسلې شوې او هغه نورځایونو کښې انوسټ کړې شوې۔ زه په هغه انوسمنټ باندې شک نه کوم خو جناب سپیکر، د هغې نقصان څه دے؟ د هغې نقصان دا دے چې زمونږ بینک کښې پرتې وے نو زمونږ د بینک Earning به کیدو، دا زمونږ Asset دے چې د هغې Value زیاتیږی، زمونږ د صوبې Assets به زیاتیدل خو جناب سپیکر! چې تاسو د هغې نه 58 بلین وباسئ نو یو خو دا تاثر ورکولے کیږی چې د حکومت په خپل بینک باندې اعتماد نشته۔ دویم د هغې دا اثر کیږی چې د هغې سره به Earning کمیږی او چې Earnings کمیږی شیئرز پرائسز به کمیږی نو بیا چې دے بیا زمونږ دغه ځائې کښې خطره دا هم راپیدا شی چې یو خو به دا Assets زمونږ کم شی د صوبې او دویم خوا ته دا

خطره را پیدا کیږی چې هسې نه چې دا بینک چې دے ، دا بل چا ته حواله کړے شی جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: شکریه جی۔

جناب سکندر حیات خان: په دې به زه وضاحت غواړم جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریه جی، شکریه جی۔ سید محمد علی شاه باچا۔

سید محمد علی شاه: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ فنانس ډیپارټمنټ باندې خو جی سکندر خان Figures quote کړل خو عموماً زمونږ ټریژری بنچز او چې کوم اپوزیشن بنچز دی جناب سپیکر صاحب، دوه مسئلې مونږ ته رامخې ته دی جی۔ یو دا څنګه چې دوئ د ریلیزز خبره وکړه، په ټائم باندې ریلیزز نه کیږی او دویمه خبره چې کوم دے زمونږ ورونړو وکړه جی، هغه د ایس این ایز باره کښې جی۔ دا حقیقت دے چې بلډنګ جوړ شی، هغه ځائې نه فنانس ډیپارټمنټ ته ډیپارټمنټ والا رااولیږی فنانس ته او فنانس ئے پی اینډ ډی ته رالیږی۔ پی اینډ ډی ئے واپس ډیپارټمنټ ته دغه ته رالیږی ایجوکیشن ته جی، نو هغه بلډنګ زما په خیال چې کله سینکشن مونږ ته ملاویږی نو دا بلډنګ زما په خیال چې هغه نقشه بدله شوې وی جناب سپیکر صاحب، نو زما دا یو ریکویسټ دے فنانس والا ته جی چې کم ازکم دغه ایس این ای چې کومه ده یا پوسټس سینکشن چې کوم مونږ ته ملاویږی نو دغه طریقه کار د مونږ ته لږ اسان کړی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: مسٹر سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زما د کټ موشن جمع کولو مقصد هم دا وو، فنانس باندې خبره وشوه چې فنانس ډیر اهم جز دے او اهمه محکمه ده او بیا سکندر خان ډیره ښکلې خبره وکړه چې په هر حکومت کښې د فنانس ډیپارټمنټ نه او بیا د فنانس سیکرټری نه او بیا د فنانس منسټر نه خلق ګیلې کوی او د هغې بنیادی وجه هم سپیکر صاحب! دا وی چې فنانس ډیپارټمنټ چې وی، هغوی ته پته وی چې د دې صوبې وسائل چې دی، هغه څومره دی او بیا اخراجات څومره کول پکار دی او په هغه شکل باندې نور ډیپارټمنټس ته دومره معلوم نه وی چې څومره فنانس ته معلوم وی، په دغه وجه

باندې ډيرې زياتې ګيلې کيږی، تحفظات کيږی۔ سپيکر صاحب، په دې بجټ کښې زه چې ورته ګورم چې په نان ډيويلپمنټل سائډ باندې چې څومره Expenditures پکار وو، د هغې نه Excess شوے دے۔ په ډيويلپمنټ سائډ باندې چې څومره ايلوکيشن وو، په کوم ټائم کښې، Stipulated time کښې Expenditures پکار وو، هغه شوی نه دی او زه تاسو له د هغې يو څو مثالونه درکوم چې دا مونږ سره يو Ongoing scheme دے چې "Establishment of Tax Facilitation Center in Excise Offices in four Districts of Khyber Pakhtunkhwa" سپيکر صاحب، د دې چې کوم Cost دے، هغه 542 ملين دے، 542 ملين دے او که مونږ وګورو نو Expenditures after June چې دی، په هغې 59 يا 59 ملين چې دی، هغه Utilize شوی دی، بيا که مونږ بل سکيم له راشو چې "Strengthen and Capacity Building of Excise & Taxation Department"، 13 ملين د دې Cost وو، ايلوکيشن وو او Eleven million چې کوم دے نو په هغې کښې Utilize شوی دی۔ مونږ که راشو، دا يو بل سکيم دے چې "Block Provision for Projects to be funded from 10% Net Hydle Profit"، 880 ملين چې دے، دا د دې Cost دے، دا د دې ايلوکيشن دے، هغه Utilization ته چې مونږ وګورو نو دا 0.0 دے Up to June 2014۔ بيا که مونږ مخکښې راشو چې "Block Provision for Projects to be funded from 10% of Oil & Gas royalty"، چې 3 thousand 2 hundred million د دې Cost دے، د دې ايلوکيشن دے او چې بيا مونږ د دې Utilization ته وګورو نو هغه مخامخ په دې سرکاری کتاب کښې هغې ته ليکلی شوی دی چې 0.0 او سپيکر صاحب، دا سې دا ټول سکيمونه چې مونږ وګورو نو Utilization په دې کال کښې چې کوم دے هغه يا 10% دے يا 15% دے يا 0% دے-----

(اس مرحلہ پر معزز رکن زرین گل صاحب ایوان میں تشریف لائے)

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: زرين ګل باچا ته مونږ ويلکم وايو، زرين ګل باچا! ويلکم۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، دې ته مونږ بچت اووایو او که دې ته مونږ د ډیپارټمنټ غفلت اووایو یا د دې ډیپارټمنټ کمزوری اووایو، زما یقین دا دے چې سراج الحق صاحب به شاید چې د دې ښه جواب ورکړی، دا خو یوه خبره شوه۔ دویمه خبره سپیکر صاحب، دا چې مونږ هم د دې حکومت نه اورو او مونږ پخپله هم ګورو چې دا څومره سکیمونه جوړ شی، تیار شی، دا که سکولونه دی، دا که هسپتالونه دی، دا که ډسپنسرئ دی، دا که په هر ډیپارټمنټ کښې دی، د دې د سینکشن دا طریقه کار چې دے، دا ډیر زیات Complicated دے او چونکه ایجوکیشن ډیپارټمنټ ډیر غټ ډیپارټمنټ دے، زه اوس هم دا خبره کوم چې کم از کم په دې صوبه کښې به د دوه زرو د پاسه سکولونه چې دی، دا کمپلیټ وی۔ بدقسمتی دا ده او دا په هر حکومت کښې داسې وی، توجه به دسراج الحق صاحب غواړو، تاسو پخپله سوچ وکړئ چې یو سکول، پرائمری سکول چې دے دا که په 60 لاکهه جوړ شوے وی او مډل سکول چې دے که دا په یو کروړ جوړ شی، په دې باندې یو میاشت تیره شی یا په دې باندې پینځه میاشتې تیرې شی یا په دې باندې کال تیر شی، په هغې کښې بیا پخپله په هغه نوی بلډنګ کښې د Maintenance دومره کار پیدا شی، اوس یو میکینزم چې دے Proper هغه دلته نشته دے، پکار دا ده چې فنانس ډیپارټمنټ، اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ او ایجوکیشن ډیپارټمنټ د دوئ تر مینځه یو دومره Close liaison وی، کوآرډینیشن وی چې که پینځلس ورځې پس نشی کیدے چې ماهانه خامخا د دوئ Review meetings کیږی او په وړوکی وړوکی څیز باندې چونکه په ایجوکیشن کښې خو مونږ پاتې شوی وو، یو کیس به فنانس ډیپارټمنټ ته لاړ شی، په هغې کښې به ډیر یو Petty certificate چې دے، هغه به پکار وی او چې بیا کله هغه فائل واپس شی، پینځه میاشتې بیا پرې لګی ډیپارټمنټ ته ځی، ډسټرکټ ته ځی، بیا چې واپس راځی درې میاشتې پکښې لګی، دا ټول سرکل چې دے دا په میاشتو باندې، دا په کالونو باندې او چې هغه کوم بلډنګ تیار دے، د هغې Whitewashing رااوغورځیږی، نور Repair او Maintenance کار چې دے، هغه په هغې کښې جوړ شی۔ زمونږ به د سراج الحق صاحب نه دا هم خواست وی چې په فوری توګه باندې که ممکنه وی چې د فنانس ډیپارټمنټ،

استیبلشمنټ ډیپارټمنټ او د ایجوکیشن ډیپارټمنټ یو سرکل داسې جوړ کړی او هغه Officially notify کړی چې وګوری چې په دې صوبه کښې اوس موجوده څومره سکولونه دی چې هغه تیار دی، آیا هغه څه وجوهات دی چې په Petty petty څیزونو باندې مطلب دا دے چې د اربونو روپو د دې صوبې چې کوم مالیت دے، هغې ته چې څومره دا سکیمونه ایساریږی، هغې ته نقصان رسی۔ داسې د پبلک هیلتھ سکیمونه دی، داسې د ایریګیشن سکیمونه دی، داسې به د هیلتھ ډیپارټمنټ سکیمونه وی نو دا به ډیره زیاته شکریه وی، دا به ډیره زیاته مهربانی وی نو سپیکر صاحب، ځکه زما په خپل نظر کښې په دې ډیپارټمنټ په دې موقع باندې زه اعتماد نه کوم، عدم اعتماد کوم نو لهذا سراج الحق صاحب د نه خفه کیږی، ما وئیل چې که د دې هاؤس نه پرې رائے واخلو نو ډیره زیاته مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، دې ملګرو کومې خبرې وکړلې، هم دغه خدشات زما دی۔ جناب سپیکر صاحب، دې ټولې صوبې ته چې فنډ مهیا کوی، دا محکمه خزانه ورکوی او محکمه خزانه باندې، سراج الحق صاحب د هغې مشر دے او مونږ د انصاف او د عدل توقع ورنه لرو خو چې تر اوسه پورې جناب سپیکر صاحب، کوم تقسیم شوے دے، دیکښې خو نه عدل شته دے او نه انصاف شته دے۔ لکه ټولو ملګرو تفصیلی په اے ډی پی باندې چې خبرې کولې، دا ټولې ورکښې وشولې۔ جناب سپیکر صاحب، محکمه خزانه لکه مونږ نه اونیسه تر ستاسو پورې به غالباً تاسو ته به هم دا مسئلې وی خو تاسو داسې ځائې کښې ناست یئ چې تقریر کولې نشئ، که نه وی غالباً تاسو ته به هم دا مسئلې مخامخ وی (تالیاں) او که قانون کښې----

جناب سپیکر: هسې زما خیال دے، دې رولز کښې څه دغه راوستل پکار دی۔

مفتی سید جانان: خبره جی زه هم دا کوم (قہقہے) چې که تاسو ته جی داسې څه اجازت وے چې یوه ورځې تاسو راغلی وے، دلته د خپلو حالاتو او دې زړه کښې مو چې کومې خبرې دی، د دې اظهار کړے وے۔ جناب سپیکر صاحب،

تیرو حکومتونو نه تر دې وخته پورې، دغه حکومته پورې یوه طریقه روانه ده، یوولس میاشتې فنډونه محکمو څان سره ساتلی وی، یو یو ممبر غالباً غالباً زه به درته د تیر کال خبره وکړم چې زه د ضلع فنډ پسې به زه څلور پینځه ځلې لاړیم او بیا چې کله د هغه نورو ډسټرکو فنډ ریلیز شولو نو ما ته ئے اووئیل چې نور ډسټرکټس ورکښې نه دی شامل، دا نهه ډسټرکټ ورکښې شامل دی، دیکښې مو هنګو شامل کړے دے۔ ما وئیل چې زه مشکوریم چې هنګو مو دیکښې شامل کړے دے۔ جناب سپیکر صاحب، یوولس میاشتې دا فنډ نه ریلیز کیږی، که دلته نه ریلیز شی بیا ضلعو کښې چې کوم د فنانس ډیپارټمنټ کسان وی، هغه دا فنډونه نه ورکوی۔ چې کله15 تاریخ، 15 جون بعد دا ورځې واؤړی، لس دولس ورځې پاتې شی بیا مطلب دے دا، بیا چې څه کیږی هغه کیږی او چې څه نه کیږی هغه بیا پاتې وی جناب سپیکر صاحب۔ دویمه خبره جناب سپیکر صاحب، ما دلته مخکښې اسمبلئ کښې کړې وه، دغې پسمانده صوبې کښې اوس هم جناب سپیکر صاحب، دریو سوؤ نه پاسه سکولونه شته دے، هغې کښې د 1982 سکولونه شته دے، هغې کښې د سن 2002 شته دے، د سن 2010 سکولونه شته دے چې تر اوسه پورې هغه هم دغه شان پراته دی۔ فنانس ډیپارټمنټ هغوی ته پوسټونه نه ورکوی، تر دې حده پورې چې هغه تعمیرات بیا دې حد ته ورسیږی چې په لس زرو، په پینځلس زرو، په دوه لکهو، څلورو لکهو روپئ د وجې نه هغه د لکهونو لکهونو روپو منصوبې بیا خرابې شی۔ جناب سپیکر صاحب، هم دغه شان هسپتالونه، نور سرکاری تعمیرات چې هغه د فنانس ډیپارټمنټ د عدم دلچسپئ په وجه باندې هغه دغه صوبې ته که ټول جمع کړلې شی، غالباً کروړونه اربونه روپئ جوړیږی خو د دغې محکمې څه دلچسپی ورکښې نشته دے، د هغې په وجه باندې دا سکیمونه بیا دغه جوړ شوی، سکیمونه خرابیږی۔ نو زما به جناب سپیکر صاحب، دا ګزارش وی چې دوئ د دې فنانس ډیپارټمنټ او اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ او چې کومه متعلقه محکمه وی، که سکولز وی، د سکول ډیپارټمنټ که بله محکمه وی، د بل چا تعمیر وی، د هغې محکمې کسان چې دوئ د خپل مینځ کښې کښینی، دوئ د پاره د یو وخت مقرر کړلے شی نو دا سرکاری تعمیرات به د ضائع کیدو نه بچ کړلی شی۔ په دغه ناقصه کارکردګئ په

بنیاد باندې زه دا خپل کټ موشن ایوان ته د رائے شمارئ د پاره پیش کول غواړم، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ملک ریاض۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب سپیکر، اس صوبے کا یہ معزز ایوان ہے جس کے ہم ممبرز ہیں جبکہ محکمہ خزانہ ہر سال اس ایوان کو جھوٹ کے الفاظ کا بجٹ پیش کرتا ہے۔ مثال کے طور پر 30 مئی تک 35.36% بجٹ خرچ ہوا تھا جبکہ آج تک 97% خرچ Show کر رہا ہے۔ یہ ایک بہانہ یہ بناتے ہیں کہ ہم نے Reappropriation کی ہے جبکہ اصل میں یہ چیز نہیں ہے، اصل میں Opening balance اس ایوان سے چھپاتا ہے یہ محکمہ خزانہ جبکہ آئین کی رو سے Opening balance show کرنا اور اس ایوان سے منظوری لینا ان کا آئینی حق ہے۔ اس طرح 12 ارب روپے شارٹ فال بتاتا ہے، Source کوئی نہیں بتاتا۔ اس طرح Foreign aid میں پچھلے سال بھی 35 ارب بتائے گئے تھے اور خرچ ہوئے 21 ارب، کون ذمہ دار ہے؟ 14 ارب روپے جو ہمیں Foreign aid ملا تھا، وہ ضائع ہوا، کون ذمہ دار ہے؟ یہ محکمہ خزانہ ذمہ دار ہے یا کوئی اور محکمے نے یہ قصور کیا ہے لیکن آج تک اس ایوان کو اعتماد میں نہیں لیا گیا اور اس سال پھر 35 ارب Show کر رہے ہیں، صرف 404 ارب کا بجٹ پورا کرنے کیلئے جھوٹے الفاظوں سے یہ ایوان کو دھوکہ دے رہے ہیں جبکہ Revised budget میں وہ خود مانتے ہیں کہ ہم نے 21 ارب روپے خرچ کئے ہیں، انکے خود اعداد و شمار ہیں۔ لہذا اس محکمے کی اتنی ناقص کارکردگی ہے جس طرح 14 ارب روپے اس غریب صوبے کو نقصان اس محکمہ خزانہ کی وجہ سے ہوا ہے، اس طرح یہ محکمہ 35 ارب فرضی اعداد و شمار واپڈا کے Show کرتے ہیں اس ایوان کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ میری کٹ موشن پہ رائے شماری کی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب، تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جب ہم ممبران اسمبلی فنانس ڈیپارٹمنٹ جاتے ہیں اور سیکرٹری صاحب کے آفس میں جاتے ہیں تو ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ خزانے کی چابی ان کے پاس ہے لیکن جب ہم فنانس منسٹر سراج الحق صاحب کے دفتر جاتے ہیں تو ان کے دفتر میں آیت لکھا ہوا ہے سورت یوسف کا "قَالَ ٱجْعَلْنِى عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلْأَرْضِ إِنِّى حَفِيظٌ عَلِيمٌ"، پھر

ہم خوش بھی ہوتے ہیں۔ آج رات کو میں بجٹ بک دیکھ رہا تھا، ایک چیز کی سر مطلب بڑی وہ ہے، میں خوش بھی ہوا اور پھر ساتھ مجھے احساس بھی ہوا کہ ایک چیز جو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ان کے جو Functions ہیں بنیادی طور پر Administration of financial affairs, accounting services, auditing services، انہوں نے بجٹ جو 14-13 کا جو وہ تھا، ہمارے Estimates تھے، انہوں نے دو ارب 58 کروڑ 63 لاکھ 33 ہزار روپے رکھے تھے اور جو Utilize کئے ہیں 98 کروڑ روپے تو اس میں جو فرق آتا ہے ایک ارب 60 کروڑ، تو میں بڑا خوش ہوا کہ یہ یا تو ان کی Extraordinary performance ہے کہ تمام ڈیپارٹمنٹس میں اتنی بڑی رقم جو انہوں نے بچائی ہے یا کم خرچ کی ہے، میں اس سے بڑا متاثر بھی ہوا تھا، اچھی بات ہے یہ لیکن ساتھ میں نے 15-2014 کا جو Estimate دیکھا تو انہوں نے پھر مجھے اسی میں رکھا، اس سے بڑھا کر رکھا، اس رقم کو دو ارب 66 کروڑ 96 لاکھ 75 ہزار تو یہ ذرا وضاحت ہو جائے کہ اگر Actual ہمارے اخراجات ہیں، اس طرح فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اتنے کئے ہیں اس سال تو مزید اس کو کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ ایک۔ دوسری سر، مطلب یہ مسئلہ تمام اس میں ہم محسوس کرتے ہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ میں جو ایس این ای کے حوالے سے ساتھیوں نے بات کی ہے، Schedule of new expenditure جب بھی کسی ضلع سے کوئی مطلب ہماری ایس این ایز آتی ہیں تو اس میں ایک بہت بڑا لمبا عرصہ لگتا ہے، ایک پریشانی یہ ہے۔ تیسری بات سر، اس میں ایک تجویز میں سب کے سامنے رکھونگا، فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں کہ ہمارے جو Estimates ہیں، ہماری ایلوکیشنز ہیں اور ہماری ریلیززہیں، اس میں ہر سال فنانس ڈیپارٹمنٹ بیلنس نہیں رکھتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے صوبے کا سارا ترقیاتی عمل متاثر ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب عبدالستار خان: اس میں بیلنس ہونا چاہیئے، میں انہی الفاظ کے ساتھ جو میرے ساتھی اگر اس پہ ووٹ کیلئے لڑتے ہیں تو میں بھی ووٹ کیلئے لڑتا ہوں اور اگر سارے Vote withdraw کر لیں تو میں پھر Withdraw کرونگا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: آج ہم نے آپ لوگوں کیلئے ایک مختصر کھانے کا انتظام کیا ہے، ہمارے ایم پی ایز حضرات کیلئے تو اس کے بعد آپ کو Serve کیا جائے گا ان شاءاللہ تعالیٰ۔ میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، کے پی فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ کے مطابق 71 فیصد اے ڈی پی Lapse ہو چکی ہے، صرف utilized 29% ہو چکی ہے اور باقی Lapse ہے۔ شاید Figure different ہو لیکن Update نہیں ہے، ویب سائٹ پہ یہ چیز ہے، میرے لئے بھی یہی انفارمیشن ہے، عام آدمی کیلئے بھی یہی ہے کہ ویب سائٹ پہ ہم یہی دیکھتے ہیں کہ Only 29% ADP is utilized Mr. Speaker، اس کے Lapse ہونے کی ذمہ دار یہی ڈیپارٹمنٹ ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ ہے کیونکہ انہوں نے ٹائم پر کسی ڈیپارٹمنٹ کو ریلیز نہیں کئے اور جناب سپیکر، یہ اس صوبے کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے۔ جو کام کم پیسے میں کمپلیٹ ہوتے تھے، وہ اس سال آپ کو زیادہ Expenses میں کمپلیٹ کرنا ہیں اور اس Loss کی ذمہ دار جناب سپیکر، فنانس ڈیپارٹمنٹ ہے۔ میں اس لئے اپنی کٹ موشن کو ووٹنگ کیلئے پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: عبدالکریم خان، پلیز۔

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ فنانس ډیپارټمنټ Basically د ټول سسټم خو شنګه چې زما نورو ملګرو اووئیل نو زما تجربه backbone دے د هغې نه برعکس ده۔ ایم اینډ آر چې کوم وخت وخت سره د دې په ټائم باندې Repair کول جناب سپیکر صاحب، د ډسټرکټ صوابئ د ایم اینډ آر فائل ما خپله هم زغلولے دے، د دغه رنګې تر نن ورځې پورې د ایریګیشن ایم اینډ آر د صوابئ نه دے ملاؤ شوے، نقصان ئے څه وشو؟ چې کومې کندې په روډونو کښې یا په نهرونو کښې د پیسو د لیټ کیدو د وجې نه د هغې سائز په هغې اوس هغه لاګت چې کوم فرض کړه لس روپئ وو نو د پیسو د لیټ کیدو د وجې نه د هغې شل او دیرش روپئ لاګت سیوا شو۔ هم دغه رنګې په ایس این ایز کښې زما خپله علاقه کښې هائر سیکنډری سکولونه دی، مډل سکلولونه دی چې د دوه دوه، درې درې کالو راهسې د هغې ایس این ایز نه راځی۔ مثال په طور باندې مونږ سره په چهوټا لاهور کښې کیټیګری سی هاسپټل دے نو د هغې ایس

این ای او د کیټیګری سی تخت بهائی ایس این ای، هسپتال دواړه یو کیډر والا دی، یو ګریډ والا دی، په تخت بهائی کښې ستاف سیوا دے، په لاهور کښې ستاف کم دے نو زه ډیپارټمنټ نه مطمئن نه یم او زه خپل دغه ووټنګ له پیش کوم۔

جناب سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ صاحب۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر، میں اس مطالبہ زر نمبر3پر10روپے کی کٹوتی کی تحریک اس لئے پیش کرتا ہوں کہ یہاں اس صوبے کے جو مسائل ہیں تو اس کیلئے جو حکومت کے پاس وسائل ہیں، اس میں انصاف نہیں ہے اور یہ ذمہ داری محکمہ خزانہ کی ہے اور یہاں پر جو سب سے بنیادی بات ہے کہ جو علاقے مسائل سے دوچار ہیں محکمہ تعلیم میں، محکمہ صحت میں، ایریگیشن میں، پبلک ہیلتھ میں، اس طرح ان کیلئے اگر یہاں سے کوئی بجٹ میں کچھ منصوبے نہ رکھے جائیں تو ان علاقوں کے ساتھ یہ ناانصافی ہے اور حالانکہ وزیر خزانہ صاحب نے گزشتہ سال اعلان بھی کیا تھا کہ ہم آئندہ سال یہاں مرکز کی طرح ایک صوبائی فنانس کمیشن بنائیں گے اور اس میں ہم وسائل کی منصفانہ تقسیم کیلئے ایک طریقہ کار وضع کریں گے لیکن وہ اسی طرح ناانصافی جاری وساری ہے اور اسی طرح یہاں پر جو نئی پوسٹیں آئندہ سال کیلئے اس بجٹ کی کاپی میں جو منظوری دی گئی ہے، اس میں بھی بہت زیادہ کچھ مطلب اقرباءپروری نظر آرہی ہے۔ وہ اس طرح کہ پشاور جو11صوبائی حلقہ جات پر مشتمل ہے اور اس کیلئے580پوسٹیں Create کی گئی ہیں، منظور کی گئی ہیں اور دیر پائیں جو چار حلقوں پر مشتمل ہے، اس کیلئے407پوسٹیں منظور کی گئی ہیں تو آخر یہ ناانصافی کیوں ہو رہی ہے اور کس وجہ سے ہو رہی ہے؟ اگر ہم اس کو ناانصافی نہ کہیں تو ہم کن الفاظ سے تعبیر کریں؟ تو جناب والا، ہمیں امید ہے کہ ہم اگر کوئی بات یہاں پہ رکھتے ہیں تو وہ ہم کسی کی ذات پر تنقید کرنے کیلئے نہیں، وہ ہم اصلاح کیلئے پیش کرتے ہیں اور ہمیں یہ بھی ایک سہولت ہے کہ ہمارے محترم وزیر خزانہ صاحب نے گزشتہ بجٹ میں بھی کہا تھا کہ میرا آئیڈیل شخصیت حضرت عمرؓ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: تو آپؓ نے بھی اپنے آپ کو تنقید کیلئے، اصلاح کیلئے پیش کیا تھا اور جب ایک اعرابی نے بتایا (عربی) (ترجمہ): خدا کی قسم عمرؓ کی کجی کو ہم اپنی تلوار کی دھار سے سیدھا کرینگے تو اس پر عمرؓ

ناراض نہیں ہوا جی، آپؓ نے خندہ پیشانی کے ساتھ کہا الحمد للہ خدا کا شکر ہے کہ عمرؓ کی رعیت میں بھی ایسے لوگ موجو ہیں جو عمرؓ کی کجی کو اپنی تلواروں کی دھار سے سیدھا کر سکتے ہیں۔ تو یہاں پر ہمارے پاس نہ تلوار ہے، نہ تلوار کی دھار ہے، اگر زبان اور قلم کے حوالے سے ہم اپنے محترم منسٹر صاحب کے سامنے اگر ان کے محکمہ کی طرف سے کچھ زیادتیاں ہو رہی ہیں، وہ نشاندہی کریں تو ہمیں امید ہے کہ وہ حضرت عمرؓ کا پکہ مقالید ہو کر اس کی اصلاح ضرور کریں گے، اسی پر میں اپنی اس تحریک کو ووٹنگ کیلئے پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ دا نورو ملګرو ټولو په تفصیل سره خبری وکړې، دغه پرابلم دے سر چې دا کوم فنانس ډیپارټمنټ نه مونږ ته فنډ ریلیز کیږی، په هغه ډیر زیات لیټ وی۔ بل پکښې دا پوسټونه چې کوم پوسټونه دوئ سینکشن ورکوی، په دې باندې ډیر زیات Objections لګی او ډیر زیات ئے لیټ کوی۔ اوس لکه څنګه چې مونږ ته ایریګیشن ډیپارټمنټ کښې پیسې ملاؤ شوې دی تر اوسه پورې فنډ نه دے ریلیز شوے، لهذا زه په دغه ډیمانډ نمبر 3 باندې ووټنګ کوم۔

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ تفصیل سره زما نه مخکښې د فنانس ډیپارټمنټ په کټ موشنز باندې معزز اراکین اسمبلی خپلې خبرې وکړلې۔ جناب سپیکر، زمونږ فنانس منسټر صاحب په خپل بجټ سپیچ کښې فرمائیلی وو چې مونږ به د وسائلو تقسیم په داسې بنیادونو کوؤ چې د هغې سره د محرومو اضلاع، د محرومو علاقو د هغې احساس محرومی ختم شی۔ زه وایم دا Financial mismanagement دے چې د هغې د وجې نه نن زمونږ د بجټ بک هره هره پاڼره دا د دوئ د دې خبرې نفی کوی او د دوئ دا خبرې رد کوی۔ جناب سپیکر، ډیر په افسوس سره زه دا خبره کوم چې دا وسائل په کومې طریقې سره تقسیمیږی او تقسیم شو نو دا خو ډیره لویه بې انصافی ده او د بې انصافئ د پاسه لویه بې انصافی دا ده چې د دې بې انصافئ آغاز مونږ د " رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي" نه کوؤ او د بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ سره دا بې انصافی کوؤ زما په خیال

باندې جناب سپيکر، دا مونږ چې کوم کټ موشنز راوړی دی، د دغې محکمې په کارکردګئ باندې مونږ ته اطمينا ن نشته دے او پکار ده چې دا د ووټنګ د پاره هاؤس ته Put کړلی شی او د هغې سره سره جناب سپيکر! چې کوم ايس اين ايز د ډيپارټمنټس د طرف نه راځی او په هغې کښې نوی پوسټونو Creation کيږی، زما په خيال باندې بلډنګونه تيار پراته دی او مونږ دغه شان ژاړو، واټر سپلائی سکيمونه تيار پراته دی او فنانس ډيپارټمنټ ته دلته فائلونه راغلی دی او هم هغه شان جوں کے توں پراته دی، لهذا دا د حکومتی خزانې سره ظلم دے، زياتے دے۔ کوم فنډز چې Utilize شوی دی، بلډنګونه تيار دی، د هغې د پاره پوسټونه نشته دے، د هغې د پاره افراد نشته دے، سټاف عمله نشته دے، زما په خيال باندې دا د دې ډيپارټمنټ د نا اهلئ د ټولو نه لوئے ثبوت دے، زه دا خپل کټ موشن د ووټنګ د پاره پيش کوم جی۔

جناب سپیکر: میڈم نگہت یاسمین اورکزئی۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! وہ میری کٹ موشن ہے۔

جناب سپیکر: نہیں آپ اس وقت چلے گئے تھے، باہر چلے گئے تھے، وہ Lapse ہو گئی ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، فنانس پہ تو بہت زیادہ باتیں ہو گئیں لیکن کیا کروں محکمہ ہی ہمارے اتنے محترم سینیئر منسٹر صاحب کے پاس ہے کہ جو قانون کی بالادستی اور Equality of تمام جنس، جو جنس ہیں، ان کو Equality پہ وہ Consider کرتے ہیں، خواتین کیلئے الگ اسمبلی بناتے ہیں، سی ایم بناتے ہیں، خواتین میں سے یہ سپیکر بناتے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، فنانس ڈیپارٹمنٹ میں، سر! آپ کی توجہ ذرا چاہو نگی، سر! آپ کی توجہ چاہو نگی کیونکہ بہت، سر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب وقفے کا سوچ رہے ہیں، میں نے ابھی، آج کام زیادہ ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں سر! میں اتنی Repetition میں جاتی نہیں ہوں کیونکہ سب میرے دوستوں نے بات کرلی ہے۔ تو اس میں میں یہ سمجھتی ہوں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ جو ہے، اس نے بار بار آرٹیکل 25 کی خلاف ورزی کی ہے کیونکہ فنانس سے جو بھی فنڈز ریلیز ہوتے ہیں، اس میں کبھی بھی ہمارے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے جو ہمارے منسٹر صاحب ہیں، انہوں نے یا ان کے جو ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں تو ان سے

انہوں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ مینارٹی، اور جو آرٹیکل 25 کی Equality of Citizens کی جو خلاف ورزی ہورہی ہے تو ان کو برابر کیا جائے۔ تو جناب سپیکر صاحب، باقی تو سب چلتا رہے گا لیکن جب آئین کے آرٹیکل 25 کلاز 2 کی خلاف ورزی ہو تو سر، اس پر کٹ موشن واپس لینا جو ہے، تو یہ ذرا میرے لئے کم از کم ذرا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔ نور سلیم۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ صاحب کی توجہ چاہونگا، جناب سپیکر! وزیر خزانہ صاحب کی توجہ چاہونگا، جناب سپیکر! مجھے وزیر خزانہ صاحب کی قابلیت پر کوئی شک نہیں، وہ واقعی ایک قابل آدمی ہیں لیکن جس محکمے کی سربراہی وہ کررہے ہیں جناب سپیکر، اس محکمے میں اس قسم کے لوگ موجود ہیں جنہوں نے ان کی قابلیت پر بھی سوالیہ نشان کھڑا کردیا ہے۔ جناب سپیکر، حیرت کی بات یہ ہے کہ میں بھی اسی صوبے کا ایک معمولی سا نمائندہ ہوں گا لیکن جناب سپیکر، بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ خزانے کے محکمے نے صوبے میں اس قسم کی تقسیم پیدا کی ہے کہ تمام عوام جو اس صوبے کے ہیں، وہ حیران ہیں کہ یہ تقسیم کس طرح کی گئی ہے؟ اسی واسطے مجھے یہ اعتراض ہے کہ اس محکمے کی کارکردگی انتہائی ناقص ہے اور اس Bad performance کی وجہ سے میں چاہوں گا کہ اس کٹ موشن کو رائے شماری کیلئے پیش کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

(تالیاں)

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زما خوږو ورونړو په دې خبرې وکړې او بلها مبالغه، زه ئے شکریه په دې ادا کوم چې د بجټ نه علاوه دا کتابونه هم بعضې ملګرو لوستلی دی او یو عمومی ښه تبصره ئے ورباندې وکړه۔ د سکندر شیرپاؤ صاحب دا خبره زما ډیره خوښه شوه چې فنانس یو داسې محکمه ده چې مونږ ترې هم خفه یو او سیکرټریان هم ترې خفه دی، وزیران هم ترې خفه دی، د دې نه دا خبره ثابته شوه چې دا کار ټهیک روان دے۔

(تالیاں اور قہقہے)

وائی:

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش — میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

دا که چرته اپوزیشن خفه وے او دا وزیران زمونږ نه خوشحاله وے نو د دې مطلب دا دے چې ګړبړ ډیر دی۔ سپیکر صاحب، دا چې کوم تجاویز دوئ پیش کړل نو دا خو ما د ځان سره نوټ هم کړل خو یو عمومي خبره کوم چې زه دا نه وایم چې دا ډیر یو آئیډیل نظام روان دے، د آئیډیل په تلاش کښې کله نا کله ټول ژوند د سړی تیر شی خو دا ضرور وایم چې د خیبر پختونخوا، زمونږ د کوششونو په نتیجه کښې یعنی سپیکر صاحب، ما دا کړی دی چې د فنانس محکمې نه مې ټولو ته آرډر کړے دے چې د کاغذ یو پاڼه مه استعمالوئ په دواړه مخه لیکل کوئ، د دې د پاره چې د دې غریب قوم دا یوه پاڼه هم، دا یوه صفحه هم چې خرچ کیږی، برناحقه ضائع کیږی، دا په مونږ باندې بوجه دے۔ سپیکر صاحب، ما د دې فنانس نه سرکلر جاری کړے دے چې د سرکار په خرچ باندې په 45 روپئ قلم مه اخلئ، دا د یوې نیمې روپئ بال پوائنټ استعمالوئ ځکه چې پریکټس دا دے چې روزانه یو سړے بال پوائنټ اخلی، په جیب کښې ایږدی او وړی او پریږدی او سبا له بیا، مکمن ده دا خبره ډیره معمولی ښکاری تاسو ته خو زه وایم چې دا زمونږ یو ډائریکشن دے خپلو محکمو ته هم، د خپل ځان نه هم، شاید دا وجه ده چې په دې پاکستان کښې څلور صوبې دی او مرکزی حکومت اعلان کړے دے چې چا بهترین فنانشل منیجمنټ وکړو مونږ به هغوی ته انعام ورکوؤ او دا ستاسو صوبه ده، په مرکز کښې خو د مسلم لیګ حکومت دے خو بیا هم هغه اسحاق ډار صاحب په میرټ باندې مونږ ته یو نیم ارب روپئ انعام په دې وجه راکړو (تالیاں) چې ستاسو دا فنانشل مینجمنټ ښه دے۔ زه دا نه وایم چې دا یوائې د سراج کارکردګی ده، دا زمونږ د ټولو اجتماعی او دا تاسو چې کوم راسره یئ، دا زمونږ اجتماعی یو کریډټ دے او یو اجتماعی شاباشے دے چې دې صوبې ته ملاؤ شوے دے۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ د بجټ په باره کښې محترم وررور اعظم درانی د ټکه نن خبره وکړه نو دا بجټ ضروری خبره ده چې ډیرې خبرې پرې کیدے شی خو بهرحال دا واحد بجټ دے چې په

قومی اسمبلئ کښې د دې تذکره شوې ده او Appreciate شوې دے۔ (تالیاں) نه د پنجاب په هغې خبره شوې ده، نه د سندھ په هغې خبره شوې ده، نه د بلوچستان په هغې خبره شوې ده او دا واحد بجټ دے چې باوجود د هغه سیاسی تفریق او اختلاف د پاکستان وزیر خزانه ئے تعریف کړے دے، په ټیلی فون ئے هم کړے دے او میډیا ته ئے هم کړے دے، دا زمونږ د دې صوبې د پاره اعزاز دے، دا زما د پاره نه دے دا د خیبر پختونخوا د پاره یو اعزاز دے۔ پاتې شوه دا خبره چې دا جعفر شاه صاحب هم پرې خبره وکړه، نلوټها صاحب هم پرې خبره وکړه، دې نورو ملګرو پرې هم د ریلیزز حوالې سره۔ نو سپیکر صاحب، ریلیزز خو چې کوم غیر ترقیاتی جاریه اخراجات دی، دا خو په جولائی کښې 100 فیصد د تنخواګانو بجټ، د بجلئ بجټ، د سوئی ګیس او د اشتهاراتو، د مالی امداد دا خو 100 فیصد مونږ کوؤ، البته چې کوم زیر تکمیل ترقیاتی کارونه دی نو چې کوم مکمل کیدونکی دی نو هغې ته هم 100 فیصد په جولائی کښې وشی او چې کوم د واؤرو علاقه ده برف پوش، نو جناب عبدالستار خان علاقه او د عصمت الله مدظله علاقه نو هغې ته هم 100 فیصد وشی چې کوم د غرونو علاقه ده *اور ویسے جناب سپیکر صاحب، کل عصمت اللہ صاحب نے فرمایا تھا کہ باقی حساب کتاب قیامت میں کریں گے، میرا خیال نہیں تھا کہ آج وہ اعتراض کریں گے اس لئے کہ قیامت میں ابھی دن ہیں لیکن وہ قیامت کا انتظار نہیں کر سکے، آج بھی انہوں نے اپنی ارشادات ارشاد فرمائیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔* د غه شان سپیکر صاحب، دا باقی چې کوم ترقیاتی کارونه دی نو تر اوسه پورې چې کوم سرټیفیکیټ مکمل کړی نو هغه د تکمیل د سرټیفیکیټ سره هغوی ته پوره پوره بجټ ورکړے شی خو پیښنه دا ده چې دا ټول لاړ شی اضلاع ته، دا بیا د فنانس سره نه وی، بیا د اضلاع د ایکسیئن په دغه باندې وی او چې څنګه یو کار مکمل شی نو چې کارونه Slow وی نو د فنانس د طرف نه هغه کار څکه پیسه هلته نه ایښودلې کیږی چې کار مکمل شی، سرټیفیکیټ راؤړی چې کار مکمل کړو، 100 فیصد بجټ ورته ورکړے شی۔ جناب سپیکر صاحب، یوه ډیره اهمه خبره زما خوږ وررور سکندر شیرپاؤ صاحب وکړه، هغه د خیبر بینک په حوالې سره ده۔ د خیبر بینک په باره کښې دوئ اووئیل چې دوئ

شاید د صوبې نه بهر چا ته ورکوی، بالکل دا سې هیڅ خبره نشته او دا د صوبې یو ډیره لویه سرمایه ده او دا د صوبې د عوامو په اختیار کښې دے۔ البته ضرور مونږ دا خبره کړې ده، ستاسو په علم کښې هسې راؤړم چې دلته د ایم ډی د پاره یو اشتهار ورکړے شو، بیا نومونه هم راغلل، ما وئیل چې د چا نومونه راغلل نو دا هم آن لائن کړه د دې د پاره چې څه شے پټ پاتې نه شی۔ 14 کسان په هغې کښې شارټ لسټ شو، محکمې وئیل چې مونږ پکښې اته راغواړو، ما وئیل چې دا څوارلس واړه رااوغواړه۔ د چیف سیکرټری په مشرئ کښې اے سی ایس وو او نور د پینځه شپږ کسانو یو کمیټی وه، هغوی د هغه څوارلس واړه نه انټرویو واخسته، هغوی وئیل چې یره دا ټول د دې Caliber نه دی چې سړے ئے واخلی، بیا ئے پکار ده، مونږ وئیل بیا ئے وکړه۔ مونږ ته یو تجویز راغے چې یره دا کوم اته کسان، څوارلس کسان شارټ لسټ شوی دی، دا که وزیر اعلیٰ هم په دیکښې، سرکار هم په دیکښې یو کس واخلی چې کوم په ایک نمبر دے خو مونږ هغه هم د دې د پاره ونکړه چې خلق به وائی چې یره تاسو په دیکښې کئ کوکئ وکړې، خپل او پردے مو وکړو۔ بیا مو فیصله وکړه چې بیخی د مارکیټ نه د بین الاقوامی معیار او ملکی سطح باندې چې څومره ښه بینکونه دی چې د هغوی کوم معیار دے، د هغې معیار ایم ډی د هم دلته راشی۔ زما دا خیال دے دغه پراسیس به ان شاء الله تعالیٰ په یو میاشت کښې مکمل شی، د دې وجې نه زه سکندر شیرپاؤ صاحب له د دې اطمینان ورکوم چې دا سې هیڅ خبره نشته دے۔ جناب سپیکر صاحب، زما دا عرض دے چې د ایس این ایز حوالې سره هم خبره دوئ وکړه، جعفر شاه صاحب پرې هم خبره وکړه، دې نورو ملګرو هم چې د کوم کار دا پی سی فور چې کله راشی او سرټیفیکیټ ورسره وی، د یو منټ د پاره هم د هغې د پاره اسامی فنانس نه بندوی، نه رکاؤوی خو چې هلته کښې محکمه اووائی، سی اینډ ډبلیو والا اووائی چې زمونږ کار مکمل نه دے بهرحال دلته د هیلتھ منسټر هم او د ایجوکیشن منسټر هم، زمونږ دا فیصله ده چې په دې کال کښې په ټولو هسپتالونو کښې چې چرته ډاکټر او چرته کمپاؤډر نشته او دغه شان په سکولونو کښې چرته استاذ نشته نو هغه به ان شاء الله تعالیٰ مکمل کوؤ او دا ګیله به هم ختمه شی۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، د دې باوجود هم

زما دا عرض دے چې دوئ دا کوم تجاویز مونږ له راکړل، دا ډیر زیات قیمتی دی زمونږ د پاره ځکه فنانس زمونږ یو بې انتها اهمه محکمه ده او که چرته د دې مجلس نه بهر هم، دلته خو زما د علم مطابق خلق به راغلل، بل به ئے ورکولو خلقو ته، پیسې به ئے ترې اخستې او زه بالکل په چیلنج سره دا وایم که چرته هم د چا نه په یو بل اخستو کښې د سرکاری یو سړی پیسې واخستې او دا خبره پرې ثابته شوه نو هغه ته به سزا ورکوؤ خو چې چا اطلاع هم راکړه، هغه ته به انعام هم ان شاء اللّٰه تعالیٰ ورکوؤ۔ (تالیاں) مونږ خو په جلسو کښې دا اعلان کړے دے که چرته څوک رشوت هم اخلی زمونږ د سرکار سړے نو دا به د هغه پولیس، دا به د هغه پټواری، دا به د هغه کلرک غلطی نه وی، دا به زمونږ د دې صوبې کښې چې کوم ایک نمبر دے او که دو نمبر دے او که څومره ذمه دار سړے دے، دا به د هغه غلطی وی۔ د دې وجې نه دا سې کوم قسم غلطی مونږ ته راپه ګوته کول دا زمونږ سره تعاون دے، مونږ به په دې باندې شکریه ادا کوؤ۔ جناب سپیکر صاحب، لنډه خبره مې دا ده چې د دوئ دا ټول تجاویز مې لیکلی دی، اصلاح به کوؤ او زه ورته درخواست کوم که خپل کټ موشنز واپس واخلی نو دا به د دې هاؤس هم عزت شی او دا به د دوئ د ټولو عزت شی او مونږ به ئے شکریه ادا کړو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی۔جی، سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، زما د ډیر څیزونو جواب خو ملاؤ نه شو ځکه چې نه په Deficits باندې خبره وشوه، نه چې ما کوم څیزونه پوائنټ آؤټ کړل د دوئ په Demands for Grant په دغه کښې چې کوم Increases شوی دی، کوم دغه شوی دی، په هغې باندې هم څه هغه شان دغه ونشوه۔ زه د فنانس منسټر صاحب په دې باندې مشکور یم چې د بینک آف خیبر والا دوئ تسلی راکړه او امید دا دے چې په دې خبرې به دوئ قائم وی خو دا نور څیزونه چې دی هغه شان زما خیال دے مطمئن څوک ما ته بنکاره نشو چې هغه لحاظ سره دغه، زه خو خپل ووټنګ له پاره دغه کوم جی۔

جناب سپیکر: جی۔

سینئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب، دا دومرہ ټائم ما په دې واخستو، که پرې ګهنټه تقریر وکړم بیا هم سکندر صاحب مطمئن کیږی نه نو ما وئیل چې مطمئن کیږی نه نو څه په تندرئے لګوې، وو ټونه چې پکښې کوئ نو وکړه پرې نو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: کټ موشن زه هاؤس ته دغه کوم چې څوک د هغې Favour کښې وی نو هغه به 'Yes' وایئ او چې څوک د هغې دغه وی نو هغه به 'No' وائی۔

Now, I put these cut motions to vote. Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Memebers: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Members: No.

Mr. Speaker: The cut motions-----

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! ووټ وکړئ دا سې خو د دې پته نه لګی۔

جناب سپیکر: ټهیک دہ There is no problem۔ څوک چې د دې Favour کښې دی هغه د ودریږی، هغه Count کړئ۔

(شور)

(ارباب اکبر حیات، رکن اسمبلی نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: Thirty six, thirty six۔ چې څوک د دې مخالف دی، هغه د ودریږی۔ Count it۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(تالیاں)

Mr. Speaker: Sixty four.

(Applause)

Mr. Speaker: 36, 64. The cut motions are defeated and Demand No. 3 is granted. Honourable Parliamentary Secretary for P & D, to please move his Demand No. 4.

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 25 کروڑ 98 لاکھ 63 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ منصوبہ بندی، ترقیات و شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرناہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 25 crore 98 lac 63 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Planning and Development.

Cut motions on Demand No. 4: Mr. Azam Khan.

جناب عظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں ایک ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتاہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Akbar Hayat.

ارباب اکبر حیات: سو روپئ کټ موشن په دیکښې پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Syed Jafar Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب، د سلو روپو د کټوتۍ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr Sikandar Hayat Sherpao.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Mr. Speaker Sir, I beg to move for cut of hundred thousand rupees on Demand No. 4.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Syed Muhammad Ali Shah Bacha.

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب، د ایک هزار روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Sardar Aurangzeb Nalotha.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں دو کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتاہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two crore only. Mr. Salim Khan. Sardar Hussain Babak, please.

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ زه مطالبه زر نمبر چار باندې د ایک هزار روپو یو کټ موشن جمع کوم جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Sardar Hussain Chatrali. Mufti Said Janan.

مفتی سید جانان: زه جی د دس کروړ د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten crore only, only ten crore. Malik Riaz, please.

ملک ریاض خان: جناب سپیکر، زه د ایک هزار روپئ کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Madam Sobia Shahid.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، میں ایک لاکھ روپے کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Madam Uzma Khan.

Ms. Uzma Khan: I would like to move a cut of five hundred rupees only.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Abdul Sattar.

Mr. Abdul Sattar Khan: Sir, I beg to move a cut of one crore rupees on Demand No. 4.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Mr. Abdul Karim Khan, please.

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ د دس هزار روپو کټ پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Muhammad Asmatullah.

جناب محمد عصمت اللہ: میں مطالبہ زر نمبر 4 پر سات روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees seven only. Maulana Mufti Fazal-e-Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: ڈیمانڈ نمبر 4 پر میں جناب سپیکر، ایک کروڑ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Mr. Mehmood Ahmad Khan Bitani.

جناب محمود احمد خان: د تین سو روپو د کټ موشن تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three hundred only. Mr Muhammad Sheeraz Khan.

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر، میں دو کروڑ کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two crore only. Mian Zia-ur-Rehman. Mr. Muhammad Reshad. Madam Nighat Yasmin Orakzai.

محترمہ نگہت اورکزئی: ایک کروڑ روپے جناب۔ سر، یہ (مداخلت) نہیں اتنا تو بجٹ بھی نہیں، یہ میرا خیال ہے Clerical mistake ہے۔

جناب سپیکر: کیا ہے؟

محترمہ نگہت اورکزئی: گیارہ ارب لیکن یہ Clerical mistake ہے سر یہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only.

میرے خیال میں آپ بجٹ سے بھی اوپر گئی ہیں۔ مسٹر نور سلیم ملک۔

Mr. Noor Salim Malik: Mr. Speaker, I beg to move a cut of rupees five hundred on Demand No. 4.

Mr. Speaker: The motion before the House, sorry. The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Azam Durrani.

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ جس طرح اس کے نام سے ظاہر ہے منصوبہ بندی، ترقی و شماریات جناب سپیکر، یہ ان اضلاع کی منصوبہ بندی کرتے ہیں جس میں ترقی کا لیول نیچے ہوتا ہے اور ہمارے فنانس منسٹر صاحب بھی یہ کہتے ہیں، بار بار Speeches میں کہ ہم ان اضلاع کو ترقی یافتہ اضلاع کے برابر

لاتے ہیں جس میں ترقی ابھی تک نہیں ہوئی۔ جناب سپیکر، اگر دیکھا جائے، اس اے ڈی پی پر اگر نظر ڈالی جائے تو اس میں کوئی ایسی سکیم نہیں ہے کہ جو سہ سالہ، پانچ سالہ منصوبہ اس میں شامل ہو۔ میرے خیال میں چند اضلاع کو اس نے نوازا ہے اور آپ کو پتہ ہے جناب سپیکر، آپ کے علاوہ میرے خیال میں دو تین اضلاع ہیں کہ اس کو نوازا گیا اور اسلئے میں اس پر ایک ہزار روپے کٹ موشن پیش کرتا ہوں اور ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: ارباب اکبر حیات۔

ارباب اکبر حیات: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ما د سو روپئ کټ موشن پیش کړے وو خو چونکه دا محکمه ډیره اهمه محکمه ده او د دې محکمې په وجه باندې زمونږ په صوبې کښې د ترقئ عمل روان وی، جناب سپیکر صاحب! په دیکښې مختلف داسې پراجیکټس دی، دا کوم طریقه کار چې زمونږ په دې ترقئ او زمونږ په دې کارونو کښې خلل راولی نو زه د دې نه مطمئن نه یم، زه د سو روپو تحریک هم پیش کوم او د ووټنګ د پاره ئے پیش کوم۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، د دې محکمې سره لویه المیه دا ده چې How to plan the planners او د ډیر وخت نه دا مسئله راروانه ده۔ زه به تاسو ته یو مثال درکړم ډیر په لنډو الفاظو کښې چې We as a part of the world of the globe, we are signatory to the millennium development goals چې کوم زمونږ اته Indicators دی او په هغې کښې We are off the track in all the goals یا Poverty Elevation Programme چې په هغې کښې اولنے Goal دے All these things have been missing in the previous and this budgt۔ بله خبره دا ده جی چې پکار ده چې پلاننګ ډیپارټمنټ صیح فګرز هغوی د Census په بنیاد او د Indicators په بنیاد باندې هغوی مونږ ته یو ډاکیومنټ تیارکړی او د هغه ډاکیومنټ په Base باندې بیا budget prepare شی نو دا مسئلې به نه وی۔ لهذا زه مطمئن نه یم او دا د ووټ د پاره پیش کوم۔

جناب سپیکر: مسٹر سکندر حیات خان۔

جناب سکندر حیات خان: تھینک یو مسٹر سپیکر سر۔ جناب سپیکر، پی اینډ ډی یو داسې ډیپارټمنټ دے چې زما خیال دے چې د دې هاؤس د هر ممبر ورسره واسطه هر وقت روزانه تقریباً که نه وی نو دویمه ورځ پریوځی او که وګورو نو که بجټ ډیبیټ هم شروع شوے دے نو په هغې زیاتې خبرې که شوې دی نو د دې محکمې په باره کښې شوې دی او په دې باندی هم زه د ټریژری بنچز د ملګرو هم شکریه ادا کوم چې د هغه طرف هم دا آواز راغے چې یره تقسیم ټهیک نه دے شوے۔ جناب سپیکر، یو ځائې کښې چې مونږ ګورو په ټوله صوبه کښې هم دا خبره ده چې یره دا ځل ډیویلپمنټ ونشو، په دی ځل هغه شان کارونه سټارټ نشو خو بل خوا ته چې ګورو نو دوئ 97 percent utilization ښائی او هغه Utilization پکار ده چې بیا On ground خو مونږ ته ښکاره کیدے خو On ground ښکاری نه۔ مونږه ئے دې ته مجبور کړی یو جناب سپیکر! چې څه ته دوئ Annual Development Plan وائی چې مونږ هغې ته Annual Deceptive Plan وایو ځکه چې هغې کښې Deception دے، هغه ښکاری نه په میدان باندې، (تالیاں) په ګراونډ باندې ښکاری نه، نو دې ته به مونږ Annual Deception Plan اووایو Development plan کم از کم نشو وئیلې۔ جناب سپیکر، د دې ډیپاټمنټ بنیادی کار دوئ Need Basis ئے Development plan کړے وے خو جناب سپیکر، د تیر څو کالو راهسې نه آمبریلا اے ډی پی جوړیږی۔ زه په دې هم پوهیږم چې ټهیک ده بعضې وخت کښې سکیمز چې دی، هغه آمبریلا پکار هم دی خو دا چې ټول بجټ آمبریلا وی، په دیکښې د یو بیلنس راوستلو ضرورت دے، تر څو پورې چې دا بیلنس رانشی جناب سپیکر، نو د هغې دوه درې نقصانات دی۔ یو خو دا جناب سپیکر! چې کله آمبریلا بجټ شی نو فرض کړه که روډ سیکټر دے، یو Example زه درکوم په هغې کښې، که پیښور کښې کوم روډ جوړیږی، د هغې قیمت او کوم بونیر کښې او یا شانګله کښې یا په کوهستان کښې جوړیږی، د هغې قیمت کښې د زمکې آسمان فرق وی خو دوئ چونکه هغه یو یونیفارم دغه اچولې وی نو هغه د پیښور روډ او د شانګلې او د کوهستان او د بونیر روډ چې دے، د هغې یو برابر قیمت

دوئ واچوی۔ بیا د هغې نقصان څه رااوځی جناب سپیکر؟ چې بیا دوباره Revisions کیږی او هغه شے هغه شان صحیح چلیږی نه، نو جناب سپیکر! یو خو دغه طرف ته دغه دے۔ دویم Lopsided development بیا په هغې کښې کیږی، Lopsided داسې چې پکار ده چې په یوې ضلع کښې که روډ پکار دے نو چه هلته کښې روډ وی خو چې تاسو داسې آمبریلا سکیم کیږدئ نو هغه بیا په ټول دغه باندې هغه شان تقسیمیږی نو کیدے شی هلته کښې هغه شان په یو ضلع کښې د روډ هغه شان ضرورت نه وی، یو ځائې کښې زیات داوبو ضرورت وی، یو ځائې کښې د سکول زیات ضرورت وی نو دغه Lopsided دا ډیویلپمنټ چې دے، د هغې نقصان به چا ته کیږی؟ جناب سپیکر! د هغې نقصان چې دے هغه به د دې صوبې خلقو ته او د دې صوبې کیږی جناب سپیکر۔ نو په دغې حوالې سره هم چې دے دا طریقه کار دا څنګه چې د دوئ دا پلاننګ دغه روان دے، دا هغه شان نه کیږی۔ بل جناب سپیکر، دیکښې به مخکښې دا وو چې دوئ به ډسټرکټس Engage کول، ډسټرکټس سره به کښیناستل، هغوی سره به ئے ډسکشن کولو چې یره ستاسو څه Needs دی، څه دغه دی؟ اوس چې دے دلته کښې په پیښور کښې په ائیرکنډیشنډ کمره کښې کښیناستلې شی او د کوهستان باره کښې هم فیصله کیږی، د شانګلې باره کښې هم فیصله کیږی، د ټانک باره کښې هم فیصله کیږی، د ډی آئی خان باره کښې هم فیصله کیږی۔ جناب سپیکر، دلته کښیناستل تاسو ته دا کوم احساس کیدے شی چې یره ټانک کښې نن د کوم څیز ضرورت دے، د هغه ځائې د خلقو څه مشکلات دی، په بونیر کښې نن څه مشکلات دی، په شانګله کښې څه مشکلات دی، دغه شان دا ټول اضلاع چې تاسو پسمانده اضلاع چې وګورئ، هنګو، سدرن ډسټرکټس ټول دغه واخلئ، 'لکی' واخلئ دیکښې، د هغوی دلته کښې ناست چرته احساس کیږی، د هغې کوم ممبران چې دی، هغه هم تاسو په اعتماد کښې وانخستل چې د هغوی سره تاسو بنه ناست وے، تاسو د هغوی نه تپوس کړے وے چې یره ستاسو د اضلاع څه دغه دی؟ د هغه ځائې کم از کم نور څه نه وی ایډمنسټریشن نه به تپوس کړے وے خو جناب سپیکر! چې دلته ناست په کمره کښې، په ائرکنډیشنډ کمره کښې تاسو بجټ جوړوئ نو د هغې به هم دغه دغه وی چې بیا به خلقو ته د هغې څه On

ground څه ښکاري به نه، هغه شان به دغه نه کېږي۔ جناب سپیکر، په دې پیج 279 باندې یو ډېر عجیبه شے مې اوکتلو جناب سپیکر، د Entertainment & Gifts د پاره 12 لاکھ 16 هزار روپۍ غوښتې وې او 90 لاکھ روپۍ ئے لګولې دي۔ جناب سپیکر، increase 740% شوے دے 740%۔ بیا دغه شان جناب سپیکر، یو عجیبه پی اینډ ډی محکمه څه زما خیال ډېر دغه ده، د بجلۍ هغوی ته ضرورت نشته جناب سپیکر! ځکه چې یوټیلیټیز کېښې، که نور هر یو محکمه کېښې تاسو وګورئ نو هغوی الیکټریسټي، ګیس او بیا دغه شان Hot and cool charges ئے ورکړي دي خو که په دې پیج 278 باندې وګورئ نو د ګیس دغه شته خو د الیکټریسټي دغه نشته، نو هسې نه چې د کنډې استعمال یا څه داسې استعمال نه کېږي لګیا وي، دا به د پی اینډ ډی محکمې ته زما خواست وي چې، دغه شان جناب سپیکر، په پیج 287 باندې هم Missing دے او بیا په 291 باندې خو جناب سپیکر! عجیبه خبره دا ده ټوټل یوټیلیټي صرف Hot and cool charges دا لیکلي دي، نه د ګیس ضرورت شته او نه د بجلۍ ضرورت شته دوئ ته جناب سپیکر! نو د دې د هم لږ وضاحت وکړي۔ جناب سپیکر، اصل کېښې مسئله دا ده، دا کتابونه Printed شي او دا Basically د دې د پاره جوړ شوي دي چې دا دې هاؤس ته اوښودلې شي چې یره یو یو روپۍ کوم ځائې کېښې لګي خو جناب سپیکر، د دې نه یو داسې پریکټس جوړ شوے دے چې صرف د خانه پرئ د پاره دا کتابونه راکړے کېږي جناب سپیکر، د دې رټ نه وتل پکار دي جناب سپیکر، دې دغه نه وتل پکار دي چې مونږ بس دا صرف چې یو Obligation دے چې هغه Obligation پوره کوؤ۔ بهئ! ولې نه چې ډسکشن کوؤ صحیح فګرز دغه کړئ، هغوی باندې ډسکشن کوؤ، که مشکلات وي په هغې باندې خبره کوؤ، مونږ ته هم احساس دے د دې صوبې د مشکلاتو، نو جناب سپیکر! دا خو نه چې صرف بس یو دغه پوره کولو د پاره چې دے Requirement پوره کولو د پاره دا کتابونه مونږ ته راکړے شي او بیا چې پکښې ګورو نو داسې قسمه Mistakes او داسې قسمه دغه راواوخي جناب سپیکر، دا کم از کم ډېر زیاتے دے او د دې د پاره زه خپل کټ موشن د ووټنګ د پاره درکوم۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ مسٹر سید محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ پی اینډ ډی ډیپارټمنټ باندې خو سکندر خان ښه په تفصیل باندې خبره وکړه۔ جناب سپیکر، پی اینډ ډی ډیپارټمنټ کښې داسې Elements شته جې چې په کار کښې رکاوټ راولی۔ Last چې کوم هغه په خپل دغه کښې خبره وکړه، زه صرف یو خبره ورسره Add کول غواړم سپیکر صاحب، دا د پی ډی ډبلیو پی میټنګ Minutes کښې جناب سپیکر صاحب او په 2nd April باندې دا Minutes issue شوی دی۔ دا تقریباً د تیر ګورنمنټ سکیمونه دی جناب سپیکر صاحب، سکولونه دی پکښې، پرائمری سکولز دی پکښې، مډل سکولز دی پکښې، هائر سیکنډری سکولز دی پکښې او په 2nd April میټنګ د دې پی ډی ډبلیو ډی شوے دے، دا ډیپارټمنټ ته لاړل، اوس ډیپارټمنټ والا جناب سپیکر صاحب، ایجوکیشن والا دا دغه کوی چې د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ نه کلیئرنس سرټیفکیټ راؤړئ، زما په خیال چې درې میاشتې وشوې چې د هغې کلیئرنس سرټیفکیټ اوسه پورې مونږ ته نه دے ملاؤ شوے، نو زما سراج وائی چې څوک د داسې رشوت خبره کوی یا نور داسې څه خبره کوی نو پکار ده چې په دې اسمبلئ کښې خبره وکړی، د کلیئرنس نه د دوئ څه مطلب دے؟ پی ډی ډبلیو پی میټنګ کښې جی سیکرټری صاحب هم وی، اے سی ایس صاحب هم پکښې وی، ایجوکیشن ډیپارټمنټ پکښې وی، پی اینډ ډی ټول پکښې یو هغه Minutes issue شی دغه ته، ډیپارټمنټ ته نو بیا د کلیئرنس سرټیفکیټ نه زه نه یم خبر او په میاشت کښې نه دوه میاشتې نه، په درې میاشتو کښې کلیئرنس سرټیفکیټ نه ملاویږی جناب سپیکر صاحب۔ زما دا ریکویسټ دے، د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ دغه هم ناست دے دلته چې کم از کم په دغه کښې مونږ سره لږ دا کوی چې یره پی ډی ډبلیو پی میټنګ وشی، سکیمونه، Minutes لاړ شی د سکیمونو، نو کم از کم چې AA مونږ ته ایشو کیږی نو دا کلیئرنس، ما ته اوس پته نه لګی چې د کلیئرنس نه د دوئ څه مطلب دے جی؟ کم از کم په دغه کښې مونږ سره لږ دا کوی چې هفته کښې مونږ ته دا AA ملاویږی۔ دا اوس تقریباً په 2nd April باندې، جناب سپیکر صاحب! ما له لږه توجه راکړئ جی، په 2nd April باندې میټنګ شوے دے جی او اوسه پورې مونږ ته دا AA

ملاؤ نشو او د تیر گورنمنټ سکیمونه دی د تیر گورنمنټ، نو Kindly ډیپارټمنټ والا د دا نوټ کړی چې داسې Elements په دې ډیپارټمنټ کښې شته چې قصداً دا کلیئرنس نه ورکوی نو د هغوی خلاف د کم از کم ایکشن واخلی۔ ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں سمجھتا ہوں سپیکر صاحب! کہ اگر منصوبہ بندی یہ محکمہ صحیح طریقے سے کرے صوبے کے وسائل کی تو حکومت، حکومت۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، آپ سے پہلے، جتنے بھی ہمارے ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز بیٹھے ہیں، جو یہاں مختلف Proposals آتے ہیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ نوٹ کیا کریں تاکہ پھر وہ Concerned اپنی میٹنگ میں اس کے بارے میں جو بھی Decision ہے، وہ لے لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں جناب سپیکر صاحب، یہ ریکویسٹ کر رہا تھا کہ اگر یہ محکمہ صحیح منصوبہ بندی کرے تو اپوزیشن کے لوگ بھی اس سے مطمئن ہو سکتے ہیں اور حکومت کے لوگ بھی مطمئن ہو سکتے ہیں۔ ناانصافی کی وجہ سے جو لوگوں کی حق تلفی ہوتی ہے، صحیح منصوبہ بندی نہ کرنے کی وجہ سے تو میں یہ چاہتا ہوں اور تجویز بھی دوں گا کہ ایک صوبائی سطح کا جس طرح این ایف سی ایوارڈ تقسیم کرنے کیلئے کمیشن ہوتا ہے، اسی طریقے سے صوبائی سطح پہ بھی کمیشن تشکیل دیا جائے جس میں اپوزیشن کے لوگ بھی ہوں، حکومت کے لوگ بھی ہوں اور یہ سب مل بیٹھ کر صوبے کے وسائل کو، چونکہ یہ پورے صوبے کے وسائل ہوتے ہیں، اس میں چند دنوں کیلئے تو یہ نہیں ہوتے ہیں تو سارے صوبے کے اگر یہ وسائل کی تقسیم کا طریقہ کار ٹھیک کیا جائے تو اس میں کافی بہتری لائی جا سکتی ہے اور دوسری بات جو سکندر خان صاحب نے بھی کی ہے جناب سپیکر صاحب، یہ امبریلہ بجٹ اس صوبے کیلئے اور ممبران اسمبلی کیلئے بڑی پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب کے بھی، یقیناً وہ بھی پریشان ہوتے ہوں گے، ان کا ٹائم بھی ضائع ہوتا ہوگا، تو اگر یہ وسائل تقسیم کئے جائیں ضلعی سطح پہ اور حلقہ وائز اگر تقسیم کئے جائیں اور امبریلہ بجٹ سے ان ممبران اسمبلی کی جان چھڑائی جائے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، پی اینډ ډی چې دے، دا ډیر اهم ډیپارټمنټ دے او بیا که مونږ ټول ترقی یافته ملکونه ته وګورو نو د ترقئ د پاره پلاننګ چې دے، دا ډیر زیات اهم وی او زما یقین دا دے چې بغیر د پلاننګ نه، د منصوبه بندئ نه خو یو وطن چې دے، یو معاشره چې ده، هغه ترقی نشی کولې۔ بیا دلته په تیر کال کښې که مونږ د دوئ پلاننګ ته ګورو او بیا ډیویلپمنټ ته ګورو چې په هغې باندې ډیرې زیاتې خبرې شوې دی، په هغې خبرې نه کوم، زه ګنړم چې دا حکومت چې دا خو په ډیرو ځیزونو باندې کریډټ اخلی چې یره مونږ دا ځیزونه Depoliticized کړل خو زه چې دې بجټ ته ګورم نو زه کم از کم پی اینډ ډیپارټمنټ قصوروار نه ګرځوم، د هغې وجه دا ده چې 1000%, 1000% په ډیکښې Political interference شوے دے او د هغې په جواز کښې به زه دا خبره کوم که چرې داسې نه وے شوے چې ما هغه ورځ ذکر کړے وو چې دا کوم روډونه، 147 کلومیټر روډ چې دے، دا په دې کتاب کښې Reflect شوے دے، تاسو پخپله سوچ وکړئ سپیکر صاحب! او زه فلور آف د هاؤس نه دا خبره کوم چې کم از کم دا د یو پلاننګ افسر او دا د یو سینیئر پلاننګ افسر او یا د یو چیف پلاننګ افسر آئیډیا نشی کیدے چې یو 20 کلو میټر یا 25 کلو میټر روډ د په دې کتاب کښې Reflect شی او په هغې باندې 30، 35 کروړ روپئ لاګت چې دے، هغه راځی او په یو کال کښې چې هغې ته یو کروړ یو نیم کروړ روپئ ایلوکیشن کیږی، زه کم از کم دا نه منم چې دا د پلاننګ ډیپارټمنټ سوچ کیدے شی او یا دا د هغوی پلاننګ کیدے شی، دا Political interference دے او نه ده پکار۔ یو طرف ته که بیا دلته د نظام د بنه والی خبره کیږی نو بیا منصوبه بندی چې ده، دا ټیکنیکل شے دے او د دې نه مونږ حکومتی یا سیاسی خلق انکار نشو کولې چې مونږ ټیکنیکل خلق نه یو، مونږ یو آئیډیا ورکولے شو، مونږ یو ګائیډلائن ورکولے شو، مونږ خپل منشور چې دے حکومت ته ورکولے شو خو دا ده چې مونږ په داسې ډیپارټمنټ باندې ځان دومره حاوی کوؤ، دومره حاوی کوؤ چې هغه لږ ډیر ریسورسز چې دی، د هغې د Utilization اول کیږی نه او که بیا کیږی هم نو په داسې شکل باندې کیږی چې زه نه ګنړم چې د هغې به څه حاصل راځی۔ نو پکار دا ده چې حکومت بیا دلته هم

د ډیر فراخدلئ نه کار واخلی او پکار دا ده چې ډیر Weightage چې دے، هغه د هغه ټیکنیکل خلقو ته Weightage ورکړی په ځائې د دې چې خپله رائے چې ده، هغه په هغې باندې دومره اثر اندازه کړی چې حال بیا دا دے چې اے ډی پی په داسې شکل باندې جوړه شی چې په کوم شکل باندې دا جوړیږی۔ زه ګڼړم سپیکر صاحب، دا چې دلته د پی ډی ډبلیو پی د میټنګونو خبره وشوه او د هغې نه مخکښې هم کیږی، Pre-PDWP هم کیږی۔ لویه المیه دا ده چې اول زمونږ پی سی ون تیاریږی، زه دا ګڼړم که چرې د Site physical verification کیدے، هلته حاضری کیدے او د هغې مطابق پی سی ون جوړیدے نو بیا به ډیر په Rare cases کښې چرته د هغې Revision کیدو، په ډیر Rare case کښې به په هغې باندې Cut لګیدو یا به په هغې کښې چینجز راوستې کیدے شو، سټرکچر ورک کښې یا په نور ورک کښې به چینجز راوستې شو۔ دلته یو رواج او یو روایت شته چې پی سی ون په دفترو کښې جوړیږی، دفترو کښې او په دفترو کښې داسې جوړیږی چې اوس مثال یو پرائمری سکول دے یا یو ډسپنسری ده یا یو کیټیګری ډی هاسپټل دے یا بل هاسپټل یو سکیم دے، روډ دے، مثال دوه کلومیټر دے، یو کلو میټر دے، کاپیانې پرتې دی او بس وړومبے پیج او اخری پیج چې کوم دے هغه ورسره اټیچ کیږی او بیا مزیدار دستخط پرې کیږی او هغه پی سی ون چې دے هغه دلته راځی۔ دا پریکټس چې دے، دا بدلول پکار دی، دا Discourage کول پکار دی۔ سپیکر صاحب، بله چې ما ته کومه اهمه مسئله ښکاری، شاید چې ستاسو په نوټس کښې هم وی یا د منسټر صاحب یا چې کوم پارلیمانی سیکرټری صاحب دے، د هغوی په نوټس کښې شاید چې نه وی یا شاید چې وی، دلته چې څومره پلاننګ آفیسرز دی، د هغوی د پاره سروس سټرکچر نشته، پکار دا ده چې دا حکومت په اولنئ ترجیح کښې د هغه پلاننګ آفیسرز د پاره سروس سټرکچر برابر کړی۔ د هغې وجه دا ده چې په هر ډیپارټمنټ کښې خپل پلاننګ سیل دے، هغې خلقو ته به باقاعده خپل ټریننګز ملاویږی، ظاهره خبره ده د هغوی به د خپل پروموشن د پاره یو داسې لاره نه اختیاروی، چې یو ظاهره خبره ده یو لار نشته، بیا مونږ کتلی دی چې دغه خلق چې دے یو لاره اختیاروی یا بله لاره اختیاروی، پکار دا ده چې حکومت ډیر په سنجیدګئ سره دغه پلاننګ آفیسرز ته

سروس سټرکچر ورکړی، زما یقین دا دے چې د دې Capacity building خبره مونږ کوؤ تر هغې حده پورې به هم دغه مسئله چې ده، دا به زمونږ حل شی او بل دا چې Fix به شی خلق چې دا پلاننگ آفیسر دے، دا سینیئر پلاننگ آفیسر دے، دا چیف پلاننگ آفیسر دے، اوس دلته خو سکیل معلوم دے خو هغه کیډر وائز چې کوم ایمپلائز دی، بیا د هغوی پته نه لگی، بس چې څوک د کوم ځائې نه راغے بس هلته ناست دے نو دا هم یو ډیره مهمه خبره ده، که په دې باندې حکومت توجه وکړه۔ بیا بالکل د نلوټها صاحب دې خبرې سره زه ډیره اتفاق کوم چې دلته پلاننگ د ضرورت په بنیاد باندې پکار دے او د انصاف او د مساوات په بنیاد باندې پکار دے، زما یقین دا دے چې حقیقت دا دے چې دا صوبه چې ده دا به یو شان ترقی وکړی۔ سپیکر صاحب، مننه او چونکه گورو چې مونږ ته منسټر صاحب څه جواب راکړی خو زما دا خیال دے چې اندازه نه کوم چې هغوی جواب راکړی نو بیا به فیصله وکړو چې څه کوؤ۔

جناب سپیکر: سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، دا ملگری ټول دا سې سترې غوندې شوی دی، زه به مینځ کښې هسې یو عام خبره وکړم۔ جناب سپیکر صاحب، مخکښې دا موټرې او دا گاډی نه وو، بیا د معاشرې معزز خلق سادات او پیران، دا به په اسپو باندې گرځیدل۔ بیا چرته یو پیر صاحب وائی علاقې ته لاړو، یو شپه ئے کړې ده یو کور کښې، دوه شپې ئے کړې دی، هغه کور والا هغه اسپې نه تنگ شوی دی، بیا ئے ورته وئیلې دی چې پیر صاحب! ستا خو قربان شم، ته خو ډیر ښه سړے ئې خو د اسپې خو د چیښتنگئ مړ شه۔ زمونږ ملگرے ډیر زبردست سړے دے خو د دوئ چې کومه محکمه ده، د دغې محکمې ډیره ناقصه کارکردگی ده، دغې محکمې دې یو کال کښې ډیره زیاته بیخوندی کړې ده۔ د هغې جناب سپیکر صاحب، واضح مثال دا دے، دا تیر ورځو کښې زما یو اسمبلی کوئسچن وو، ایجوکیشن ته جناب سپیکر صاحب، یورپی یونین چې کومې پیسې ورکړې وې، هغه 1500 ملین روپئ دی، زراعت له ئے ورکړې وې، ډیمونو ته ئے ورکړې وې، انرجی ته دغه څیزونو ته مختلفې پیسې ورکړې دی خو جناب سپیکر صاحب، دلته اسمبلئ کښې وائی چې دومره Percent budget

خرچ شولو، اے ډی پی وشوله او سیکیمونه مطلب دا دے چې وشو خو جناب سپیکر صاحب، یا خو به زمونږ ضلعو کښې نه وی شوے یا خو غالباً زه دا وایم چې په تمامو ضلعو کښې به که چرته یو یو کروړ روپئ خرچ شوې وی، هغه به ډیره تکړه ضلع وی او د هغې ایم پی اے به ډیر تکړه ایم پی اے وی، یو کروړ روپئ هم چې دی، زه وایم چې نه دی خرچ شوی اوسه پورې۔ د هغې زه واضح مثال، هغه مخکښې ورځو کښې ما ستاسو په نامه باندې یو خط لیکلے وو، تاسو ته ما خط هم در کړے وو جناب سپیکر صاحب، نو زه دا وایم چې دا ټول قصور دغې صوبې کښې دے چې څومره فنډ اوسه پورې نه دے خرچ شوے، د هغې ناقصې منصوبه بندئ ذمه دار پی اینډ ډی محکمه ده او د پی اینډ ډی محکمې ذمه داران خلق د دغه فنډ ذمه دار دی او جناب سپیکر صاحب، بلکه زه به دا اووایم چې که دغه کال کښې یو څیز په سل روپئ باندې کیږی، راتلونکی کال ته به هغه 110 او په 115 روپئ باندې کیږی نو که مونږ ټول دا یو حساب ولګوؤ جناب سپیکر صاحب، غالباً اربونه روپئ دغه صوبې ته د ناقصه منصوبه بندئ په بنیاد باندې نقصان ورسیدو او نور ورته رسیږی۔ نو زه د دغې وجې نه منسټر خو ښه سړے دے خو د دوئ محکمه چې کومه ده، د هغې محکمې خلاف زه خپل کټ موشن د ووټنګ د پاره ایوان کښې پیش کول غواړم۔

<u>جناب سپیکر:</u> ملک ریاض! لږ دغه به کوئ Conclude ځکه چې د مونږ ټائم هم دے چې مونږ د دې نه مخکښې دا راغونډ کړو۔

<u>ملک ریاض خان:</u> جناب سپیکر، پی اینڈ ڈی اس صوبے کی ایک بنیاد ہے، جب بنیاد مضبوط ہو گی تو اس پہ جتنی بھی آپ تعمیرات کریں، ہو سکتی ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ جتنی اے ڈی پی یہ ایوان پاس کرتا ہے جنوری تک پچاس فیصد سکیموں کی پی ڈی ڈبلیو پی نہیں ہوتی۔ ایسی سکیمیں بھی ہیں، اس سال بھی ثابت ہے اور ہر سال ثابت ہوتا ہے کہ جون کو دو مہینے بقایا ہوتے ہیں اور وہ پی ڈی ڈبلیو پی کرتے ہیں۔ ابھی پچھلے سال 13-14 کا ہمیں ایک ایک سکول دیا گیا تھا، یا گورنمنٹ کی پالیسی کی وجہ سے کہ کنسلٹنسی کرتے ہیں اور اپنی پالیسی واپس بھی کی، ہمارا وہ فنڈ ضائع ہو گیا اور اس طرح بہت سے محکموں کا فنڈ ضائع ہو گیا۔ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ جو نام ہے اور جو کارکردگی Show کرنی چاہیئے تھی، وہ ان کی دس فیصد بھی نہیں ہے۔ لہذا میں

اپنی ایک ہزار روپے کی کٹ موشن اس محکمے کی ناقص کارکردگی کیلئے ایوان کو پیش کرتا ہوں اور اس پر ووٹنگ ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ثوبیہ شاہد۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب! کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ جناب سپیکر صاحب، اس محکمے کے جو فنڈز ہوتے ہیں، یہ ڈائریکٹ پراجیکٹس کو دیدیتے ہیں اور جیسا کہ RAHA والے ہیں اور یہ سب، اور ملی بھگت پہ یہ سارے استعمال ہوتے ہیں جس سے کوئی بھی ڈیویلپمنٹ اور کوئی کام ان کا نہیں ہوتا۔ انکو چاہیئے کہ یہ ڈسٹرکٹ کونسل کے تھرو یا سی اینڈ ڈبلیو کے تھرو یہ کام کرلیں تو زیادہ انجینئرز اس میں آئیں گے، کوالٹی ان چیزوں کی ہوگی اور کل بھی میں نے ایک بات کی تھی، آپ لوگوں کو میں بتاؤں کہ ابھی ان کا یہ ہے کہ UNHCR کے جتنے فنڈز آئیں گے، وہ بھی پی پی ایچ آئی کو دیئے جائیں گے۔ ایک میٹنگ ہوئی ہے جس میں سارے جو ہیں، UNHCR کے جتنے فنڈز ہیں، وہ پی پی ایچ آئی کو دے رہے ہیں تو پی پی ایچ آئی تینوں صوبوں میں بند ہے، ہمارے صوبے میں کیوں یہ Continue کیا گیا ہے؟ کیونکہ ادھر تحریک انصاف کی گورنمنٹ ہے، تینوں صوبوں کی یہ 2007 سے یہ پراجیکٹ تھا، 2007 سے یہ پراجیکٹ تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بات کریں کہ آپ کیا۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میں ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہی بات کر رہی ہوں، میں ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بات کر رہی ہوں اور یہ کل بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ Irrelevant ہے، یہ Irrelevant ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: مجھے نہیں چھوڑا تھا اور آج بھی آپ اس پہ بات نہیں کر رہے، پلیز اس بات کو سنیں، یہ فنڈز، UNHCR کی میٹنگ ہو چکی ہے، جتنے UNHCR کے فنڈز ہیں، وہ پی پی ایچ آئی کو دے رہے ہیں، جہانگیر ترین کو دے رہے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ اس متعلقہ، چلو Next۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اور اس پہ ہماری ووٹنگ ہوگی۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔ عظمیٰ خان، (موجود نہیں)۔ عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سر! تھینک یو۔ جناب سپیکر، پلاننگ میں ہماری پلاننگ اینڈ سیلز، اس میں دو بڑے فنکشنز ہیں، اس میں 14-2013 میں ہمیں 21 کروڑ 51 لاکھ 1 ہزار روپے انہوں نے خرچ کئے جو Estimate تھا، وہ 24 کروڑ 25 لاکھ روپے تھا۔ ساتھیوں نے بات کی اس پر سر، میں ایک بڑی Important چیز پلاننگ کے حوالے سے جناب سپیکر،۔۔۔۔

(ظہر کی اذان)

جناب سپیکر: جی ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: سر، تھینک یو۔ سر، اس میں ہماری جو ڈیویلپمنٹ ہے، پلاننگ محکمہ ہمارا بہت اہم محکمہ ہے اور اس کا ٹارگٹ ہے وہ ڈیویلپمنٹ ہے۔ آج سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہیں، سراج الحق صاحب بھی بیٹھے ہیں، ہمارے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحبان بھی بیٹھے ہیں، جو پانچ سال میں نے اس پہ جو سوچا ہے سر، میں ایک آئیڈیا آپ سے شیئر کرتا ہوں، اس ہاؤس سے۔ جس طرح جعفر شاہ صاحب نے بات کی، Milinium Development Goals کی بات کی ہے، میں آج اس ہاؤس کے سامنے یہ جو سارا دن ہم نے اس پہ ڈسکشن کی ہے، وہ وسائل کی تقسیم کی، پلاننگ کی، ڈیویلپمنٹ سکیموں کی ناانصافی کی، اس میں تین چیزیں بڑی Important ہیں۔ پہلی بات جناب سپیکر، ہماری Determination of priorities نہیں ہے۔ دوسری بات ہماری Allocation of resources نہیں ہے تو تیسری بات جو ڈیویلپمنٹ کی ہوتی ہے، پلاننگ نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا جو ٹارگٹ ہوتا ہے، ڈیویلپمنٹ پلاننگ کا، وہ ڈیویلپمنٹ ہم حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں آج ایک نئی تجویز دوں گا جناب وزیراعلیٰ صاحب! آپ بھی بیٹھے ہیں، آپ ضلع کے لیول پہ ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ گول کی بنیاد پہ وسائل کی ایلوکیشن کریں، مقامی بنیاد پر جو ترجیحات ہیں، ہر ضلع کی اپنی اپنی الگ ہیں، اس پہ بہت بات ہو چکی ہے اس ہاؤس میں، ظاہری بات ہے کہ پشاور کی جو Requirement ہے، میرے کوہستان کی نہیں ہے، ڈی آئی خان کی نہیں ہے، ملاکنڈ کی نہیں ہے، جس چیز کی میرے ضلع کو ضرورت ہے، ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ گول کی بنیاد پہ منصوبہ بندی ہو، اس پہ وسائل کی تخصیص ہو تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ دو سال کے اندر ہم اپنے ٹارگٹس کو

Achieve کر سکتے ہیں۔اس تجویز کے ساتھ میں،اس پورے ہاؤس کے سامنے تجویز کو سامنے رکھتے ہوئے کہ جو اے ڈی پی ہے سر،اس سال ہماری ADP lapse ہونے کا بنیادی نقصان ہمیں یہ ہوا کہ ہماری جو بجٹ سائیکل ہے، وہ آگے گراؤنڈ تک نہیں گئی ہے جس کی وجہ سے ہمارے صوبے میں غربت بڑھی ہے،اس بات کو ماننا پڑے گا۔لہذا ہم نے نئے خطوط پر اس کو، میں اس تجویز کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ یہ یونیفارم،ہر سال پشاور میں بیٹھ کر پورے صوبے کی جو منصوبہ بندی کرتے ہیں ترقیاتی کاموں کی، یہ ہمارے لئے معقول نہیں ہے،اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس پر غور کیا جائے اوراس کے ساتھ ہی اپنی تحریک کو ووٹنگ کیلئے رکھتا ہوں۔

Mr. Speaker: Abdul Karim Khan. (Not present, it lapses). Mr. Muhammad Asmatullah.

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! میں کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں اور وہ اس لئے کہ یہاں ساتھیوں نے بڑے اچھے انداز میں اپنی تجاویز پیش کی ہیں۔جناب والا! یہ ہماری اس اے ڈی پی کی ایک پرانی سکیم ہے ہمارے کوہستان میں 14 Kilometer Road in Kohistan،اس محکمہ پلاننگ کی بے جامداخلت کی وجہ سے وہ کئی سالوں سے اسی طرح پڑی ہوئی ہے۔اس کے کچھ حصے پر کام ہوا ہے، پھر یہاں سے انہوں نے بتایا کہ چونکہ اس پر ERRA روڈ بنا رہا ہے،ایک مفروضہ کرکے اس کو روکا گیا۔پھر کہا گیا کہ اس کا کوئی حصہ غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے سیلاب میں بہہ گیا ہے،دریائے سندھ برد ہوا ہے تو جناب والا!اس قسم کے اعتراضات اٹھا کر ایسے منصوبوں کو پس پشت ڈالنا،ان پہاڑوں میں رہنے والوں کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے کیونکہ سیلاب میں تو بہت سارے روڈز بہہ گئے تھے، کے کے ایچ بھی بہہ گیا تھا، کیا یہ بہانہ بنا کر ہم اس کو التواء کا شکار کر سکتے ہیں حالانکہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہیں، وہ اتنا اہم روڈ ہے کہ وہاں کی ایک چوکی ہے قولئی، یہی روڈ نہ ہونے کی وجہ سے اس چوکی کے لوگ اپنے تھانہ بٹیڑا ر پورٹ درج کرنے کیلئے ان کو تھانہ پالس سے گزرنا پڑتا ہے، پھر تھانہ بٹل سے گزرنا پڑتا ہے، تھانہ دوبیر سے گزرنا پڑتا ہے۔ پھر ڈسٹرکٹ شانگلا میں آنا پڑتا ہے، تھانہ بشام سے گزرنا پڑتا ہے، پھر ڈسٹرکٹ الائی بٹگرام میں آکر تھانہ پزنگ سے گزرنا پڑتا ہے۔ پانچ تھانوں کے چکر لگا کر، دو تین اضلاع کا چکر لگا کر وہ اپنے تھانے میں پہنچتے ہیں۔تو لہذا یہاں بیٹھ کر ائر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر ایسے نامناسب اعتراضات لگا کر اس اہم اور ضروری منصوبہ جات کو پس

پشت ڈالنا، یہ اس محکمے کی ناقص کارکردگی ہے، اس لئے میں نے جو تحریک کٹوتی پیش کی ہے، اس پر میں ووٹنگ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نماز اور کھانے کیلئے وقفہ کرتے ہیں، چار بجے ان شاءاللہ تعالیٰ۔۔۔۔

اراکین: جاری رکھیں، جناب۔

جناب سپیکر: ابھی کافی باقی ہے، ٹائم لگے گا، کم از کم آدھا گھنٹہ لگے گا، آدھا گھنٹہ لگے گا مجھے اور۔ بریک کرتے ہیں جی، چار بجے ان شاءاللہ۔ ایم پی اے صاحبان کیلئے یہاں اس میں انتظام کیا گیا ہے، چار بجے ملیں گے ان شاءاللہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز ظہر اور دوپہر کے کھانے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر، مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker: Mufti Fazal Ghafoor Sahib. (Not present, it lapses). Bitani Sahib, lapsed. Sheeraz Khan, Demand No. 4.

جناب محمد شیراز: ڈیمانڈ نمبر 4، ٹھیک ہے سر۔ جناب سپیکر، میں نے اس میں دو کروڑ کی کٹ موشن لگائی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے، محکمہ منصوبہ بندی نے PK-36 صوابی کو روڈ کی مد میں مکمل نظر انداز کیا ہے، میرا حلقہ بہت ہی پسماندہ ہے۔ کیا اپوزیشن میں ہونے کی وجہ سے میرے حلقے کو نظر انداز کیا گیا ہے اس لئے روڈز، ایریگیشن اور تمام سیکٹر میں میرے حلقے کو نظر انداز کیا گیا ہے، اس وجہ سے میں نے دو کروڑ کی کٹ موشن لگائی ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس پہ ووٹنگ ہو۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ میڈم نگہت یاسمین اورکزئی، اتنا بڑا نام ہے آپ کا ماشاءاللہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ جناب سپیکر، اس پہ بات تو میرے بھائیوں نے اور دوستوں نے بہت زیادہ کرلی ہے کہ ڈیویلپمنٹ اور پلاننگ کا جو یہ محکمہ ہے، یہ تمام محکموں کی ایک ماں ہے کیونکہ یہی سے تمام ترقی اور صوبے کی ترقی تمام یہی سے ہوتی ہے۔ سر، اس کے بارے میں میں صرف ایک بات یہ کہونگی کہ جو پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے منسٹر ہیں کہ:

؎ تیرے انجام سے ہر شخص کو عبرت ہوگی　　　سر اٹھانے کا رعایا کو نہ آئے گا خیال

طبع شاہانہ پہ جو لوگ گراں ہوتے ہیں ہاں انہیں زہر بھرا جام دیا جاتا ہے
تو کہ ناواقف اداب شہنشاہی ہے رقص زنجیر پہن کر بھی کیا جاتا ہے

جناب سپیکر صاحب، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ اس میں ہم پورے صوبے کی بات کرینگے، اس میں جناب سپیکر صاحب! چترال کو Ignore کیا گیا، کوہستان کو Ignore کیا گیا، ڈی آئی خان کو Ignore کیا گیا۔ کرک، ہنگو اور اس جیسے بہت سے علاقے ہیں جن میں بٹگرام ہے، دیر ہے، بونیر ہے یہاں پہ اور میرے جتنے بھی دوست یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے علاقوں کو نظر انداز کیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، جب تک پلاننگ صحیح طور پر نہیں ہو گی اس ڈیپارٹمنٹ میں، وہی میرے ایک دوست نے جو بات کی ہے کہ ائر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر ہم کسی بھی علاقے کی ترقی کا جو ہے تو وہ ہم لوگ ایک میزان نہیں بنا سکتے ہیں تو اس کیلئے جناب سپیکر صاحب! چونکہ ابھی تک آپ پشاور کے روڈز دیکھ لیں، آپ پشاور کی ڈیویلپمنٹ دیکھ لیں تو اس کیلئے ایک سال جو ہے، وہ بہت یعنی لیٹ بھی ہو گیا ہے۔ ابھی یہ دوسرا بجٹ ہے اور اس کیلئے جو بجٹ ہم لوگوں نے مختص کیا ہے تو اس کیلئے میں یہی چاہونگی کہ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے جو لوگ ہیں، جو ڈیپارٹمنٹ ہے، ان کے جو منسٹر ہیں، ان کو چاہیئے کہ تمام ایم پی ایز کو On board لیں اور On board لیکر ان سے مشورہ لیں تاکہ ہر حلقے کو جو ہے اور یہاں یا پھر ایسی لیجسلیشن لیکر یہاں پر آئیں تاکہ کوئی ضلع ناکام نہ ہو اور بے مراد نہ ہو اور ہر ضلع کو اس ضلع کی مناسبت سے، اس کی پسماندگی کی مناسبت سے اس کی ڈیویلپمنٹ ہو کیونکہ کے پی کے آپ کو پتہ ہے کہ جن حالات سے گزر رہا ہے اور ہم حالت جنگ میں ہیں تو جب تک ہم پوری پلاننگ نہیں کرینگے، جب تک ڈیویلپمنٹ کو صحیح طریقے سے پورے صوبے میں نہیں پھیلائیں گے تو جناب سپیکر صاحب! کچھ نہیں ہو سکے گا۔ تو چونکہ اس محکمے کی ناقص کارکردگی ہے تو اس لئے میں اس پہ ووٹنگ کرواؤنگی۔

جناب سپیکر: مسٹر نور سلیم۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ایک بہت ہی اہم ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے کسی بھی حکومت کے اندر اور پلاننگ Base کرتی ہے Thorough analyses and study of that particular issues جو کہ On ground ہوں اور Obviously اس کیلئے Input لی

جاتی ہے، جو Relevant لوگ ہوتے ہیں ان سے Input لی جاتی ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کا جو محکمہ ہمارے صوبے میں ہے، جس طرح مجھ سے پہلے کچھ معزز اراکین نے اس پر بات بھی کی کہ وہ ائر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر، دنیا میں ملکوں نے ترقی اس طرح نہیں کی جس طرح ہم لوگ ترقی کرنے کی طرف بڑھ رہے ہیں یا آپ اس کے شوقین ہیں، جناب سپیکر! ترقی کرنے کیلئے محنت کرنا پڑتی ہے اور محنت ایسی ہوتی ہے کہ جب آپ وہاں جائیں اور اس علاقے کو سٹڈی کریں، وہاں کی Needs کو سٹڈی کریں۔ حیرت کی بات یہ ہے جناب سپیکر! کہ صوبے کا جو پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کا محکمہ ہے، لکی مروت میں لوگ بوند بوند پانی کو ترس رہے ہیں اور وہاں سڑکوں کا منصوبہ بنایا جارہا ہے۔ اس سے پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں کہ جہاں پر پینے کیلئے پانی نہیں ہوگا، وہ عوام سڑک پر کیا کریں گے جو ہے نا، اس سڑک کا کیا فائدہ ہے؟ تو میں پوچھنا چاہونگا محکمے سے اور مجھے بہت زیادہ اعتراض ہے، بہت ہی Poor performance ہے اس محکمے کی، لہذا میں نے محکمے کیلئے جو کٹ موشن دی ہے، اس پہ ووٹنگ کیلئے جو ہے۔ رائے شماری کیلئے کہونگا۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب خلیق صاحب۔

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقی): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر، میں زیادہ ٹائم نہیں لونگا، جتنے ممبران نے کٹ موشنز جمع کی ہیں، وہ سب میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں اور جیسا کہ سکندر خان نے فرمایا کہ ہمارا کٹ موشنز لانے کا مقصد اصلاح ہے نہ کہ فضول میں اعتراض کرنا۔ میں ان سے اس بات پہ Agree کرتا ہوں لیکن گزشتہ سات آٹھ مہینوں میں جب سے میں پارلیمنٹری سیکرٹری ہوں اور پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میں میرا آفس بھی ہے، کسی ممبر نے مجھ سے محکمے کی کارکردگی کے بارے میں نہ پوچھا ہے، نہ کوئی آیا ہے۔ میرے پاس اپوزیشن کے ممبران بھی آتے ہیں، اپنی حکومت کے ممبران بھی آتے ہیں اور ہمیشہ انہوں نے اپنی سکیمز اے ڈی پی میں ڈالنے کیلئے مجھے کہا ہے اور ہمیشہ یہ کہا ہے کہ اگر آپ کی یہ سکیمز جو ہیں، یہ اگر آپ نہیں ڈالو گے تو ہم خفا ہونگے اور ہم نے کوشش کی ہے کہ ان کی کچھ سکیمز ہم اے ڈی پی میں ڈالیں۔ تو میں ان کی جو شکایات ہیں، ان کو ہم مد نظر رکھیں گے اور کوشش

کریںگے کہ اپنے محکمے کی کارکردگی کو مزید بہتر بنائیں۔ میں ان سے یہ گزارش کرونگا کہ یہ اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں اور جو مطالبات زر کی منظوری کی گزارش کی گئی ہے، اس کو منظور کیا جائے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی کون 'رسپانڈ' کریگا؟ اپوزیشن کی طرف سے، انہوں نے ریکویسٹ کی ہے، آپ نے بات سن لی ہے اس کی یہ۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر سر!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! دوئ اووئیل چې که چرې سکیم نه پکښې واچوؤ نو بیا مونږ نه هغه خفه شي۔ اول خو به داسې څه اووایم که څوک ورغلي وي د رې څلور خپل سکیمان هغه به د Need basis د پاره ورغلي وي ځکه چې دا پې اینږدې د Need basis ته ګوري کنه چې Need basis ته نه ګوري، لهذا دا د هاؤس ته Put شي او ووټنګ د پرې وشي۔

جناب سپیکر: جی خلیق صاحب جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقی: ووټنګ به پرې وکړو جی بس۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: آپ نے ریکویسٹ کی ہے، آپ اپنی ریکویسٹ دہرائیں۔

(شور)

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقی: دا جی زه دوئ ته دا ریکویسټ کوم چې واپس د واخلي، که نه وي نو بیا به پرې دغه وکړو۔

جناب سپیکر: آپ نے ریکویسٹ کی ہے۔ جی سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، خبره دا ده ما مخکښې خبره وکړه، مونږ دا کټ موشنز چې راوړې دی، دا د اصلاح د پاره مو راوړې دی، د تنقید برائے تنقید د پاره نه او بنیادی طور باندې لږ پکار دا وه، پارلیمانی سیکرټری صاحب نه لږه زما ګیله دا پیدا شوه چې کوم اعتراضات مونږ اوچت کړل، کم از کم د هغې خو څه لږ ډیر خو مونږ له یو جواب ئے راکړے وے، دا ئے وئیلی وے چې دا

کوم ځائې کښې مونږ اوښودل چې یره دوئ دا خپل بجټ نه زیات خرچ کړے دے چې کم از کم آئنده به دا سې کار نه کیږی، آئنده به مونږ احتیاط کوؤ، آئنده به دا ډیپارټمنټ زیات خرچ نه کوی یا Need basis والا چې کومه خبره شوه کم از کم په هغې باندې ئے یو خبره کړې وے چې بهئ! Need basis طرف ته مونږ ځو نو هغوی خو دغه ونکړو، نو زه دا اپوزیشن لیډر صاحب ته پریږدم چې هغوی د Decide کړی چې په دې باندې څنګه هغوی دغه کوی۔

جناب سپیکر: مولاناصاحب، مولاناصاحب۔

مولانالطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ (تالیاں) جیسا سکندر خان صاحب نے فرمایا کہ ایڈوائزر صاحب تسلی بخش جواب تو دیدیتے اور وہ ایک ریکویسٹ کی بجائے وہ کہتے ہیں کہ ووٹنگ پہ جائیں تو یہ، اور ہماری طرف سے جو پوائنٹس آتے ہیں جناب سپیکر، وہ دراصل اس صوبے کی بہتری کیلئے اور اس سائڈ سے جواب آنا چاہیئے کوئی تسلی بخش کہ اس پہ ضرور، ہم نے نوٹ کیا ہے، ہم اس پہ غور کرینگے اور اس پہ ہم کام کرینگے۔ اگر کہیں کوئی کمی بیشی ہے تو اس کو بھی ہم نوٹ کرتے ہیں تاکہ آئندہ جو ہے ایک چیز ٹھیک چلے۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی خلیق صاحب۔

قائد حزب اختلاف: اور حکومت کا جو ایک سسٹم ہے، اس کو ٹھیک چلنا چاہیئے تو کم از کم وہ کہہ تو دیں کہ ہاں ان شاءاللہ ہم اس کو نوٹ کر رہے ہوتے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی خلیق صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقی: جناب سپیکر! میں نے تو ریکویسٹ کی تھی ان کو اور میں دوبارہ بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، (شور) میرے پاس سر، باقاعدہ ساری جو ہے، وہ لکھی ہوئی ہے، جو کچھ ہے، تفصیل سے میں نے جواب تیار کیا ہے لیکن میں ان کو ریکویسٹ کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: پښتو کښې اووایه، پښتو کښې خپله خبره Explain کړه۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقی: زما د طرف نه دوئ ته ریکویسټ دے چې دوئ د کټ موشنز واپس واخلی جی۔

(شور)

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب! ذرا گزارہ بھی کر لیں۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: پلیز جناب سپیکر! وہ تسلی دیدیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تسلی تو دیدیں نا کہ آپ آئندہ کیلئے کیا کرینگے؟ جی شہرام خان! Explain کریں، شہرام خان بات کر لیں۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: جناب سپیکر! شکریہ جی۔ یہ بالکل انہوں نے بجا فرمایا، سکندر شیرپاؤ صاحب نے بھی، مولانا صاحب نے بھی کہ ان کی جو تجاویز ہیں جو انہوں نے کہا کہ بالکل اصلاح کیلئے دی ہیں، انہوں نے نوٹ بھی کر لی ہیں اور ان کے کہنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ ان شاء اللہ جو کمی ہو گی یا کوئی مطلب 100 فیصد تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی چیز Perfect ہو گی، کہیں پر Room for Improvement ہو گی Definitely کرینگے ان شاءاللہ جی، Need basis پر بھی کرینگے اور Improvement جو ہو گی، وہ ضرور کرینگے ان شاءاللہ جی، کہنے کا مطلب ان کا یہی ہے اور ریکویسٹ Already انہوں نے کر دی ہے کہ وہ ریکویسٹ انکی، وہ ترجمانی کرتی ہے۔

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: جی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ مولانا صاحب نے کٹ موشنز واپس لے لیں۔ Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 4, therefore the question before the House is that Demand No. 4 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes'. and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

(Applause)

جناب سپیکر: جی میڈم! ویسے ہمارے پاس ٹائم۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی مجھے پتہ ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ نے کوئی نیا ایشو نہیں چھیڑنا ہے؟

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں نہیں، کوئی نہیں۔ سر، اسی کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ میرا خیال ہے سیکرٹری صاحب کو ہم سے زیادہ پتہ ہے کہ جو کٹ موشن دے رہا ہوتا ہے، اس کے Behalf پر کوئی ایک بندہ جو ہے وہ واپس نہیں لے سکتا، یہ بندہ خود کہے گا کہ میں نے اپنی کٹ موشن جو ہے، منسٹر صاحب یا ایڈوائزر صاحب یا سپیشل اسسٹنٹ کی ریکویسٹ پر واپس لے لی ہے۔ بہر حال چونکہ میں کٹ موشن کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو اس میں، اس میں سکندر خان نے، سکندر خان نے ہاؤس کے سامنے بات کی ہے کہ ہم سب کے Behalf پر مولانا صاحب، کسی نے اعتراض نہیں کیا اس میں، میں نے Endorse کیا۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں، آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن اس پر یہی ہے کہ ہر بندہ اپنی خود واپس لے گا کیونکہ تیاری ہم لوگوں نے کی ہوتی ہے تو اس وجہ سے ہم کٹ موشنز لیکر آئے ہوتے ہیں۔ تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health and Information Technology, to please move his Demand No. 5.

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 6 کروڑ 13 لاکھ 6 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہرام خان! یہ ایک دفعہ پھر آپ دہرائیں۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 6 کروڑ 13 لاکھ 6 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015 کو ختم ہونے والے سال کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 06 crore 13 lac 06 thousand only, may be granted

to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Information Technology.

Cut motions on Demand No. 5: Madam Aamna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ میں 90ہزار روپے کی کٹوتی پیش کرتی ہوں۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ایک گزارش یہ ہے کہ سب لوگ اپنی Opinion کا اظہار کسی بھی زبان میں کریں لیکن ٹریژری بنچز کی طرف سے اگر اردو میں جواب دیا جائے تو بہت گزارش ہیں یہ۔ بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ninety thousands only. Arbab Akbar Hayat (Not present, it lapses). Syed Jafar Shah.

جناب جعفر شاہ: میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Madam Romana Jalil (Not present, it lapses). Sardar Hussain Chitrali (Not present, it lapses). Sardar Aurangzeb Nalotha (Not present, it lapses). Mr. Sultan Muhammad Khan.

Mr. Sultan Muhammad Khan: I beg to move a cut of rupees one thousand on Demand No. 5.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Saleem Khan (Not present, it lapses). Madam Sobia Shahid.

محترمہ ثوبیہ شاہد: میں دو لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two lac only. Madam Uzma Khan.

Ms.Uzma Khan: I would like to move a cut of five hundred rupees only on Demand No. 5.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Abdul Sattar Khan.

جناب عبدالستار خان: سر! میں ڈیمانڈ نمبر 5 پر ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mufti Said Janan.

مفتی سید جانان: مطالبه زر نمبر 5 باندې جناب سپیکر صاحب، زه د پانچ کروړ کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five crore only. Mr. Muhammad Asmatulllah.

جناب محمد عصمت اللہ: مطالبه زر نمبر 5 باندې زه د چھ روپو د کٹوئی تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees six only. Maulana Mufti Fazal-e-Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: پچاس ہزارروپے کٹ موشن پیش کرتاہوں جناب سپیکر، ڈیمانڈ 5پر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty thousand only. Mr. Mehmood Ahmad Betani.

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر، د پانچ سو روپئ کټ موشن پیش کوم ډیمانډ نمبر 5 باندې۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Muhammad Sheeraz Khan.

جناب محمد شیراز: میں ڈیمانڈ نمبر 5پر ایک کروڑ روپے کی تحریک پیش کرتاہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Mian Zia-ur-Rehman (Not present, it lapses). Mr. Muhammad Rashad Khan (Not presnet, it lapses). Madam Yasmeen Pir Muhammad Khan.

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: زه د یو سل روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Madam Nighat Yasmeen Orakzai.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! یہ تو ایک Clerical mistake ہے۔

جناب سپیکر: 11ارب۔

محترمہ نگہت اورکزئی: ہاں جی، وہی 11 ارب والی جو ہے تو وہ Mistake ہی میں نے کی ہوئی ہے، اتنا بجٹ نہیں ہے جتنا 11 ارب جو ہیں، وہ ایک کروڑ تھے جو Clerical mistake ہے بہر حال جناب سپیکر صاحب، میں کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you, Mr. Noor Saleem Malik.
Mr. Noor Saleem Malik: Mr.Speaker, I beg to move a cut of one thousand rupees on demand No.5.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Madam Aamna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! کافی دعوے کئے گئے تھے، میں اس میں بتانا چاہونگی کہ محکمے نے کوئی خاطر خواہ کارکردگی نہیں دکھائی، بڑے بڑے دعوے کئے جو صفر ثابت ہوئے۔ ایبٹ آباد میں آئی ٹی مرکز کے بننے کے، انفارمیشن ٹیکنالوجی نے اس کے علاوہ کوئی خاطر خواہ کام ایسا نہیں کیا ہے جو دکھائی دے اور مختلف محکموں میں آئی ٹی کا نظام انتہائی ناقص ہے۔ اکثر غلط Data feed کیا ہوتا ہے جو بعد میں دشواری کا باعث بنتا ہے۔ E-Governance کے نام سے منصوبے کا ذکر تھا لیکن ذکر ہی رہا، اس پر کوئی پیشرفت سامنے نظر نہیں آئی ہے۔ تو اس میں میں تو کوئی اتنی زیادہ مطمئن نہیں ہوں، اس محکمے کی کارکردگی کی وجہ سے باقی جو میرے ساتھیوں کی رائے ہوگی، وہ میری رائے ہوگی۔

جناب سپیکر: اوکے، تھینک یو، آپ نے پہلے سے آسانی پیدا کی۔ جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر، ایبٹ آباد والا خبرہ خو میډم وکړه، زما به جی منسټر صاحب ته یو ریکویسټ وی چې د آئی سی ټی دور دے، د انفارمیشن اینډ کمیونیکیشن ټیکنالوجی او دیکښې چې مونږ دا خبره چې زیات بنارونو ته مونږ زور ورکړو جی او کوم رورل ایریاز دی، هغه محرومه پاتې شی نو We are proceeding towards digital divide. او چې Digital divide طرف ته مونږ لاړ شو نو دا به ډیر Dangerous phenomena وی، لکه چې یو سړے پیښور کښې ناست دے نو He knows whatever is happening in Washington a second ago خو چې یو سړے زما په شان په مدین کښې ناست دے نو هغه چې

دري میاشتې پېښور ته راشي نو هله به ورته پته لګي، نو دا به مې دوئ ته مطالبه وي، ډیمانډ وي چې دا شے د زیر غور وساتي چې رورل ایریاز ته هم توجه ورکړے شي۔ مهرباني جي۔

جناب سپیکر: میڈم رومانہ جلیل، اچھا وہ نہیں ہے۔ مسٹر سلطان محمد خان۔

جناب سلطان محمد خان: ډیره مهرباني سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، انفارمیشن ټیکنالوجي یو داسې مد دے چې په نن سبا زمانه کښې د هغې د اهمیت نه هم انکار نشي کیدے او سپیکر صاحب، که د نن نه څه موده مخکښې پورې دا یو لګژري ګنړلې شوه او د یو محدود Percentage او خلق چې کوم دي، هغوی د دې نه فائده اخستله نو اوس هغه خبره نه ده۔ څنګه چې جعفر شاه صاحب اووئیل نو دا اوس یو ضرورت دے او خاصکر که په دې صوبه کښې، که هغه هیلتھ سسټم دے ، که هغه بزنس کوم کیږي، که هغه ګورنمنټ بزنس دے نو دې ټولو ته د یو آئي ټي انفراسټرکچر ډیویلپ کولو ډیر زیات اشد ضرورت دے او چونکه په تیر شوی کال کښې مونږ داسې څه ونه لیدل چې دې اړخ ته څه Steps اخستې شوی وی، په دې باندې څه پریکټیکل کار کړے شوے وي او نه په دې بجټ کښې مونږ داسې څه واؤریدل چې د هغې مونږ دا طمع ساتلې شو چې په صوبه کښې به آئي ټي انفرسټرکچر چې کوم دے ، هغه به د بین الااقوامي دنیا سره د راوستو کوشش کیدے شي او خاصکر چې بیا کوم رورل ایریاز دي، په هغې کښې دا آئي ټيIntroduce کول، دا د ژوند حصه جوړول نو سپیکر صاحب، مونږ دې راروان دا چې اوس کوم بجټ دے ، په دې ډیبیټ وشو او دا کټ موشن راغلے دے نو په دې مونږ څه داسې څه نه دي لیدلي چې د هغې نه مطمئن شو چې واقعي آئي ټي به د راروان کال، په صوبه کښې به د هغې په انفراسټرکچر باندې به څه کار کیږي نو که دغې اړخ باندې منسټر صاحب مونږ ته څه Guidance وکړو او مونږ ئے پرې مطمئن کړو نو د هغې نه پس به بیا، خو بهرحال دې وخت پورې سپیکر صاحب، زه دا خپل کټ موشن دا زه ووټنګ ته ایږدم، په شرط د دې چې د منسټر صاحب خبره واؤرو۔ مهرباني۔

جناب سپیکر: ثوبیہ شاہد۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، بہت مہربانی۔ میں اس محکمے سے بالکل ہی مطمئن نہیں ہوں کیونکہ یہ گورنمنٹ آئی ہے تو اس نے یہی کہا کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور اس میں ہم اتنا کام کرینگے اور ساری قوم کو ہی اس بات کی گارنٹی دی گئی تھی کہ ہم یہ کرینگے وہ کرینگے لیکن کسی بھی سکول میں، کسی بھی جگہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کو نہ عام کر دیا گیا ہے، نہ اس کیلئے کوئی شروعات بھی نہیں کیں، ابھی تک ایک سال گزر گیا، کیونکہ چین کا ایک مقولہ ہے "کہ ہزار میل کے سفر کیلئے ایک قدم اٹھانا چاہیئے" لیکن ابھی تک اس گورنمنٹ نے اور اس محکمے نے ایک قدم بھی نہیں اٹھایا کہ پورے صوبے میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کو عام کیا جائے۔

جناب سپیکر: عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، انفارمیشن ٹیکنالوجی اس دور کا سب سے اہم تقاضا ہے اور میرا خیال ہے کہ جو جماعت برسر اقتدار بیٹھی ہے، اس نے اسی آئی ٹی کو، سوشل میڈیا کو استعمال کر کے ہی اس ایوان میں آنے کیلئے اپنی راہ ہموار کی ہے، پھر اس جماعت کو چاہیئے یہ تھا کہ اسی چیز کو پروجیکٹ کرتے، مزید ان چیزوں کو Enhance کرتے لیکن افسوس جناب سپیکر! کہ ہم مزید آئی ٹی میں کیا، ہم آئی ٹی میں آگے کیا Changes لائینگے جناب سپیکر! جبکہ یہاں کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ آپ دیکھیں تو وہ خود Update نہیں ہے اور جناب سپیکر، اگر ہوم ڈیپارٹمنٹ کی دیکھیں، ہوم ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ اگر آپ کھولنا چاہیں جناب سپیکر، تو وہ نہیں کھلے گی۔ تو جب محکموں کا یہ حال ہے، اب آگے کسی اور کو کیا آئی ٹی کو Access دینگے؟ جناب سپیکر، میں اپنی کٹ موشن کو ووٹنگ کیلئے پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سر، انفارمیشن ٹیکنالوجی کا جو محکمہ ہے، اس کا فنکشن Centralized data processing services ہے۔ گزشتہ بجٹ میں E-Governance کا جو بڑا مطلب ایک وہ رکھا گیا تھا، اس پر ہم بڑے خوش تھے سارے کہ ہونا بھی یہ چاہیئے، آج جدید دور ہے لیکن انفارمیشن ٹیکنالوجی کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے، اس میں ایک سکیم جو گزشتہ حکومت نے رکھی تھی خصوصاً جوانوں کیلئے، طالبعلموں کیلئے لیپ ٹاپ سکیم اور آج کا دور اور آج کی حکومت یقیناً جن کا فوکس یعنی Youth کا اپنا نعرہ ہے، اس میں تمام جو ہماری لیپ ٹاپ سکیم ہے، اس سال اس اے ڈی پی میں وہ نہیں ہے جس کی وجہ سے تقریباً ہماری ساری

Youth مایوس ہے۔ میں دوسری گزارش یہ کروں گا کہ جو Internet facilities ہیں، جو میرے ساتھیوں نے بات کی ہے کہ رورل ایریاز میں خصوصاً جو Backward areas ہیں، اس میں یہ جدید دور کے اس میں ہم رہ رہے ہیں تو یہ اشد ضرورت ہے اور ساتھ ہی میں ایم پی ایز ہاسٹل میں ہمیں جو Internet facilities ہیں، وہ دستیاب نہیں ہیں۔ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ اس میں کم از کم ہمارے ایم پی ایز کو تو یہ سہولت حاصل ہو۔ ان تجاویز کے ساتھ ہی میں اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ۔ مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جي چې دا کوم ملګرو ایک نمبر نه واخلئ سر، تر هغه کسانو پورې چې چا خپلې کټ موشنې Withdraw کړې دی، هغې نه سیوا چې دا کومو ملګرو خبرې وکړې، زه د دوئ تائید کوم او خپل کټ موشن د ووټنګ د پاره پیش کوم، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ خان صاحب۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر، انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت کے مطابق اس کیلئے جو رقم مختص کی گئی ہے، اگر واقعی ہم اس چیز میں مخلص ہیں کہ اس صوبے میں اس ٹیکنالوجی میں ہم آگے بڑھ سکیں تو میرے اندازے کے مطابق یہ رقم اس کیلئے انتہائی کم ہے اور یہ کٹ موشن میں نے اس لئے لائی تھی کہ میں اپنا کوئی View یہاں بیان کروں، اپنا Vision یہاں بیان کروں تو اس حوالے سے میری تجویز یہ ہے کہ اگر ہم کوئی اس میں آگے بڑھنا چاہیں تو صرف صوبائی اسمبلی میں ہم کوئی بڑی سکیم، ہم یہ چھ کروڑ پہ شروع نہیں کر سکتے؟ تو اس حوالے سے میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں اور اس تجویز کے ساتھ کہ اس محکمے کیلئے مزید رقم مختص کی جائے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مولانا مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر، زه یو تجویز راؤړم جي۔ ایجوکیشن منسټر صاحب هم تشریف فرما دے او انفارمیشن ټیکنالوجی والا منسټر صاحب هم

دے ، مونږ سره جی سکولونو کښې کافی تعداد کښې آئی ټی سیکشنز چې کوم دی، په هغې باندې کار شوے دے او هغې ته کمپیوټرز وغیره Provide شوی هم دی خو د هغې سره د ټیچرز ډیره لویه مسئله ده جی۔ نو که دا دوئ دواړه ورونړه په شریکه باندې حل کړی او مونږ ته ایشورنس راکړی په فلور باندې، دا Overall د صوبې مسئله ده جی چې Equipments شته دے ، کمپیوټرز شته دے ، د هغې د پاره ټیچرز چې کوم دی نو مسئله ده۔ زما په خیال باندې چې دغه به دوئ وکړی او نور باقی خو څه وکړو نو واپس به ئے واخلو نو۔

جناب سپیکر: مسٹر محمود احمد بیٹنی۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! زه د شهرام په هغه باندې دا کټ موشن واپس اخلم، د ده مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر محمد شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! میں اپنی کٹ موشن شہرام خان کے حق میں واپس لیتا ہوں جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم یاسمین پیر محمد خان۔

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: سپیکر صاحب! زه به خپل کټ موشن واپس اخلم خو د دې یقین دهانئ سره چې دې اسمبلئ کښې به هم تاسو کمپیوټرائزډ دغه لګوئ چې د وزیرانو او د ایم پی ګانو حاضری ضروری شی۔ زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر نور سلیم ملک۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ دنیا اب گلوبل ولیج میں تبدیل ہو چکی ہے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی اس کا ایک اہم حصہ ہے۔ یقیناً پچھلے سال بھی حکومت نے اس پر کام کرنے کیلئے کہا تھا اور محترم وزیر صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ ایف آئی آر سسٹم جو نیٹ کے اوپر کرنے کا کہا تھا، اس کے اوپر بھی کوئی ایسا خاص کام نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ جو پسماندہ علاقے ہیں جہاں پہ انٹرنیٹ کی سہولت Available

نہیں ہے، Though آپ کا بجٹ بہت کم ہے، میری تو خواہش ہوتی کہ اس سے زیادہ بجٹ کا آپ نے مطالبہ کیا ہوتا، کیونکہ یہ ایک بہت ہی اہم چیز ہے اور اس پہ اگر ہم زیادہ توجہ دیں گے تو یقیناً یہ ملک اور اس کے عوام جو ہیں، ترقی کی طرف جائیں گے۔ مجھے امید ہے کہ شہرام خان بہت قابل آدمی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ وہ یقیناً اس میں بہتری لے کر آئیں گے، جتنے بھی پیسے Available ہیں، ان کو بہتر طریقے سے Utilize کریں گے تو میں اس سلسلے میں اپنی یہ کٹ موشن شہرام خان کیلئے واپس لیتا ہوں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شہرام خان۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)}: مهربانی سپیکر صاحب، مهربانی۔ ټولو ډیر ښه Inputs هم ورکړل او چې چا ورکول، ډیرو پکښې کټ موشنز واپس کړل، د هغوی شکریه ادا کوؤ۔ آئی ټی، اردو میں چلیں بات کر لیتے ہیں سوری۔ آئی ٹی وقت کی ضرورت ہے جی، مطلب ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا Basically ضروری اس وجہ سے ہے کہ آپ کو ساری انفارمیشن With a click of a button ملتی ہیں اور اس کے بغیر ترقی ممکن نہیں ہے۔ آج 'ڈیویلپڈ' دنیا کو اگر آپ دیکھ لیں تو پوری دنیا ٹیکنالوجی پہ جارہی ہے مگر ہمارے ہاں وہی کھاتے، فائلز، رجسٹرز اور اسی وجہ سے بہت ساری مشکلات آتی ہیں تو سارے ممبران کی جو ریکویسٹ تھی، جو انہوں نے بتایا اور E-Governance کے حوالے سے انہوں نے بات کی، بالکل میں کلیئر کر دوں کہ جی E-Governance کی جو بات ہے، وہ ابھی بھی Intact ہے اور اس پہ ہم کام بھی کر رہے ہیں۔ Technology basically is 20 percent, 80 percent, it's a human جو کہ اس کو چلانے والے ہوتے ہیں اور ٹیکنالوجی ہے کو ہم Implement بھی بہت ساری، ایجوکیشن کی اگر میں بات کر لوں اور مولانا غفور صاحب نے جو بات کی ہے کہ ٹیچرز نہیں ہیں تو بالکل آئی ٹی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں 170 جو ٹیچرز ہیں، ان کی Already advertisement کر دی ہے، ان شاءاللہ جلد از جلد ان کی Hiring ہو جائے گی اور وہ Jobs کرنا شروع ہو جائیں گے۔ جہاں تک E-Governance کی بات آپ کر رہے تھے، اس میں Basically مقصد ہمارا یہ ہے کہ Paperless environment ہو، It will take some time کیونکہ سب سے بڑا چیلنج ہمیں یہ ہے جناب سپیکر! کہ Mindset کو چینج

کرنا ہے، ان رجسٹرز کھاتوں سے نکال کے کمپیوٹر پہ لانا۔ ایک تو ہمارے لوگ Computer shy ہیں، دوسرا یہ سمجھتے ہیں کہ کمپیوٹر آنے سے خدانخواستہ پتہ نہیں کیا ہو جائے گا جبکہ ٹیکنالوجی کے آنے سے لوگوں کی زندگیاں آسان ہو جائیں گی، ساری انفارمیشن آپ کو ملیں گی۔ For instance میں یہ کہہ دوں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ایچ ایم آئی ایس ہم Launch کرنے جا رہے ہیں جس پہ Already آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ ہیلتھ کے ساتھ کام کر رہا ہے اور Health Management Information System اس کو کہتے ہیں کہ سارے ڈی ایچ کیوز اور Tertiary level care کے جتنے ہاسپٹلز ہیں، ان کو ہم Automate کرنے جا رہے ہیں ان شاءاللہ اور یہ ایک ایسی چیز ہوگی کہ جس سے یہاں پہ پشاور میں بیٹھے ڈاکٹرز یا یہاں پہ جب وہ ریفر کرتے ہیں تو پتہ چلے گا کہ آپ کی Inventory جتنی ہے، Procurement جتنی ہے، وہ ساری چیزیں آپ کو آن سکرین آئیں گی اور یہ Integrated ہوگی، مطلب ایک دوسرے کے ساتھ کمیونیکیشن ہوگی تو اس کیلئے ہم نے اس کو Intact کیا ہوا ہے، ان شاءاللہ اس کو ہم کر رہے ہیں۔ رورل ایریاز میں آپ بات کر رہے ہیں، پہلے ہمارا یہ تھا کہ ڈیپارٹمنٹس کو Automate کر دیں اور اس پہ ہم زیادہ فوکس کر رہے ہیں، رورل ایریاز میں اگر کوئی بات ہوگی تو اس کو بھی ہم کریں گے لیکن کہنے کا مطلب میرا یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹس کا زیادہ، کیونکہ ٹرانسپرنسی کی بات آتی ہے، Efficiency, accountability کی بات آتی ہے تو اسی وجہ سے ہم اس پہ فوکس کر رہے ہیں کہ سارے ڈیپارٹمنٹس کو Automate کر دیں But that will take some time, step by step ہوگا، اس کیلئے ہم نے اس بار پانچ ڈیپارٹمنٹس کو رکھا ہے جس کو ہم Trial basis پہ کریں گے Paperless environment بنانے میں، اس میں ہم کریں گے ان شاءاللہ۔ بجٹ کے حوالے سے سلطان صاحب نے بھی بڑی اچھی بات کی ہے کہ رورل ایریاز میں، تو ہم اس پہ بھی فوکس کر رہے ہیں اور ایک میں اور بات کہہ دوں کہ IT department with the help of NADRA، اس پورے ہاؤس کو میں بتا دوں کہ Citizen Facilitation Centers بنا رہے ہیں، پہلے تین ہم پشاور میں بنا رہے ہیں، پھر ان شاءاللہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پھر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز اور پھر تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں اس کو لے کے جائیں گے جہاں پہ سروسز ایک چھت کے نیچے سارے Citizens کو ملیں گی۔ یہ جو تکلیف سے

ایک ڈومیسائل کیلئے اور ایک لائسنس کیلئے ان کو جانا پڑتا ہے، وہ جھنجھٹ ختم ہو جائے گی ان شاءاللہ، تو یہ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ کمپنیز جو ہیں، ان کے ساتھ ہم بات کر رہے ہیں، بجٹ میں بھی آیا ہے کہ IT Excellence Centers ہم بنا رہے ہیں جی۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو پورے پاکستان میں نہیں ہے اور یہ Youth کیلئے، Specially ان لوگوں کیلئے جو پورا نالج ان کو ملے اور سرٹیفیکیٹ، جو کورسز وہ کریں، وہ ورلڈ کلاس کورسز ہوں جس طرح مائیکروسافٹ کے کورسز ہیں، سیسکو کے ہیں، یا باقی کمپنیز ہیں، ان کے ساتھ ہماری بات بھی چل رہی ہے کہ وہ آئیں اور ہم بلڈنگ دیں گے، زمین ہم بنا رہے ہیں اور وہ ہمیں اس میں Help out کریں تو ان کے ساتھ ہماری Already بات چل رہی ہے، اس کو بھی اس بجٹ میں ہم نے رکھا ہے جو کہ پورے پاکستان میں کہیں پہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کچھ بھائیوں نے یہ بھی بات کی کہ ڈیویلپمنٹل بجٹ، یہ تو مفتی جانان صاحب نے پانچ کروڑ کا کٹ لگایا ہے، یہ ساری تنخواہیں ہیں اور اگر پانچ کروڑ روپے یہ کٹ لگا دیں تو میرے خیال سے کچھ بچے گا نہیں، تو میری مفتی جانان صاحب سے اور سب سے یہ ریکویسٹ بھی ہو گی کہ ان شاءاللہ جو ہم کرنے جا رہے ہیں، وہ آپ کو نظر بھی آئے گا، اس طرح نہیں ہو گا کہ کوئی ایسی چیز ہو گی خدانخواستہ کسی کو نظر نہ آئے۔ ہاں البتہ یہ ہے کہ میں نے اس ہاؤس میں آپ کو سپیکر صاحب! ریکویسٹ بھی کی تھی اور تھینک یو کہ آپ نے اس کو Honour کیا کہ یہاں پہ کمپیوٹر سسٹم لگایا جائے ہر ممبر کے سامنے تاکہ یہ جو بہت سارے پیپرز جو ضائع ہوتے ہیں، اس کی بچت ہو جائے گی۔ اگر اردو میں ہو، انگریزی میں ہو، پشتو میں، کوئی Language جو جاننا چاہتے ہیں، اس میں پوری انفارمیشن ان کو آئے گی، تو کہیں پہ نہیں ہے اگر خیبر پختونخوا Lead کرے اور اس کو ہم، پورا ہاؤس میرے خیال سے اس سے Agree بھی کرے گا۔ یہ ایک ایسا کام ہے کہ جس سے فائدہ حکومت کو ہو گا، Tax payers کے پیسے بھی بچیں گے اور ممبرز پارلیمنٹس کو آسانی بھی ہو گی۔ تو یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو میرے خیال سے Honour کرنا چاہیئے اور چیف منسٹر صاحب نے بھی یہ کہا تھا کہ اس کو ہونا چاہیئے۔ تو یہ بھی میری ایک ریکویسٹ ہو گی۔ ایم پی ایز ہاسٹل کی بات کی کیونکہ انٹرنیٹ سپیکر صاحب، آپ کو میری ریکویسٹ ہو گی کہ آپ Concerned اس کو کہہ دیں کہ ہاسٹل آپ کے اس میں آتا ہے کہ انٹرنیٹ پی ٹی سی ایل والے لگاتے ہیں اور ان کو اگر کہہ دیا جائے اور میرے خیال سے سب کو انٹرنیٹ لگا دیا جائے، It's a technology

میرے خیال سے سب Use کریں گے تو ایک اچھی بات ہو گی جی۔ (تالیاں) میں آخر میں ریکویسٹ مفتی صاحب اور سارے بھائیوں اور بہنوں، جتنے بھی ہیں، ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر کٹ موشنز واپس لے لی جائیں تو میں شکر گزار رہوں گا جی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ مفتی جانان صاحب، سلطان صاحب، ثوبیہ بی بی۔

جناب سلطان محمد خان: ایم پی ایز ہاسٹل کے بارے میں جی، آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میں وضاحت کرتا ہوں، دیکھئے میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ اس طرح ہے کہ اس کی باقاعدہ ہم نے Recommendation، اس کی Approval ہو چکی ہے اور اس کیلئے جو ٹینڈرنگ پراسیس ہے، فائل اس پر کمپلیٹ ہو چکی ہے اور سی ایم صاحب نے خود اس کیلئے Interest show کی تھی جس میں میرے خیال میں ہم نے ایک آپس میں ڈسکس کیا تھا، تو وہ فائل موو ہو چکی ہے اور اس پہ کام چل رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان شاءاللہ، ابھی سیکرٹری صاحب سے میں نے پوچھا ہے Within two, three months ہم کوشش کریں گے کہ اس کا ٹینڈر پراسیس پورا کرلیں اور دوسرا ایم پی اے ہاسٹل میں بھی میں نے انسٹرکشنز دی ہوئی ہیں، ابھی مجھے سیکرٹری صاحب نے کہا کہ وہ فائل بھی تقریباً وہ ہے تو ان شاءاللہ ہفتہ دس دن میں وہ کمپلیٹ ہونی چاہیئے تاکہ آپ کو وہاں Facility ملے۔ جی سلطان صاحب۔

جناب سلطان محمد خان: سر! میرے خیال میں یہاں پہ ہم اگر کوئی کٹ موشن لاتے ہیں یا کوئی Criticism کرتے ہیں تو وہ صوبے کی بہتری کیلئے کرتے ہیں

And after a very good answer, a very relevant answer from the concerned Minister, I withdraw my cut motion.

(Applause)

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جی که د زړه خبره وکړم کنه، دا دوه منستران دې ټولې اسمبلۍ کښې داسې دی، عاطف صاحب شو او شهرام خان شو، چې دوئ وائي چې مونږ نه کومې کوتاهیانې کیږی، مونږ دا تاسو به ټول د یو بل نشاندهئ کوؤ او ډیر ملګری دلته کښې داسې هم دی چې هغوی ته اووائې چې ستا محکمه کښې دغه دے، هغوی سیخ پا کیږی او غصه کیږی، مطلب دے د ناراضګۍ اظهار کوی۔

زہ د دغه دوؤ د ښه اخلاقو د وجې نه دا خپل کټ موشن واپس اخلم جی، سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! میں اپنی کٹ موشن واپس لے رہی ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: وہ عظمیٰ خان۔آمنہ سردار۔

Ms. Uzma Khan: Sir, in the honour of Mr. Shahram Khan Tarakai, I withdraw my cut motion.

(Applause)

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں اپنی کٹ موشن شہرام خان کی وجہ سے خاص طور پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس لیتی ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 5, therefore, the question before the House is that Demand No. 5 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ د ټولو ادا کوم جی، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Honorable Minister for Revneue, to please move his Demand No. 6.

(Applause)

جناب علی امین خان (وزیر مال واملاک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ تین ارب 92 کروڑ 52 لاکھ 57 ہزار روپے سے

متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری اور املاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 03 billion 92 crore 52 lac 57 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Revenue.

Cut motions on Demand No. 6: Madam Aamna Sardar.

Ms. Amna Sardar: Sir, I beg to move a cut of rupees one lac. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Azam Khan Durrani.

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جی۔ میں پانچ سو روپے کٹ موشن پیش کرتا ہوں مطالبہ زر نمبر 6 پر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Arbab Akbar Hayat. Madam Aneesa Zeb Tahirkheli.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! میں مطالبہ زر نمبر 6 میں مبلغ ایک ہزار روپے کی تخفیف کیلئے تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Raja Faisal Zaman.

Raja Faisal Zaman: Sir, I move a cut of one lac rupees.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Syed Jafar Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: سر! د سل زرہ روپو کٹوتی تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut of one lac rupees on Demand No. 6.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Sardar Hussain Chitrali. Mr. Sardar Hussain Babuk. Mr. Sultan Muhammad Khan.

Mr. Sultan Muhammad Khan: Mr. Speaker, I beg to move a cut of rupees ten thousand on Demand No. 6.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Sardar Farid Ahmad Khan. Syed Muhammad Ali Shah.

سید محمد علی شاہ: سر! زه د دس هزار روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Sardar Aurangzeb Nalotha.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں ایک کروڑ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Mr. Salih Muhammad.

جناب صالح محمد: جناب سپیکر، میں مطالبہ زر نمبر 6 میں صرف دو کروڑ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two crore only. Madam Sobia Khan.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! میں تین لاکھ روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three lac only. Mr. Abdul Sattar Khan.

جناب عبدالستار خان: سر! میں ایک کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Madam Uzma Khan.

محترمہ عظمیٰ خان: سر! میں ایک ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Abdul Karim Khan.

جناب عبدالکریم: سپیکر صاحب، د چار هزار روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four thousand only. Mufti Said Janan.

مفتی سید جانان: مطالبه زر نمبر 6 باندې زه جی د پانچ کروړ د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

جناب سپیکر: زما په خیال باندې هغه بجټ به د ختم کړے وی۔ The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five crore only. Mr. Malik Riaz Khan.

ملک ریاض خان: جناب! زه د پانچ سو روپئ کټ موشن پیش کوم۔ شکریه۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Muhammad Asmatullah.

جناب محمد عصمت اللہ: ډیمانډ نمبر 6 باندې د باره روپو کټ موشن پیش کوم۔

مفتی سید جانان: دا باره روپئ جی نقدې ورته ورکړئ، منسټر صاحب ته مې گزارش دے چې-----

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twelve only. Mr. Mehmood Ahmad Khan Bittani.

جناب محمود احمد خان: د پانچ لاکھ روپئ کټ موشن پیش کوم په ډیمانډ نمبر 6 باندې۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Mr. Munawar Khan Advocate.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر! میں دس ہزار کی کٹوتی کی موشن پیش کرتا ہوں سر۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only.

اوہو، ہوہو۔ اس میں تو اتنے زیادہ ہیں۔ سب سے زیادہ میرے خیال میں اس ڈیپارٹمنٹ میں کٹ موشنز ہیں۔ مسٹر محمد شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: میں ڈیمانڈ نمبر 6 پر تین کروڑ کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three crore only. Mufti Fazal Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: اسی ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں ڈیمانڈ نمبر 6 پر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eighty thousand only. Mian Zia-ur-Rehman (Not present, it lapses). Mr. Muhammad Reshad (Not present, it lapses). Madam Nighat Yasmin Orakzai.

محترمہ نگہت اورکزئی: دو کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two crore only. Mr. Noor Salim Malik.
Mr. Noor Salim Malik: Mr. Speaker, I beg to move a cut of one hundred thousand on Demand No. 6.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Madam Yasmin Pir Muhammad Khan.

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: زہ د اتہ سوؤ روپو کٹ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eight hundred only. Madam Amna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، پچھلے بجٹ میں کہا گیا تھا کہ جتنا بھی ریکارڈ ہو گا، اس کو کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا جس میں انہوں نے چھ ڈسٹرکٹس پہ کہا تھا کہ چھ ڈسٹرکٹس میں ہم عملی طور پر کام کر رہے ہیں۔ مجھے تو اندازہ ہے ہی اس بات کا کہ ایسا میرا خیال ہے ممکن نہیں ہوا کہ ساروں کو کمپیوٹرائزڈ کیا گیا ہو اور یہ کہا گیا تھا کہ عوام کو کمپیوٹرائزڈ دستاویزات کا اجراء ممکن ہو سکے گا، ابھی تک ایسی کوئی چیز سامنے نظر نہیں آئی ہے اور لکھا ہوا ہے کہ صدیوں کا فرسودہ نظام ختم کیا جائے گا، ضرور کیا جانا چاہیئے بھی لیکن اس طریقے سے کہ لوگوں کو بھی پرابلم نہ ہو اور جو وہاں پہ کام کرنے والے لوگ ہیں، ان کو بھی پرابلم نہ ہو، تو اس کو ایک بہتر طریقے سے لیکر چلنا چاہیئے، دونوں فریقوں کو لیکر ساتھ چلنا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اعظم خان درانی۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ آپ کو جناب سپیکر، اندازہ اس چیز سے بھی ہو گا کہ 30 کٹ موشنز آئیں اس کے اوپر، یہ لوگوں کی محبت ہے منسٹر صاحب سے جس محکمے کے یہ منسٹر ہیں، اس کے ساتھ ان اراکین اسمبلی اور غریب عوام کا واسطہ پڑتا ہے جس کے پاس ایک مرلے کی زمین ہوتی ہے، وہ پٹواری کا محتاج ہوتا ہے لیکن جناب سپیکر! اگر پٹواری چاہے تو بندے کو اتنا تنگ کر سکتا ہے کہ وہ کہہ دیں گے کہ میں اپنی زمین نہیں مانگتا، مجھے چھوڑ دو خدا کیلئے۔ اب یہ دیکھیں کہ پٹواری ہڑتال پہ ہیں، ہم نے یہ سوچا تھا، اس گورنمنٹ نے کہ ہم ریلیف دیں گے۔ جناب سپیکر، پٹواریوں کو حلقے بھجوایا گیا، پہلے ایک چھت کے تلے تھے، پٹواری بھی تھا، قانون گو بھی تھا اور اس کے ساتھ تحصیلدار بھی تھا۔ اگر ایک بندہ ایک روز چلا جاتا تو

اس کاڈومیسائل یا کوئی اور فرد جائیداد کیلئے جو کچھ اس نے پوچھنا تھا، وہ اس کو حاصل ہو جاتا لیکن جناب سپیکر، وہ ایک دن کا کام اب دس دن میں ہوتا ہے اس لئے جناب سپیکر! ایک تو یہ۔ دوسرا جو یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ بنائیں گے، اس لئے جناب سپیکر! میں اس پر کٹ موشن پیش کرتا ہوں پانچ سو روپے کی اور ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں ووٹنگ کیلئے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ میں نے اس سے پہلے جتنے بھی مطالبات زر ہیں، اس میں کوئی کٹ موشن نہیں موو کیا اس سے پہلے، کیونکہ میں نے صرف چند مخصوص شعبہ جات کو چنا اور علی امین گنڈاپور صاحب بالکل بھائیوں کی طرح ہے، I have a lot of respect for him، بہت کوشش بھی کر رہے ہیں لیکن جو محکمہ ہے ریونیو کا، اس حوالے سے میں کہوں گی کہ اس وقت تین ارب 92 کروڑ 52 لاکھ 57 ہزار کا مطالبہ زر پیش کیا گیا ہے۔ میری بہن نے بھی یہ پوائنٹ آؤٹ کیا لیکن میں یہ بتاؤں کہ پچھلی دفعہ جب پہلا بجٹ آیا تو اس وقت ہم بھی ان نشستوں پر بیٹھے تھے، یہ Claim کیا گیا اور یہ کہ کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا اور Minimum shortest possible time میں لیکن جناب، افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس محکمے کے اندر ایک بہت بڑا مافیا ہے، اگلے سال بھی ان شاء اللہ تعالیٰ خدا زندگی دے کیونکہ اگلے پل کا نہیں پتہ لیکن زندگی رہی تو آپ دیکھیں گے کہ یہ کمپیوٹرائزیشن والا پراجیکٹ کسی سرے پہ نہیں پہنچا ہے۔ میں نے اس میں صرف Token deduction کی بات کی ہے کیونکہ یہ Symbolic ہوتے ہیں، نہ ہی آج تک کبھی کوئی ایسی کٹ موشن ہوئی ہے جس کی وجہ سے کوئی مطالبہ زر Refuse ہوا ہے لیکن صرف اس Protest میں کہ یہ ایک وارننگ یا یہ اس کو Reiteration آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں وہ کہوں کہ اس وقت اشد ضروری ہے کیونکہ تمام برائیوں کی جڑ اس چیز میں ہے۔ اگر ایک دفعہ صحیح طریقے سے یہ کمپیوٹرائزڈ ہو جائے سسٹم تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ جو مسئلے ہیں، آپ کو یہ بھی بتاؤں جناب سپیکر کہ سب معاشرے کی بنیادی جو مسائل ہیں اور بے انصافی کی اگر جڑ ہے تو وہ بھی اس محکمہ مال سے شروع ہوتی ہیں۔ جہاں پہ زمین کا جو جتنا بھی ایک فساد ہے یا جو اس وقت معاشرے میں جو ایک مسائل ہیں، زمین کے حوالے سے وہ یہاں سے ہر جگہ ہر گاؤں میں۔ تو میں تو اس لئے

افسوس، مجھے افسوس ہوتا ہے کہ آج تک انہوں نے، محکمے نے اس کمپیوٹرائزیشن اور بہت پائلٹ پراجیکٹ، بہت وہ دیئے، چھ ڈسٹرکٹس اس سے پہلے، لیکن کوئی وجہ نظر نہیں آتی سامنے۔ I am sure کہ منسٹر صاحب ضرور بتائیں گے کیونکہ میں نے ان سے سنا ہے کہ اس دفعہ پھر بجٹ سپیچ میں ہے کہ اس دفعہ کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔ دوسرا جناب سپیکر، اس وقت آپ جانتے ہیں کہ انجمن پٹواریان اور قانون گویان جو ہیں، وہ پورے صوبے میں قلم چھوڑ ہڑتال پہ ہیں، انکے بہت Genuine مسائل ہیں۔ جو Colonial period کے ریٹس ہیں، وہ انکے اوپر آج بھی لاگو ہیں۔ آپ کو یہ سن کے افسوس ہوگا کہ اس وقت انکے جو الاؤنسز ہیں یا جو انکو ملتا ہے مشاہر، وہ ایسا ہے کہ شاید وہ رقوم مارکیٹ میں بھی نہیں ہیں، وہ پیسے جو ہیں، وہ بھی شاید اب تو استعمال نہیں ہوتے۔ بنیادی طور پر حکومت نے پانچ سو روپے سٹیشنری الاؤنس کا بڑھا کے یہ Impression دیا کہ جیسے انہوں نے انکو Restructured کر دیا، A revenue officer is the first step of the entire government structure، یہ ہر دیہات میں، ہر پٹوار سرکل میں آپ کا پہلا بنیادی افسر ہے اور حالات یہ ہیں جناب سپیکر! کہ آج 24، انگریز کے زمانے میں 24 گھنٹے کی ڈیوٹی تھی پٹواری کی، لیکن صرف گرداوری اور جمعبندی کیلئے، آج کا پٹواری تمام کام محکمہ ریونیو کے، کوئی اگر قدرتی آفات آئیں، کوئی اگر الیکشن سے Related آپکی حلقہ بندیاں آئیں یا پھر Even جو آپ کے پولیو ڈراپس بھی پلانے کیلئے یا جو متفرقہ جتنی بھی ڈیوٹیز ہیں، وہ بھی آپ کے ریونیو آفیسر انجام دے رہے ہیں۔ اصولاً حکومت کو چاہیئے اور یہ اتنا بڑا بجٹ ہے کہ یہ پٹواری کو Basic scale 14 اور گرداور کو 15، نائب تحصیلدار کو 16 اور تحصیلدار کو 17 گریڈ دیں اور جب آپ نے اتنی اپ گریڈیشنز بھی کیں، تو کیا وجہ ہے کہ محکمہ مال میں آپ انکو نہیں کر رہے؟ ان کی جتنی بھی جو جائز وہ ہیں، آپ ایک پٹواری سے یہ Expect کرتے ہیں کہ وہ جائے گا اور جا کے شہادتیں دے لیکن اپنے خرچے پہ، تو ظاہر ہے اس نے تو خرچہ نکالنا ہے، آپ تو اسکو نہیں دے رہے ہیں، آپ اسکو پی او ایل نہیں دے رہے تو یہاں سے یہ ساری بنیاد ہے اور یہ We believe that the government should have taken stock of this situation and they should have already, the Minister and the entire department should have come up with concrete steps تاکہ وہ ان مسائل کو حل کریں۔ پھر سب سے اہم چیز ہے جناب سپیکر! کہ آج بھی اسکی ناقص کارکردگی میں، بے شک جتنا بھی

ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کہیں، جتنا بھی حکومتی پارٹی یہ سب Claim کریں، یہ آپ جتنا بھی Claim کرینگے، یہ جب باہر عوام تک پہنچتی ہے توانکو یہ مضحکہ خیز لگتی ہے، آج بھی جو بھی جا کے کوئی انتقال کرتا ہے تواب تو وہ سرٹیفیکیٹ جس کو آپ نے جس کیلئے لازمی قرار دیا اسکی بھی علیحدہ فیس ہے اور ہم کہتے ہیں سارا دن کہ جی بالکل ہم نے پٹواری کلچر کو ختم کر دیا، کوئی پٹواری کلچر ختم نہیں ہے، اس بیچارے کو تو آپ نے اور مسائل میں دبا دیا لیکن اس سے عوام جو ہیں وہ Directly affect ہو رہے ہیں۔ تو For that reason میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس محکمے سے ایک ہزار روپے کی ہر حالت میں کٹوتی کرنی چاہیئے اور یہی امید ہے کہ میرے ساتھ میرے ٹریژری بنچز کے بھی سارے ساتھی جن کے دلوں میں عوام کا درد ہے، وہ سارے اٹھیں گے اور اس کٹوتی کو سپورٹ کرینگے۔

جناب سپیکر: شکریہ، ماشاءاللہ آپ نے اچھی۔ فیصل زمان صاحب، راجہ فیصل زمان۔

راجہ فیصل زمان: سر! اس میں پہلے تو ڈیپارٹمنٹ کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ انہوں نے جو پچھلے اہداف رکھے تھے، وہ اس ڈیپارٹمنٹ نے Achieve کئے ہیں یا نہیں؟ نمبر دو، اگر ڈیپارٹمنٹ جنوری میں سیلریز بڑھاتا ہے تو ہڑتال اب کیوں آکر ہوتی ہے۔ آپ نے انکے جا کے Grievances سنے ہیں۔ اگر جائز ہیں، میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں کہا تھا کہ اگر کسی کا جائز مطالبہ ہے تو اسکو حل کیا جائے اور آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے خلاف انٹی کرپشن والے کیسز بنا رہے ہیں، آپ کو چیک کرنا چاہیئے کہ اگر کسی نے غلط کام کیا ہے تو اسے سزا ملنی چاہیئے لیکن اگر کسی کے خلاف بے گناہ پرچہ کاٹا ہے تو اس میں کم از کم آپ کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کو تو Defend کرنا چاہیئے۔ یہ بات کہنی ہے کہ فرد آج کل کے دور میں ایک روپے پہ بنتا ہے اور عکس 50 پیسے پہ بنتا ہے، وہ یہ ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ہمیں ان چیزوں کی رقم کو بڑھایا جائے اور یقین کریں کہ آپ کے مال خانے آپ جا کر دیکھیں سر، ریکارڈ رکھنے کی جگہ نہیں ہے سر، اور ڈی سی صاحب فیکٹری کے لوگوں کی منت کر کے ان سے فنڈ اکٹھا کر کے انکے مال خانے کے ریکارڈ بنانے کیلئے پیسے لیکر اس ریکارڈ کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے، تو یہ ہمارے ڈسٹرکٹ کے حالات ہیں۔ دوسری بات یہ میں کہنا چاہتا ہوں، اس میں کوئی شک نہیں کہ کمپیوٹرائزڈ یہ کرینگے لیکن آپ کا پورا صوبہ Jam ہے سر، کسی بندے کو نہ کوئی فرد مل رہا ہے، کسی بندے کو اپنے انتقالات کے حوالے سے کوئی مسئلہ ہے، وہ نہیں، اب سب لوگ رجسٹریوں کی طرف جا رہے ہیں۔

یہ میں نہیں سمجھتا کہ اس مسئلے کو حل کیا جاسکتا ہے لیکن اسکو ایک پرسنل نہ لیا جائے بلکہ اسکو عوامی طور پہ اور میں یہ کہتا ہوں Back foot پہ نہیں Front foot پہ جاکے اس ایشو کا کچھ Solution ہو اور اس Solution میں اب Back foot نہ رہیں Front foot پہ رہ کے فیصلے کریں اور جائز مطالبات کو ضرور مانیں اور ناجائز مطالبہ کسی کا نہ مانیں۔ میں یہ اپنے بھائی کو ریکویسٹ کرونگا کہ ان کے جائز مطالبات کو مانا جائے اور ہم آپ کے پاس آکر کبھی کسی پٹواری کی سفارش نہ کرتے ہیں اور نہ کرینگے، جب بھی آئیں گے، آپ کو حق کیلئے کہیں گے اور غلط کام کیلئے ہم آپ کو کبھی بھی نہیں کہیں گے اور اس لئے ہم آپ کو کہتے ہیں کہ آپ نے ایک دفعہ اس چیز کو ختم کیا ہے لیکن آپ نے جو پٹواریوں کے ساتھ Race لگادی ہے، یہ میں آپ کو صحیح بتارہا ہوں، اب پٹواری منسٹر کو ملنا نہیں چاہتے، وہ کہتے ہیں کہ ہم سی ایم کو ملنا چاہتے ہیں، یہ حالات آپ کے بن گئے ہیں۔ میں سپیکر صاحب، آپ کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں اور آپکے ضلع میں بھی یہ ہو گا، یہ پورے میرے خیال میں 25 ڈسٹرکٹس میں ہو گا شاید اور بھائیوں کے ساتھ بھی یہ مسئلہ چل رہا ہے تو میں نے اس لئے کٹوتی کی تحریک پیش کی۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ ایک تو میڈم نے اور راجہ صاحب نے بات کی تو میں اسکو Repeat نہیں کرنا چاہتا، ایک دو چیزوں کی طرف میں منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ ہم نے یہ Commitment کرنی ہے اور انہوں نے ایشورنس دینی ہے آن دی فلور آف دی اسمبلی کہ ہم اس سیکٹر کو Completely depoliticized کریں، تب جاکے یہ چیز ممکن ہے کہ ہم اس مافیا کے، جو جائز اور ناجائز جتنی بھی چیزیں ہیں، ہم اس چکر میں نہیں آئیں گے۔ دوسری بات یہ کہ دو چیزوں کی ایشورنس مجھے چاہیئے۔ پچھلے سال بھی میرے خیال میں بجٹ میں اس کیلئے Amount رکھی گئی تھی، ایلوکیشن ہوئی تھی، تحصیل کمپلیکسز جہاں پہ نئی تحصیلیں بنی ہیں مختلف ڈسٹرکٹس میں، تو اس پہ ابھی تک کام مطلب ہے Slow جارہا ہے اور ایک اور چیز جو تھی کہ زمینوں کی قیمتوں کا تعین ہے، سرکاری بلڈنگز کیلئے، یہ بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے Throughout the Province اور سکولز کیلئے بھی ابھی تک، Free تو لوگ نہیں دے سکتے جو سرکاری ریٹ ہے تو وہ اتنا کم ہے کہ It is ten time less than the market

price۔ تو یہ میری گزارش ہو گی کہ اس چیز کو بہت ہی سنجیدگی کے ساتھ اس پہ غور کریں۔ میں اپنے حلقے کی مثال دیدوں، مجھ سے دو ہائر سیکنڈری سکولز اس لئے دوسرے حلقوں میں چلے گئے کہ وہاں کوئی زمین اس Cost پہ دینے کیلئے تیار نہیں تھا، تو یہی میں ان سے اور ایک اور چیز کہ یہ جو پٹوار خانوں کی تعمیر ہے، میں اپنے حلقے کی مثال دیدوں تو وہ پٹوار خانہ پچھلے چار سال سے جناب سپیکر، پینڈنگ پڑا ہوا ہے اور 60 لاکھ روپے وہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ پڑے ہیں۔ تو ذرا اس میں بھی تیزی دکھائی جائے تاکہ یہ کام کمپلیٹ ہو۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب سکندر حیات صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر، زه ستاسو مشکور یم چې تاسو ما له موقع راکړه په ریونیو ډیپارټمنټ باندې د خبرو کولو د پاره۔ جناب سپیکر، دا داسې یو ډیپارټمنټ دے چې زما خیال دے هر اسمبلۍ کښې او تقریباً هر بجټ کښې په دې ډیپارټمنټ باندې ضرور خبره کیږی او دې سره چونکه د خلقو د روزانه واسطه پریوځی او مشکلات هم ډیر زیات دی، مشکلات دواړو اړخه باندې دی۔ جناب سپیکر، د خلقو سره چې بعضې کوم ځائې کوم زیاتے کیږی، کوم دغه کیږی، کوم ځائې کښې کرپشن کیږی، هغه په خپل ځائې باندې د هغې یو خپل Negative impact دے، د هغې خپل یو دغه دے او بل خوا ته چې وګورو نو د پټواریانو یا د هغوی هم چې کوم ډیمانډز بعضې مخامخ راځی نو هغه هم بعضې Genuine دی، نو دیکښې دواړو اړخو باندې ضرورت دے چې د هغوی هم کوم Genuine demands دی او نور چې د پبلک کوم دغه دے چې هغوی ته ریلیف ملاؤ شی۔ اوسه پورې جناب سپیکر، مونږ دا ډیر د دې حکومت نه واؤریدل چې یره مونږ ډیره زیاته توجه ورکړې ده او دا پټوارخانه به مونږ ټهیک کوؤ او مونږ به دا کوؤ خو جناب سپیکر، که په Real دغه کښې وګورئ، When you go to actual truth of the matter نو هغه لحاظ سره څه فرق چا محسوس کړے نه دے بلکه اکثر چې کوم خلق راځی او کوم دغه کیږی نو دا خبره کیږی چې یره ستاسو کوم اقدامات چې دی، د هغې سره یو بل لهر آف کرپشن چې دے هغه Add شو، کم نه شو۔ جناب سپیکر! دې حده پورې مونږ اؤریدلی دی، کتلی هم دی چې تاسو که انتقال له ورشئ، نور درته به وائی چې یره مخې ته دا لیکلی راکړه چې بهئ ستا نه هیڅ قسم څه نه دی اخستلی شوی، ستا نه به سټیمپ پیپر

واخلی او د هغې نه پس به درته وائی چې ښه ټهیک ده نور، بیا چې زما څه فیس دے او څه دغه دے، هغه قسم دغه کیږی او دا جناب سپیکر، زما لکه، زه نه په منسټر صاحب باندې، په دې باندې څه دغه، هغه لحاظ سره ډائریکټ څه دغه کول غواړم یا څه دغه، دا یو Genuine خبره زه کوم چې کوم Realistic دغه دے۔ دې حده پورې مونږ دغه کړی دی چې شروع کښې چې پریشر ډیویلپ شو نو هغې کښې به بیا In kind خبرې کیدلې چې In kind څیزونه به غوښتلی کیدل او دا هغه شان دغه روان وو، نو دیکښې هغه لحاظ سره فرق نه دے راغلے۔ جناب سپیکر، کوم ځائې کښې چې د کمپیوټرائزیشن خبره ده، ما ته یاد شی چې سراج صاحب ما ته یو خبره کړې وه، کیدے شی چې سراج صاحب ته هم یاده وی چې علی امین راغے او دوئ اووئیل چې یره *میں آپ کو تین مہینے میں یہ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرکے دکھاؤنگا*، نو سراج صاحب اووئیل چې یره دا که په پینځو کالو کښې وشی کنه نو ډیره لویه خبره به وی او دا جناب سپیکر! هغه لحاظ سره Realistic او دغه مونږ ته خبره کول پکار دی چې هغه دغه وشی، چې کوم اعلان کوؤ چې هغه کم از کم بیا سر ته رسیدے شی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، دې سره سره، چونکه د دې محکمې سره د ډپټی کمشنر هم دغه راځی نو زمونږ دا یو ګیله ده، دلته کښې زمونږ بخت بیدار خان ناست دے، هغه بار بار دلته کړې وه چې د دریو میاشتو پورې د هغوی د ضلعې ډپټی کمشنر موجود نه وو، ګو هغه لحاظ سره خو ایډمنسټریشن سره راځی خو چونکه د هغوی ډیمانډ او د هغوی دغه دے چې هغه د دې محکمې په ذریعه کیږی نو دا هم مونږ دلته نوټ کول غواړو چې کم از کم دا کوم ایډمنسټریټیو پوسټ وی، کوم دغه دی، دا دا سې خالی نه دی پاتې کیدل پکار۔ ورسره ورسره جناب سپیکر، زه یو دا د 25 اپریل 2014 د 'ډان' اخبار یو خبر دے جناب سپیکر، Political indolence behind Nowshera DC office او دیکښې دا دغه شوے دے چې سیاسی بنیادونو باندې پوسټونه Create شوی دی او هغې کښې د فنانس نه SNEs approve شوی دی او هغه بیا هغه شان کسان لګولی شوی دی او زه چې دلته کښې پیج نمبر 330 ته لاړ شم جناب سپیکر، نو دیکښې ښکاری چې سرپلس سټاف د پاره دوئ ایلوکیشن هم کړے دے او دغه هم کړے دے۔ نو دا خبره دلته کښې واقعی دغه کیږی چې څه

110 پوسټونه د ډی سی په آفس کښې Create کړے شوی دی جناب سپیکر۔ نو یو طرف ته جناب سپیکر، مونږ دا دغه کوؤ چې یره هیڅ قسم Political influence نه استعمالیږی او مونږ ډیر Transparent او ډیر Free manner کښې دغه کوؤ او بل خوا ته دا سې قسمه خبره چې مخامخ راځی جناب سپیکر، نو دا د حکومت هغه ټولې دعوې چې دی، دې خبرو سره غلطې ثابتیږی جناب سپیکر۔ زه صرف دومره وئیل غواړم، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سلطان محمد خان۔

جناب سلطان محمد خان: تهینک یو سر، نه ما وئیل که تاسو بریک اخستل غواړئ نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه بریک نه ورکول غواړو، نه ما وئیل چې سکندر خان پسې د څوک، ستاسو نمبر دے که څوک۔۔۔۔

جناب سلطان محمد خان: لږ دوه درې به نوې خبرې کول غواړو۔

جناب سپیکر: بس مختصر۔

جناب سلطان محمد خان: ستاسو ریکویسټ دے۔ سپیکر صاحب، په دې باندې ریونیو ډیپارټمنټ چې کوم دے، د هغې د Importance نه څه انکار نشی کیدے۔ بل Pre-partition چې کله دا ریونیو سسټم جوړ شوے دے نو هغه تر اوسه پورې، د نن ورځې پورې راروان دے او اصلی خبره دا ده چې په میرټ باندې دلته خبره کول غواړی، نه چې مونږ هسې یا منسټر صاحب باندې څه Criticism وکړو، په میرټ باندې به خبره وکړو۔ دا ډیپارټمنټ چې کوم دے نو په دیکښې څه دوه Prong strategy پکار وه سپیکر صاحب، یو خو Dynamic strategy پکار وه چې د دې ډیپارټمنټ دا چې کوم پرابلمز ستاسو مخې ته On the floor of the House راغلل، نو د دغې حل کولو د پاره څه جدید او Dynamic طریقې سره مخکښې تلل پکار وو۔ دویمه خبره دا ده چې کوم Existing system دے نو چونکه زمونږ ټول Edifice چې کوم جوړ دے نو هغه هم په دې Existing system جوړ دے، نو په دیکښې هم داسې ردوبدل کول چې د هغې بیا مونږ سره بل اړخ ته Alternative system رانشی او هغه الټا خلقو د پاره یو مصیبت جوړ

شی او د دې دوۀ Prompt approach نه علاوه یو دریم فیکٹر په دیکښې دا
دے چې د ریونیو سټاف چې کوم دے سپیکر صاحب، نو زه به دا اووایم چې په
دې به مسئلې نه حل کیږی چې مونږ اووایو چې مونږ به څوک د ونو نه زوړند کړو
او چې چا داسې وکړل نو مونږ به ورسره بیا داسې خبره کوؤ، په دې باندې دا
مسئلې نه حل کیږی، مسئله به هله کیږی چې مونږ ته دوئ یو پروګرام اوښائی،
بیا درې میاشتې نه چې په دیرش کالو کښې هم زما په خیال دیکښې څه چینج
نشی راتلے۔ مونږه په دې یو کال کښې د دې ډیپارټمنټ د اړخ نه داسې څه ونه
لیدل چې مونږ دا Feel کړو چې چینج راوستل خو لرې خبره ده، چینج راوستو ته
هغه لاره سمیدل چې کوم دی یا په یوه لاره روانیدل، هغه هم لا تر اوسه پورې
مونږ نه وینو، نه په دې راروان بجټ کښې مونږ ته داسې څه ښکاری چې راروان
کال به داسې څه Steps اوچتیږی۔ سپیکر صاحب، دا کټ موشن ما داخل کړے
دے او دا پوائنټس ما رااوچت کړل، مونږ دا طمع ساتو چې منسټر صاحب به دلته
داسې ایشورنس او داسې Practical steps به اناؤنس کوی او مونږ ته به ئے
ښائی۔ تر څو پورې چې پرې نه یو مطمئن نو سپیکر صاحب، I insist my cut
motion and ووټنګ د پاره ئے زه هاؤس ته پیش کوم جی۔

جناب سپیکر: سید محمد علی شاہ باچا۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ جو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کیلئے چھ ضلعوں کا انتخاب کیا گیا تھا، ان میں ایک ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد بھی تھا۔ تو میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ان سے پہلے ایک سال غالباً کہ ڈیڑھ سال پہلے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ کا سسٹم شروع ہوا تھا لیکن ابھی تک خاطر خواہ ریزلٹ اس کا نہیں نکلا، تو میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب آپ خود بھی اور ایس ایم بی آر صاحب بھی، جن جن ضلعوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا فیصلہ کیا تو ان کا آپ وزٹ کر لیں اور جا کے دیکھ لیں کہ اس کا کدھر تک وہ کام پہنچا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تک وہ ریزلٹ آنا چاہیئے تھا تو اس عرصے میں ابھی تک وہ ریزلٹ نہیں آیا اور دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب! کہ پٹواری اپنے حلقوں میں نہیں بیٹھتے ہیں بلکہ شہروں میں آکر بیٹھتے ہیں اور جو لوگ فرد کیلئے یا Domicile attest کرانے کیلئے جو بندہ آتا ہے ان سے، تو وہ کم از کم دو تین ہزار روپیہ کرایہ خرچ کر کے آتے ہیں۔ تو منسٹر

صاحب تمام پٹواریوں کو اپنے اپنے جو ان کے موضع جات ہیں، ان میں بیٹھنے کا حکم صادر فرمائیں اور ساتھ پٹوار خانے، میرے علاقے میں سر! دو تین پٹوار خانے بنے ہوئے ہیں، اگر آپ ان کو جا کر دیکھیں تو اینٹیں بھی ان کی اٹھا کر لے گئے ہیں، یعنی اتنی غفلت برتی گئی ہے۔ تو ہر حلقے کے اندر، پٹوار حلقے کے اندر پٹوار خانے بھی منسٹر صاحب تعمیر کروائیں۔ پٹواریوں کی ہڑتال اور احتجاج، جو کافی دنوں سے پٹواری ہڑتال میں ہیں، احتجاج کر رہے ہیں تو منسٹر صاحب ایک کمیٹی تشکیل دیدیں، ممبران کی کمیٹی تشکیل دیدیں، خود بھی اس کی سربراہی کریں اور ان کے مسائل سنیں۔ اگر ان کے جائز مسائل ہوں تو ان کو حل کریں اور جو لوگوں کو تکلیف ہے، انتقالات کو درج کروانے کی اور ڈومیسائل وغیرہ کی تو عوام کی تکلیف کے اوپر نظر رکھی جائے اور اس مسئلے کو فوری طور پر حل کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ صحیح بات ہے، میں بھی تھک گیا ہوں۔ صالح محمد صاحب۔

جناب صالح محمد: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ جو تین ارب 92 کروڑ 52 لاکھ 57 ہزار کا جو بجٹ اس دفعہ رکھا گیا ہے، پچھلے بجٹ میں جو چھ اضلاع کی بات ہوئی تھی کمپیوٹرائزیشن کیلئے تو ہم بڑے خوش تھے، صوبے کے عوام بڑے خوش تھے کہ اگلے سال کچھ اور اس کا دائرہ وسیع ہوتا جائیگا لیکن جناب سپیکر، آج عوام کے چھوٹے چھوٹے مسائل مقدمات سالہا سال محکمہ مال کے حکام کے پاس پڑے رہتے ہیں، عام شہری زیادہ تر اسی محکمہ سے متاثر ہوتا ہے اور جناب سپیکر، آج کا عالم یہ ہے کہ پٹوری، گرداور سارے سڑکوں پر ہیں احتجاجاً، کیونکہ وہ پٹوار خانے آج بند ہیں، لوگوں کو ایک بہت بڑی پریشانی کا سامنا ہے اور کچھ ان کے جائز مطالبات جو کہ 60/60، 80/80 کلومیٹر کے فاصلے پر جب جاتے ہیں، وہاں پر وہ اپنی جیب سے کرایہ بھی دیتے ہیں، وہاں پر جو لوگ ان کے پاس جاتے ہیں، ان کو چائے بھی پلاتے ہیں، تو اگر اسی تنخواہ پر جو ان کا مطالبہ ہے، میں کہتا ہوں کہ اگر ان کا، یہ ہم اس کو خود غلط کام پر مجبور کرتے ہیں کہ اگر وہی تنخواہ وہ چائے پر اور کرایوں پر لگائیں تو وہ گھر میں اپنے بچوں کیلئے کیا کرینگے؟ جناب سپیکر، اگر ان کے جائز مطالبات حل ہو جائیں، ایک پلیٹ فارم پر ان کو بٹھا دیا جائے اور ان کے ساتھ مذاکرات کئے جائیں تو یہ جو پریشانی ہے آج کل عوام کو، تقریباً اس کا خاتمہ ہو جائیگا اور اس کے ساتھ ہی میں اپنی کٹوتی کی تحریک ووٹنگ کیلئے پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، زه کیدے شی ډیرې خبرې ونکړم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

مفتی سید جانان: خو دا داسې محکمه ده چې زمیندارو کښې مشهوره ده چې چرته پټواری روان وو، نو پټواری نه قلم ترینه پریوتلو، بیا زمیندار ورته اووئیل چې پټواری کاکا چاړه درنه پریوته، هغه چې وروستو کتلی دی قلم وو، نو هغه ورته وئیل چې دا خو قلم دے، ورته ئے وئیل چې ستا لاس کښې خو قلم دے خو زمونږ د پاره خو چاړه ده کنه۔ دا جناب سپیکر صاحب، داسې محکمه ده چې دا د دغې محکمې قلم هم چاړه ده۔ جناب سپیکر صاحب، زه تاسو ته صرف دوه خبرې کول غواړم، اولنئ خبره دا ده چې دغه صوبه کښې به ډیرو ځایونو کښې به تاسو لیدلی وی، سرکاری املاک، خاصکر دې لنک روډ باندې یو پمپ دے یا هوټل دے څه شے جوړیږی، ورباندې ئے لیکلی دی، کار ورباندې بند دے او دا سرکاری زمکه ده۔ هم دغه شان جناب سپیکر صاحب، ډیرو اضلاع کښې داسې سرکاری زمکې دی چې هغه د دغې محکمې د عدم دلچسپئ په بنیاد باندې او د لا پرواهئ په بنیاد باندې هغه خلقو مفت قبضه گروپ یا مفت نیولې دی او یا څه ساز باز شوے دے په داسې پیسو باندې چې هغه د نشتوالی برابر دی جناب سپیکر صاحب، نو دا تقریباً تقریباً هغه زمکې یو یو کنال د لکھونو لکھونو روپو زمکې دی خو د دغې محکمې د عدم دلچسپئ، زه به د عدم دلچسپئ تعبیر وکړم، چې د عدم دلچسپئ په بنیاد باندې جناب سپیکر صاحب، هغه زمکې مفتې خلقو نیولې دی او دغې محکمې هیڅ څه د هغې خیال نه دے ساتلے۔ دویمه خبره جناب سپیکر صاحب، زه د تیر سن 14-2013 بجټ تقریر جناب سپیکر، زه صرف یوه خبره تاسو ته د هغې نه کوم، "پٹواری کلچر کا خاتمہ، صوبے میں پٹواری کلچر کے ہاتھوں عوام کی پریشانی سے ہم سب بخوبی واقف ہیں۔ پٹواری کلچر کے خاتمے کیلئے صوبائی حکومت مرحلہ وار اقدامات شروع کرچکی ہے، اس سلسلے میں ابتدائی طور پر ایبٹ آباد، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان، مردان، چارسدہ اور نوشہرہ میں لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کیلئے عملی طور پر کام شروع کردیا ہے۔ علاوہ ازیں تین مزید اضلاع

بنوں، بونیر اور کوہاٹ میں بھی عنقریب کام شروع کردیا جائے گا۔ ان شاءاللہ آئندہ تین سے چھ مہینے میں عوام کو کمپیوٹرائزڈ دستاویزات کا اجراء ممکن ہوسکے گا" او جناب سپیکر صاحب، د نوی بجټ تقریر کښې تاسو وګورئ، دې نوی بجټ تقریر کښې جناب سپیکر صاحب، بیا دغه چې کومې خبرې شوې دی، دا پیج نمبر 5 دے ، بیا دیکښې د دغه یوې خبرې ذکر هم نشته لکه دا مخکښې چې کومې شوې دی نو آیا منسټر صاحب، وزیر با تدبیر به دا ارشاد اوفرمائی چې دا کومه وعده دې تیر بجټ تقریر کښې شوې وه، آیا دغه ضلعو کښې دا ټول ریکارډونه کمپیوټر شوی دی او که نه دی شوی نو ولې نه دی شوی؟ جناب سپیکر صاحب، یو خبره به زه د خپلې ضلعې متعلق درته وکړم۔ مخکښې ما دلته یوه خبره کړې وه چې دا صوابئ، ستاسو صوابئ کښې یو متل مشهور دے چې" باران اوتلې کښې وشو او خره ئے د سلیم خان یوړل"، جناب سپیکر صاحب! زمونږ خلقو د بجلئ والو، د واپډې والو په مینځ کښې یوه تنازعه ده په بلونو باندې، د هنګو اے سی صاحب، پټواریانو او تحصیلدارانو ټولو ته خط لیکلے دے چې د تحصیل ټل د یو کس ډومیسائل، د یو بچی ډومیسائل به نه جوړیږی چې ترڅو پورې هغه سره د بجلئ بل نه وی۔ بیا ما ډی سی صاحب ته اووئیل چې ډی سی صاحب! د دې خبرې اوس د دې سره څه تعلق دے ؟ جناب سپیکر صاحب، دا به زما ګزارش وی، منسټر صاحب ته به زما دا ګزارش وی چې دا د دوئ محکمه ده، خلق هسې بې ځایه تنګوی، خلقو ته هسې مسئلې پیدا کوی او خلق ئے نهایت زیات تنګ کړی دی۔ اوس یو بچے دے د هغه نوم باندې خو نه یو میټر شته، هغه سره د بل څه تعلق دے ؟ نو زه دغه خبرو سره خپل تقریر ختموم او دا خپل کټ موشن د ووټنګ د پاره پیش کوم جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: واپس د واخستو؟

مفتی سید جانان: نه جی۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) مسٹر ملک ریاض خان۔

ملک ریاض خان: شکریہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! 15 سر، میرا نمبر ہے۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، سوری سوری، وہ غلط ہو گیا۔

ملک ریاض خان: خیر پھر آجائیگا نمبر۔

جناب سپیکر: آجائیگا، کوئی نہیں رہے گا جی۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر، چیف منسٹر صاحب تو مصروف ہے سائڈ روم میں، میں اس کے ویژن کو سلام کرتا ہوں، وہ ایک ویژن لایا ہے کہ میں اس صوبے سے کرپشن ختم کرونگا۔ ایک محاورہ ہے کہ "چراغ تلے اندھیرا ہے"، اس کو محکمہ مال نظر نہیں آرہا ہے، ہم کونسی عینک ان کیلئے لائیں کہ ان کو محکمہ مال کی کرپشن نظر آجائے لیکن وہ بھی ایک سیاسی بندہ ہے، ان کی مجبوری ہو گی۔ میرے اندازے کے مطابق اس صوبے میں جتنے محکمے ہیں، اگر ان کی ساری کرپشن جمع کی جائے تو صرف محکمہ مال کا ترازو نیچے آئیگا، وہ اتنا وزنی ہے اور اس کرپشن کو پروان چڑھانے کیلئے ہمارے منسٹر صاحب نے ایسی کھاد لائی ہے فارن سے کہ تین چار مہینے میں خود بخود میوہ دیتی ہے وہ پودا، میری بات صحیح ہے؟-----

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی ملک صاحب۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر، ہر تین ماہ بعد ایسے پٹواری بھی ہیں جو مہینے میں تین تین بار تبدیل ہوئے ہیں، وہ کیا کارکردگی Show کرینگے۔ جناب والا، پرسوں میں نے ٹی وی میں ایک بندہ دیکھا، + + + + * +، اور یہ پٹواریوں کے دل تڑوا رہا ہے۔ جب یہ پٹواریوں کے دل تڑوا رہا ہے تو وہ کام کیا کرے گا، تو وہ اس محکمے کی کارکردگی کیا Show کریں گے؟-----

جناب سپیکر: نہیں، ملک صاحب! ایک ڈیکورم کا خیال رکھیں اور ایک-----

ملک ریاض خان: نہیں وہ ایک بندہ ہے-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔

ملک ریاض خان: کوئی ایسی گالی تو، میں معافی چاہتا ہوں لیکن-----

*بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: یہ مہربانی کریں، دیکھیں یہ ایک۔۔۔۔۔

ملک ریاض خان: بندہ کا نام بتایا، میں معافی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں میں یہ الفاظ جو ہیں نا، میں حذف کرتا ہوں۔

ملک ریاض خان: میں نے واپس لے لیے سر، لیکن وہ ایک بندے کا نام لے لیا، چلو خیر ہے میں واپس لیتا ہوں، لیکن ایمان سے میں کہتا ہوں کہ محکمہ مال اتنا تباہ و برباد ہو گیا اس منسٹر صاحب کی وجہ سے۔ یہ تو ایک سال گزر گیا، اگر اگلے سال ہم زندہ رہے اور یہ اسمبلی ہو تو ہم محکمہ مال کی تباہی کا پھر اور Chapter آپ کو بتائیں گے، اس لئے میں اپنی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ صالح محمد صاحب۔ (مداخلت) ثوبیہ خان۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، ډیره ډیره مهربانی جی ستاسو۔ سر، په لاسټ بجټ کښې هم د پټواری کلچر خاتمه وه او په دې بجټ کښې هم دا خبره ده خو د دې نه فائده چا ته وشوله، ګورنمنټ ته فائده وشوله، که پټواریانو ته وشوله؟ چا ته د دې نه فائده وشوله ځکه چې Selling / buying بالکل بند شوې دے۔ تاسو که کمپیوټرائزډ لینډ ریکارډ جوړولو هم نو دا تاسو ته د مخکښې نه پکار وو چې دوه درې میاشتې کښې هم کړے وو په خاموشئ سره، ستاسو دومره د هغې ایډورټائزمنټ وکړو چې تاسو خو ځان ته هتهیار، ډالونه هر څه وشو، دا خو پینځو کالو نه پس هم، په پینځو کالو کښې هم د دې کمپیوټرائزډ لینډ نشی جوړیدے ځکه چې دا خو ټول په مقابلو باندې شوی دی۔ عوام د پټواریانو سره په مقابلو باندې دی که چا مخکښې کړې ده، د هغوی هم مقابله ستاړت ده، اوس هم مقابله ستاړت ده او ورسره ورسره چې کوم دے ستاسو هر تقریر کښې وی، ستاسو په هره جلسه کښې وی، د هر اخبار سرخی ده چې مونږ "پٹواری کلچر کا خاتمہ"، دا کومه خاتمه وشوه په درې میاشتو کښې او تاسو ګارنټی، دا ګارنټی د څه شی

ده؟ اوس خو به مونږ ته منسټر صاحب دې ځل له بل څه ګارنټي را کړي کنه، که Next budget کښې په يو کال کښې ده Last time هم وئيل چې زه ګارنټي ورکوم اوس ګارنټي، زمونږ خو د ګارنټئ د دې لفظ نه نفرت وشو چې د دې ګارنټئ مطلب څه دے او ګارنټي به تاسو اوس مونږ له د څه ګارنټي را کوئ، حکومت به پريږدوئ کنه څه به کوئ؟ (قہقہے) څه به تاسو پريږدوئ (تالیاں) د ګارنټئ، د ګارنټئ څه اماؤنټ به تاسو کيږدئ او که نه د خپل ځان ګارنټي ورکوئ چې هغه به اپوزيشن ته راځئ، څه به کوئ تاسو؟

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سر، یہ باقی ساتھیوں نے اس پر بات کی ہے، ابھی بنیادی مسئلہ یہ لینڈ کمپیوٹرائزیشن کا ہے لیکن ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میرا ایک بڑا پبلک ایشو ہے سر، خصوصاً کوہستان کے حوالے سے۔ جناب سپیکر، ہمارے ہاں کوہستان جو ہے، وہ Settlement area میں نہیں آتا ہے، خصوصاً میں منسٹر صاحب کو اور باقی ہمارے وقار ایوب صاحب کو یہ کچھ پوائنٹس میں دینا چاہتا ہوں کہ کوہستان چونکہ Settlement area میں نہیں ہے، وہاں پر انتقال کا سسٹم نہیں ہے اور اس وقت جو ہمیں مسئلہ پیش آیا ہے پورے مالکان زمین کو، جو داسو ڈیم میں ایک لاکھ کنال زمین جو ہماری اس وقت Acquire کر رہے ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ سے ہم نے رابطہ کیا، ڈونرز جو آتے ہیں، وہاں ان سے رابطہ کیا، واپڈا والوں سے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ لینڈ کی Acquisition اور Land prosecution یہ آپ کی صوبائی ایڈمنسٹریشن کرے گی۔ اس میں جو پہلا قومی جھگڑا ہمارا پڑا ہے کہ ہماری عوام کہتی ہیں کہ زمین کی قسم کا ہمارے ساتھ تعین ہو، جس زمین کو ریونیو کے حساب سے وہ غیر آباد سمجھتے ہیں، وہاں کی سب کوہستان کی جو مقامی آبادی ہے، جو تقسیم ہے جو نظام ہے، اس کے حوالے سے اس کو ہم آباد سمجھتے ہیں، اس حوالے سے ایک بڑا ایشو پیدا ہوا ہے۔ اس میں میری گزارش ہو گی کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کوہستان کو فوکس کر لیں کیونکہ اس وقت بہت بڑی ہماری اراضی کو اس داسو ڈیم میں، اس میں مطلب ہے Acquire کرنا ہے۔ اگر بنیاد سے اگر زمین کی قسم کا تعین غلط ہو گا تو میرے خیال میں آگے یہ پراسیس نہیں چلے گا اور اس میں اربوں کے حساب سے لوگوں کو نقصان پہنچے گا، کروڑوں نہیں اربوں کے حساب سے، تو یہ ایک بڑا Genuine issue ہے میرے حوالے سے،

حلقے کے حوالے سے، یہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں، مجھے امید ہے کہ آپ اور ہمارے وقار ایوب صاحب اس پر غور کریں گے اور ہمارے لوگوں کو انصاف بھی دیں گے کیونکہ اس میں ڈائریکٹ ڈونرز ہیں، ورلڈ بینک ہے اور واپڈا ہے، فیڈرل گورنمنٹ ہے، پرابلم صرف آکر ہمارے گھر میں ہے، تو یہ ایک بڑا Genuine issue ہے،اس پر آپ غور کرلیں، باقی جو ساتھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، بار بار کہاجارہاہے کہ پٹوار کلچر کا خاتمہ اور اس سے کرپشن کاخاتمہ کریں گے، توجناب سپیکر! کرپشن کے خاتمے کیلئے صرف یہی Steps اٹھائے گئے کہ ایک Affidavit لکھاجائے اور وہ جمع کرایاجائے گا تو یہ کوئی Step ہی نہیں ہے جناب سپیکر۔ایک بندہ اتنی کرپشن کرسکتاہے تواس کیلئے ایک Affidavit بنانا کونسا مشکل کام ہے؟ جناب سپیکر، مجھے منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ جو پٹواری آج ہڑتال پر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے مسائل حل کرنے کیلئے حکومت کس حد تک سنجیدہ ہےاور کتنے بنیادی اقدامات وہ کرچکی ہیں اور میں ساتھ منسٹر صاحب سے یہ پوچھناچاہونگی، اگر وہ اپنی End speech میں ہمیں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی ایک Achievement بتا دیں تو شاید ہم کٹ موشنز Withdraw کردیں۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالکریم خان۔

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، په دې محکمه باندې زمونږ علاقه کښې یوه خبره مشهوره ده، هغه یو سړی د شپې خوب ولیدو، جنت ته لاړو په خوب کښې، نو جنت کښې د هغوی د محلې یو مردار سپے وو، هغه گرځیدو، نو هغه ورته وئیل چې اے سپیه! دا ته دومره پاکو خلقو سره جنت ته څنگه راغلے ئې؟ هغه سپی ورته وئیل ما پټواری چیچلے وو، خو صرف پټواریان چې دی، صرف پټواریان گنهگار نه دی، (تالیاں) صرف پټواریان گنهگار په دې نه دی جی چې مونږ د هغوی نه کوم کوم کار اخلو؟ که سیلاب راشی نو زمونږ د ډسټرکټ ټول انحصار په هغه باندې وی، که دیوال اوغورځیږی رپورټ د پټواری نه راوړه، که عشر غونډوی نو هغه به پټواری غونډوی، ریونیو، چې څو پورې مونږ د ریونیو خبره کوؤ، زمونږ ریونیو چې ده

زما په خیال 75% د دې ډیپارټمنټ ریونیو چې ده، هغه پټه ده، هغه په ریکارډ راتلے شی، څنګه به راځی؟ موټروے پولیس او زمونږ پولیس کښې څه فرق دے؟ هغوی له ئے مراعات ورکړی دی، د هغوی هر پرچه چې کیږی نو هغې کښې د هغوی کمیشن دے۔ دغه رنګې څنګه چې تاسو مونږ سره سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ دے یا دغه ټینډرنګ کښې دوئ له انګریز یو شے ایښودے دے، نو دا هم ټیکنیکل خلق دی، د دوئ د حقوقو هم خیال ساتل پکار دی چې دا صرف یو بسته وی د پټواری سره او په کوم ځائې کښې چې هغه ناست وی، دومره خیرن ځائې کښې زما په خیال د سرکاری ډیپارټمنټ نه وی ناست او کوم کار چې مونږ د هغوی نه اخلو نو منسټر صاحب ته زمونږ دا التجاء ده چې د هغوی د هم یو کمیټی جوړه کړی او د هاؤس کمیټی جوړوی یا نور داسې Experienced خلق چې اخلی، په خپله سربراهئ کښې چې د هغوی سره ګفت و شنید وشی په دې خبره۔ کمپیوټرائزیشن باندې هم د هغوی Suggestions واخلو، کیدے شی چې د هغوی Suggestions، ټیکنیکل خلق دی هغه ډیر۔ ورسره یو تجویز مې دے چې زمونږ عدالتونو له لاړ شئ نو نیم خلق چې دے، هغه محکمه مال متاثرین ولاړ وی او وجه څه ده؟ مونږ لاړ شو انتقال وکړو، فیس جمع کړو عمل ئے نه وی شوے۔ منسټر صاحب عمل چې دے، دا تاسو وګورئ، تاسو خیر دے عدلیې والا سره Correspondence وکړئ، ستاسو په عدالتونو کښې پینډنګ چې دی ټول خلق به دې انتقال په عمل پسې ځی، یو سرکار ته پیسې جمع شی، زمونږ غاړه خلاصه ده، بیا په دې باندې خو باقاعده لاء راوستل غواړی، قانون جوړول غواړی او چې د کوم پټواری نه عمل پاتې شی، باقاعده هغه Suspend کول غواړی۔ ډیره مهربانی، دا یو څو Suggestions مې وو او-----

جناب سپیکر: د مونځ د پاره به چې دے یو Thirty minutes, twenty minutes break۔

جناب عبدالکریم: چونکه چې څنګه محکمه ده، چې څنګه د ملګرو صلاح وی، مونږ به هغه کوؤ ان شاء اللہ۔

Mr. Speaker: Twenty minutes break for prayer.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ مولانا عصمت اللّٰہ صاحب مونږ وئیل چې نه به وی راغلے خو هغه پکښې ناست دے۔ مولانا عصمت اللّٰہ صاحب۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس مطالبہ زر نمبر 6 پر بحث کی اجازت دی۔ جناب سپیکر، بنیادی طور پر یہ محکمہ کرپشن کے حوالے سے مشہور ہے اور اس کی کرپشن کے تدارک کیلئے ایک ہماری کوشش ہے اور اگر ہم اس کوشش کو جناب رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث کے زاویے سے دیکھیں، جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ " الراشی والمرتشی کلاھما فی النار" رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں، اور ہم رشوت کے خاتمے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن وہ لینے والے کی سمت میں جاتے ہیں اور دینے والے کی سمت پر ہم نہیں جاتے ہیں، اس کو ہم کوئی معیوب ہی نہیں سمجھتے۔ تو جب تک ہم رشوت دینے والے اور لینے والے دونوں کا تعاقب نہیں کریں گے تو اس موذی مرض کا قلع قمع ناممکن ہے اور دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر! کہ میں نے اس لئے کہا کہ یہ محکمہ مشہور ہے اور حقیقت سے ہم دیکھیں تو ہمارے جتنے بھی کنسٹرکشن کے محکمے ہیں، میری ذاتی رائے ہے کہ ان کی کرپشن محکمہ مال سے کم نہیں ہے، فارسٹ میں کرپشن محکمہ مال سے کم نہیں ہے اور اسی طرح محکمہ صحت میں بالخصوص جو دوائیاں سرکاری طور پر دی جاتی ہیں، ان کی بندر بانٹ، وہ بھی اس سے کم نہیں ہے کیونکہ وہ لوگ بھی راتوں رات گاڑیوں اور بڑی بڑی کوٹھیوں کے مالک بنتے ہیں لیکن یہ اور پولیس اس لئے ٹارگٹ ہیں کہ ان کو جو رشوت دی جاتی ہے، وہ عوام کی جیب کا پیسہ ہے اور دوسرے محکمے جب کرپشن کرتے ہیں تو وہ تو اگر کوئی ایک Sign ٹھیکیدار سے لیتا ہے تو وہ سرکار کا پیسہ تقسیم ہو جاتا ہے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے، کون اس سے ناواقف ہے کہ 20 پرسنٹ کنسٹرکشن کا محکمہ لیتا ہے، 18 پرسنٹ لیتا ہے اور محکمہ مال میں اگر شرح کرپشن دیکھیں تو اتنی نہیں ہے لیکن یہ اس لئے زیادہ ہے کہ یہاں اگر ایک روپیہ بھی لیتا ہے، اگر پانچ روپیہ بھی لیتا ہے تو وہ ڈائریکٹ عوام کی جیب سے نکلتا ہے اور انہوں نے ٹھیکیدار کیلئے بھی اتنی گنجائش رکھی ہوئی ہوتی ہے کہ اگر وہ لاکھ روپیہ کا بل نکالتا ہے، 20 ایکسیئن کو دیتا ہے، 80 ان کی جیب میں رکھا انہوں نے 20 ہزار لگایا ہوتا ہے تو یہ 40 ہزار پھر بھی ٹھیکیدار کی جیب میں سرکار کا پیسہ رہتا ہے اور یہاں پر اس طرح نہیں

ہے، یہاں ڈائریکٹ اگر کوئی پٹواری پیسہ لیتا ہے تو وہ عوام کو اپنی جیب سے ادا کرنا پڑتا ہے، اس لئے اگر کسی سے پولیس والا 100 روپیہ لیتا ہے تو بڑا شور مچتا ہے اس لئے کہ وہ اسی آدمی کی اپنی جیب کا پیسہ ہوتا ہے۔ تو اس حوالے سے اگر ہم دیکھیں تو کرپشن کے حوالے سے ہمارا انتہائی بڑا مرض، ناسور ہے اور اس کے حوالے سے کوئی بھی حکومت اگر کوئی اقدامات کرتی ہے تو ہم اس کی تحسین کرتے ہیں۔ ایک دفعہ سراج صاحب نے دعوت پر گھر بلالیا، وہ فنانس منسٹر تھے اور میں ریونیو منسٹر تھا تو ہر ایک وزیر کے ساتھ فنانس منسٹر کی میٹنگ رکھی تھی بجٹ میں، تو سراج صاحب نے مجھے کہا کہ شیر کوہستان! آپ پر ہمارا بڑا اعتماد تھا کہ آپ ریونیو کے محکمے سے کرپشن کو ختم کریں گے، آپ نہیں کر سکے، تو میں نے ان سے کہا سراج صاحب! ایک محکمہ آپ کے پاس ہے، وہ ہے بینک آف خیبر، اور ایک محکمہ میرے پاس ہے، وہ ہے ریونیو، تو بینک آف خیبر کے ملازمین کو آپ امتیازی مراعات دیتے ہیں، اس لئے دیتے ہیں کہ انہی اہلکاروں کے پاس قوم کے خزانے کی چابی ہے اور دوسرا بڑا قیمتی اثاثہ جس میں لوگوں کے آباواجداد سے ان کیلئے اثاثہ جات منتقل ہوتے ہیں، اس کی قیمت بھی اس خزانے سے کم نہیں ہے، اس کی چابی ان پٹواریوں کے ہاتھ میں ہے اور ان کو آپ بھوکا رکھتے ہیں اور بھوکا رکھ کر مجھے کہتے ہیں کہ آپ کرپشن ختم کریں، میں کس طرح ختم کروں گا؟ تو آپ بینک آف خیبر کے ملازمین کی طرح ان لوگوں کو اتنی مراعات دیدیں اور پھر مجھے حکم کریں کہ جی آپ ان سے کرپشن ختم کریں۔ جناب والا، یہاں بات چلی، کافی ساتھیوں نے بات کی تو اگر ہم ایک مثال کے طور پر اسی محکمے کو لے لیتے ہیں اور اسی سے کرپشن کا خاتمہ کر کے مثالی طور پر، زبانی جمع خرچ کی بنیاد پر نہیں، تو اس کیلئے ہمیں راشی کے خلاف بھی قدم اٹھانا ہوگا اور مرتشی کے خلاف بھی قدم اٹھانا ہوگا بلکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے راشی کا تو پہلے ذکر کیا ہے کیونکہ اگر وہ رشوت دینگے نہیں تو وہ کیا لینگے، ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب تک ان لوگوں کو انہی اختیارات کی اہمیت کے مطابق مراعات نہیں دینگے اور ان کو بھوکا رکھیں گے تو پھر ان کے جو حیلے وغیرہ ہونگے کرپشن کے، تو اس سے ہم نہیں روک سکیں گے۔ تو اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ اگر ایک کمیٹی بنائی جائے چیف منسٹر صاحب کی اجازت سے، اس ہاؤس کی اجازت سے ریونیو منسٹر کی زیر نگرانی جس میں ایس ایم بی آر صاحب بھی بیٹھیں اور ان لوگوں کے مطالبات جو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جائز مطالبات ہیں اور ابھی تو کچھ اس قسم کی بھی افواہیں چل رہی ہیں کہ ان ساروں کو نکال رہے ہیں اور کچھ اور

لوگوں کو لارہے ہیں اور ابھی سے بکنگ شروع ہے ان نئے پٹواریوں سے، تو اس حوالے سے پھر مزید اس مسئلے، اس صوبے میں گھمبیر مسئلہ بن جائے گا اور یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ تو اس حوالے سے میں ان چند تجاویز کے ساتھ کہ یہ میں نے مطالبہ زر پیش کیا ہے تو اس کو میں ووٹنگ کیلئے پیش کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ مسٹر محمود احمد خان بیٹنی۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب. دې نورو ټولو ملګرو خبرې وکړې، د دوئ سره مونږ اتفاق کوؤ. زه منسټر صاحب نه خالی یوه پته کوم چې د کوم پټواری ټرانسفر پوسټنګ کیږی، دا په کوم میرټ باندې کیږی؟ ځکه چې دوئ وائی چې په میرټ باندې مونږ ټول کار کوؤ خو دا د بیا مونږ ته واضحه کړی، دا پالیسی چې دا په کومې طریقې باندې دوئ، دا کوم ډی سی چې ټرانسفر پوسټنګ کوی، په کوم میرټ باندې ئے کوی؟ ځکه سپیکر صاحب، زه به یوه خبره درته وکړم. زما په حلقه کښې یو پټواری دے چې هغه په دغه بنیاد باندې ټرانسفر شو چې هغه ووټ ما ته راکړے دے او ووټ ئے خالی جمعیت علماء اسلام ته ورکړے دے، هغه د ایم این اے کلی وال دے او د ایم این اے د کلی دے، هغه پټواری ووټ ما ته راکړے دے، هغه په هغه بنیاد باندې دفتر ته شو، دوئ د مونږ ته خالی دا بیان کړی چې دا ټرانسفر پوسټنګ په کومه پالیسئ باندې کیږی؟ چې په دې پالیسئ کیږی چې آیا خالی چې ووټ ئے بل چا ته ورکړے وی یا هغه مخالفت ئے کړے وی، په دې باندې دا ټرانسفر پوسټنګ کیږی، دا خو د انصاف حکومت دے، په دغه انصاف حکومت کښې دا میرټ، دا میرټ خو بیا نه چلیږی سپیکر صاحب. دغه ما د منسټر صاحب په نوټس کښې راوستې وه او منسټر صاحب اووئیل چې هلته ایم این اے دے، زه بې بسه یم. دویمه خبره دا ده چې زما ضلع ټانک، منسټر صاحب د دا خبره هم وکړی چې دا کمپیوټرائزیشن کوم سسټم شروع دے چې د دې ضلعې نمبر به په قسمت سره کله به پکښې رادرومی. دغسې په قانونګو کښې ما سره دا سسټم روان دے چې چا ما ته ووټ راکړے دے، هغه ایم این اے ئے د یوې حلقې نه واخلی بلې حلقې ته ئے ټرانسفر کړی. دا میرټ، چې دا کوم میرټ دے، دا د منسټر صاحب مونږ ته

بیان کړی چې آیا دا په کوم میرټ باندې، خالی په دې باندې چې بیټنی صاحب ته
ئے ووټ ورکړے دے ټرانسفر ئے کړئ۔ څوک ئے دفترو ته کړل، څوک ئے
کوهستان ته کړل، څوک ئے تورغر ته کړل، دا خو میرټ نه شو کنه۔ مونږ ته د
منسټر صاحب دا پالیسی واضح کړی چې دا کومه پالیسی ده د ټرانسفر پوسټنګ
د پاره؟ او زما کټ موشن د ووټنګ ته شی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ منور خان ایڈوکیٹ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! کافی تفصیل سے ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں Suggestions اور Proposals پیش کی گئیں لیکن میں سر! منسٹر صاحب کے بارے میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ منسٹر صاحب! آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو جو ایس ایم بی آر ملا ہے، میرے خیال میں پچھلے سال بھی اس ایس ایم بی آر کے بارے میں پچھلی اسمبلی میں بھی اوپن یہاں پہ ڈسکشن ہوئی تھی کہ اگر کوئی Honest بندہ ہے تو یہ ایس ایم بی آر ہیں اور میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس قسم کے لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔ پٹواریوں کے ٹرانسفر وغیرہ میرے خیال میں پورا ایک سال ہو گیا ہے، میں نہ کبھی کم از کم منسٹر کے پاس، نہ پٹواری کے پاس گیا ہوں اور اپنے ڈسٹرکٹ میں بھی کم از کم یہی حال ہے تو میں سر! منسٹر کو کم از کم ذرا یہ Suggestion اور یہ احساس دلاتا ہوں کہ اپنے ایم پی ایز کے ساتھ ذرا Behavior کو ٹھیک رکھیں کیونکہ سارے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں یا ان کے خلاف بول رہے ہیں اس Behavior سے، وہ اپنا Behavior ٹھیک کریں اور میں سر! منسٹر کیلئے، یہ جو کٹ موشن میں نے موؤ کی ہے، میں صرف ایس ایم بی آر کی خاطر یہ Withdraw کرتا ہوں۔ تھینک یو سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر نور سلیم ملک۔

جناب نور سلیم ملک: میرا نمبر آ گیا۔

جناب سپیکر: چلو شیراز خان اس کے بعد کر لیں گے۔

جناب نور سلیم ملک: ٹھیک ہے، شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ریونیو کا محکمہ کسی بھی حکومت میں Backbone کا درجہ رکھتا ہے۔ جناب سپیکر، محکمے میں بہت ساری کمزوریاں ہیں اور یقیناً یہ آج سے نہیں

ہیں پہلے سے چلی آ رہی ہیں۔ مجھے کافی اعتراضات ہیں اس محکمے پر اور اس محکمے کا جو طریقہ کار ہے، اس پر بھی میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ جب اپنی تقریر کریں تو اس میں واضح طور پر بتائیں کہ وہ پٹوار خانوں کے سلسلے میں کیا کر رہے ہیں؟ کیونکہ مستقل جگہوں پر ایسے پٹوار خانے لوگوں نے قبضہ کر رکھے ہیں، میں نے خود ڈپٹی کمشنر کو اپنے ضلع میں متعدد ایسے پٹوار خانوں کی نشاندہی کی جن کے بارے میں نے ان کو بتایا ہے کہ وہاں پہ لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے اور پٹواری جو ہے وہ وہاں بیٹھ نہیں سکتا، لہذا جب وہ وہاں بیٹھے گا نہیں، تو عوام کہاں جائیں گے اس سلسلے میں، اپنے کاموں کے سلسلے میں؟ اسکے علاوہ منسٹر صاحب ایک قابل اور محنتی آدمی ہے اور مجھے امید ہے کہ یقیناً وہ اس محکمے کی بہتری کیلئے بہت کچھ کر رہے ہیں اور کرتے رہینگے۔ تو میں سپیکر صاحب، اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر محمد شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر، محکمہ ریونیو و مال میں پٹواری کلچر کے خاتمے کے دعوے کیے گئے تھے، پچھلے بجٹ اجلاس میں کرپشن کے خاتمے کے دعوے کیے گئے تھے لیکن جناب سپیکر، پٹواری مافیا اتنا منہ زور اور بااثر ہے کہ وہ اپنے افسران بالا کے احکامات کو بھی خاطر میں نہیں لاتے تو کرپشن کے ایسے گر استعمال کرتے ہیں جس کو نہ خدا مانتا ہے اور نہ رسول مانتا ہے، پہلے صرف رشوت لیتے تھے لیکن اب اس کے ساتھ رسید بھی دیتے ہیں، یہ ثبوت پیش کرتا ہوں، اگر یہ ایوان چاہے تو میں اس کا ثبوت بھی پیش کر سکتا ہوں۔ اس لئے میں اس محکمہ مال کی کارگزاری سے مطمئن نہیں ہوں، میں نے تین کروڑ روپے کی کٹ موشن پیش کی ہے اس لئے میں ووٹنگ کیلئے پیش کرتا ہوں۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ دې ریونیو ډیپارټمنټ باندې کټ موشن زما راغلے دے۔ جناب سپیکر، دا ټهیک ده بنه خامئ او کوتاهئ دا هر ډیپارټمنټ کښې راتلے شی، کمے راتلے شی خو زما په خیال باندې تر اوسه پورې زمونږ دې هاؤس کښې یو خبره راروانه ده، اکثر و بیشتر ملګری د دې ډیپارټمنټ نه ګیله کوی او وائی چې مونږ د منسټر صاحب په وجه باندې، هغه بنه سړے دے، شریف سړے دے، هغه خپل اکثر کوئسچنز وی یا کټ موشنز وی یا

کال آٹینشنز وی نو هغه Withdraw کوی لکه څنگه چې منور خان صاحب خبره وکړه۔ جناب سپیکر صاحب، ما د دې سټینډنګ کمیټۍ د چیئرمین په حیثیت باندې د ډیپارټمنټ چې کوم هیډ دے، سینیئر ممبر بورډ آف ریونیو، نو ما چې څومره وکتل نہایت شریف انسان، نہایت Honest او دیانتدار، مونږ دلته په فلور باندې جناب سپیکر! اکثر و بیشتر د خپل هیډ آف ډیپارټمنټ چې هغه چې څومره بیوروکریټس دی، د هغوی خامۍ مخې ته راولو خو د هغوی چې کوم ښه اقدامات دی او د هغوی چې کوم دیانت دے او شرافت دے، هغه مخې ته نه راولو، زه هغوی Encourage کوم، زه هغوی Appreciate کوم او منسټر صاحب خو سیاسی کس دے، د هغه سره اختلاف کیدے شی د ملګرو خو کم ازکم زه به دا اووایم چې کوم هیډ آف ډیپارټمنټ دے، ایس ایم بی آر صاحب نو هغه انتہائی یو Honest، یو دیانتدار شریف انسان دے۔ زه د هغوی د شرافت او د دیانت په وجه باندې دا خپل کټ موشن واپس اخلم جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم یاسمین پیر محمد خان۔

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: سپیکر صاحب، د ریونیو ډیپارټمنټ د لاسه چې کوم خلق په عدالتونو کښې که تاسو وګورئ نو که دریمه حصه نه وی نو دویمه حصه خو خامخا په عدالتونو کښې ښه معزز او ښه شریفانان خلق راښکلی شی ځکه چې اکثر داسې وی چې انسان د خپل ځان نه خبر نه وی او په خپلو خولو کښې ډوب وی او دوئ هغه زمکه کښې ورله داسې څه حصه اخستی وی چې هغه ئے په بل چا پسې خیژولې وی، داسې ډیر ډیر واقعات راغلی دی خو دا ټوله وجه چې ده، دا د پټواری د لاسه خرابه ده ځکه چې پټواری اکثر وائی بره په آسمان کښې خدائے دے او په لاندې زمکه زه یم، نو د هغه دومره لویه نشه ده ځکه چې د هغه حساب کتاب چا لا تر اوسه پورې نه دے کړے۔ نو سپیکر صاحب! زما منسټر صاحب ته به دا خواست وی چې که یو پټواری ډیر دغه وی، تاسو ورله دا حد مقرر کړئ چې دوه کاله پس به زه دا بدلوم نو دے به بیا داسې خبرې هم نه کوی او نه به داسې د چا جائیدادونو کښې ګوتې وهی۔ د دې سره زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب علی امین گنڈاپور۔

جناب علی امین خان (وزیر مال واملاک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں اس معزز ایوان کے اراکین کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے اوپر اتنا Concern show کیا ہے اور اتنی کٹ موشنز لگا کے Basically ہماری مدد کرنے کی کوشش کی ہے، تجاویز دیکر یا جو خامیاں اور کمیاں ان کو نظر آئی ہیں ہمارے محکمے کے اندر، تو جناب سپیکر! جو سب سے Main point یا Main staff ہے، وہ Basically لینڈ ریوینو ریکارڈ سسٹم کو کمپیوٹرائز کرنے کا، ہماری پارٹی کا بھی تھا، مخلوط حکومت کا بھی تھا اور میرے خیال میں کافی سالوں سے یہ چل رہا ہے اس ایوان کے اندر کہ یہ سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہونا یہ Basically پٹواری کلچر اور کرپشن کا خاتمہ ہے، تو اسکے اوپر شاید بہت سے ہمارے اراکین کو Updates نہیں ہیں تو میں تھوڑا کہنا چاہتا ہوں پہلے، اس کے بعد مزید بھی کچھ باتوں پہ میں روشنی ڈالوں گا۔ جب ہم نے یہ حکومت سنبھالی تو اس وقت تقریباً چھ سال سے اس صوبے کے اندر یہ کام ہو رہا تھا لیکن ایک بھی قانونگو حلقہ ہمیں نہیں ملا ریکارڈ کے مطابق یا جو ہمیں پیچھے سے Feedback ملتی اور ہم آگے چلتے تو ہم نے Informally زیرو سے سٹارٹ لی ہے اس کیلئے اور جہاں تک ٹائم کی انہوں نے بات کی ہے تو چونکہ ہم سارے ریکارڈ کو بندوبست سے Tally کر رہے ہیں تو اس میں ٹائم اگر لگ رہا ہے تو وہ عوام کے فائدے کیلئے لگ رہا ہے کیونکہ اگر ہم اسی طرح جلد بازی میں اس کام کو ادھر اتار لیں As it is اور چیک نہ کریں اور بندوبست کے ساتھ اس کو Match نہ کریں تو پچھلے کئی سالوں میں جو پٹواریوں نے اس میں ردوبدل کیا ہے اور ریکارڈ میں کافی خامیاں آچکی ہیں، جس کی وجہ سے بہت سارے کیسز بھی چل رہے ہیں جس کی نشاندہی یہ خود کر رہے ہیں، تو میرے خیال میں بہت بڑا ظلم عظیم ہو جائے گا لوگوں کے ساتھ اور مزید یہ کیسز بہت زیادہ ہیں، Litigations بہت زیادہ بڑھ جائیں گی، تو اس کیلئے Proper اس میں کام ہو رہا ہے اور جہاں تک چار ضلعوں میں کام کی بات ہے شروع ہونے کی، تو ہمارا یہ مقصد تھا کہ ہم اس کو انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے اوپر کرنا چاہتے ہیں تاکہ کوئی کمی بیشی نہ رہے اور ماشاءاللہ ہم نے اس کیلئے باقی ضلعوں میں بھی کام ہو رہا ہے لیکن مردان کو ہم نے As a pilot project لیا کیونکہ اس کا

بندوبست 1985 میں ہوا تھا اور Latest تھا باقیوں کی نسبت اور مجھے فخر ہے اس بات پہ اور میں اس بات کو اگر کر رہا ہوں تو کل اس بات کو Face کرنے کو بھی تیار ہوں کہ مردان میں ہم نے 90% مکمل کر لیا اس کام کو، پورے ضلع کو اور ان شاء اللہ بہت جلد جب قانون پاس ہو جائے گا اسمبلی کے اندر کمپیوٹرائزڈ سسٹم کا، تو اس کے بعد جلد ہی عمران خان صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب جا کر افتتاح کریں گے اور اس سے بڑی بات یہ ہے کہ انٹرنیشنل سٹینڈرڈز کے اندر یہ چیز بھی آتی ہے کہ کہیں پر بھی اگر دنیا میں یہ سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہوا تو 10% اس میں Mistakes آئی ہیں لیکن مجھے فخر ہے اس بات پہ، اپنی ٹیم پہ کہ مردان کے اندر ہم نے دو حلقوں کا ریکارڈ جو عوام کیلئے چسپاں کیا ہے کہ آپ Verify کریں، Tally کریں تو اس میں ابھی تک ایک بندے کی بھی شکایت نہیں آئی اور مکمل طور پہ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ اس کے علاوہ جہاں تک کچھ اراکین کو یہ تحفظات ہیں کہ ان کے ضلع میں کام شروع نہیں ہوا تو ہمیں احساس تھا اس بات کا کیونکہ کام مشکل ہے اور کچھ اضلاع ہمارے، بہت ٹیکنیکل ہیں، تھوڑے Delegate ہیں، تھوڑے بڑے بھی ہیں تو ہم نے ماشاء اللہ کیبنٹ کے اندر اور اس بجٹ کے اندر رکھا ہوا ہے کہ جتنے بھی اضلاع ہیں صوبے کے، وہ ان شاء اللہ مکمل طور پہ اس سال سب میں کام شروع ہو جائے گا اور مجھے پورا یقین ہے کہ ان شاء اللہ اس حکومت کے دوران دو سے تین سالوں میں ان شاء اللہ جو ٹائم ہے چار سال کا، ایک سال گزر گیا ہے، اسی میں ہم پورا کریں گے ان شاء اللہ اس کو۔ اس کے علاوہ ہم لوگ صرف ریکارڈ کو کمپیوٹرائز نہیں کر رہے ہیں، ہم لوگ ساتھ ساتھ نقشہ جات کو بھی کمپیوٹرائز کر رہے ہیں، جی آئی ایس کے تھرو تاکہ اگر ریکارڈ بالکل ٹھیک ہو تو جب زمین پہ آپ جائیں تو پٹواری کم از کم آپ کی زمین کے ایریا میں ردوبدل نہ کر سکے، اس کی لوکیشن میں ردوبدل نہ کر سکے۔ اس کیلئے ہم جی آئی ایس یو پر بھی کام کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ وہ بھی ساتھ ابھی شروع ہو رہا ہے اور ساتھ وہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ تو آپ کا، پورے صوبے کا، آپ کے عوام کا، آپ کے ووٹروں کا مکمل جو ریکارڈ ہے، ملکیت بھی، باقی سارے ڈاکومنٹس بھی اور ساتھ میں آپ کے جو نقشہ جات ہیں، وہ مکمل جی آئی ایس پہ، ان شاء اللہ ان چیزوں میں بھی فرق نہیں آئے گا اس کے اندر۔ اس کے علاوہ دوسرے تحفظات ہیں ان کے، وہ زیادہ تر ہیں کہ ریونیو کیسز، جب ہم نے حکومت سنبھالی تو ریونیو کیسز پیچھے سے کئی کئی سالوں سے پینڈنگ آ رہے تھے، دس دس سال سے، آٹھ آٹھ سال سے، تو ہم نے اس کیلئے ایک لیول بنایا

اور ہر مہینے ہم Updates لیتے ہیں ڈپٹی کمشنر سے کہ آپ نے کتنے کیسز کئے ہیں، کتنے مکمل ہوئے آپ کے، کتنے نئے آپ کے پاس آئے؟اوراس میں یہ مجھے فخر ہےاس بات پہ کہ ماشاءاللہ پرانے کیسز ہم 50% ختم کر چکے ہیں اب تک، اور چونکہ ڈپٹی کمشنر صاحب آجکل کلکٹر کا کام کر رہے ہیں توان پہ باقی بھی بڑا بوجھ ہے اور ساتھ وہ کلکٹر بھی ہے تو تھوڑا سامسئلہ آتا ہے اس کے اندر کہ وہ اس طرح کیسز نہیں سن سکتے لیکن ہم ان شاءاللہ اس کے اوپر پورا ایک لائحہ عمل طے کر رہے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب اور ہماری میٹنگز ہوئی ہیں، اس کیلئے ہم ان شاءاللہ بہتر اقدامات کر کے اس کو مزید بھی تیز کر دیں گے۔ اس کے بعد جناب! جہاں تک بات ہے تو Verification ہونا بہت ضروری ہے، اگر ہم Verification نہیں کریں گے، کاغذات کو بندوبست کے ساتھ Match نہیں کریں گے تو میرے خیال میں یہ بہت بڑی زیادتی ہو گی اور اس کیلئے آپ ہمارا ساتھ دیں۔ اگر آپ کے حلقوں میں کوئی مسائل آتے ہیں آپ کو، آپ کے لوگوں کے مسائل ہیں، آپ کے ہی وہ لوگ ہیں، آپ کے حلقوں میں وہ ہیں اور میں نے پہلے بھی آپ سے کئی بار درخواست کی ہے کہ آپ وہ شکایات ان کی لیکر، ان کے نمائندے آپ ہیں تو ہمارے پاس لے کر آئیں اور وہ مسئلے اگر حل نہ ہوں تو اس کے بعد پھر ثبوت کے ساتھ آپ یہاں پہ کھڑے ہوں، ان شاءاللہ ہم میں جو غلطی ہو گی ہم مانیں گے لیکن بغیر ثبوت کے ہم کچھ کر بھی نہیں سکتے ہیں کیونکہ ادھر لاء ڈیپارٹمنٹ بھی ہے، کوئی رولز آف لاء ہیں یہاں پہ جن کو ہمیں Follow کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد بات آتی ہے جی کرپشن کے اوپر، کرپشن تو میرے خیال میں ہر ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ ہے اور آج سے نہیں ہے سال ہا سال سے ہے اور کرپشن میں یہ بھی آپ کو کہہ دوں کہ ہم لوگ مکمل طور پر، ہم نے یہ فارم کا سسٹم شروع کیا ہے کہ وہ فارم کے اندر جو بندہ ہوتا ہے، جو زمین خریدتا ہے، اس کا نمبر لکھنا ضروری ہے۔ تو وہ اس لئے کیا ہے تا کہ ہم لوگ کچھ اخذ کر سکیں کہ ہو کیا رہا ہے ہمارے ساتھ کیونکہ اس سے پہلے تو ہم Blind بیٹھے تھے یہاں پہ، پتہ ہی نہیں تھا اور دوسری بات یہ ہے کہ عوام کی Approach نہیں تھی لیکن آپ تک عوام کی Approach ہے، آپ ہماری Help کریں اس میں اور یہ جو ہر مہینے ریکارڈ آجاتا ہے ہمارے پاس مکمل طور پہ اور ہم لوگ Daily basis پہ کالیں کر رہے ہوتے ہیں لوگوں کو، اس میں ہمیں یہ فائدہ ہے کہ اگر کال نہیں ملتی تو ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ یار یہ کیوں نہیں مل رہی ہے کال؟ یا کوئی نمبر بند ملتا ہے تو ہم اس میں بھی کوئی نہ کوئی ایکشن لیتے

ہیں۔اس کے علاوہ اگر کسی کی آپ بات کرتے ہیں تو لوگ ہمیں بتا دیتے کیونکہ انہوں نے کام کرایا ہوتا ہے تو آپ بھی یہ کام کرسکتے ہیں، اپنے حلقوں میں آپ وہ ریکارڈ لے سکتے ہیں۔ Right to Information کا بل ہم نے پاس کیا ہوا ہے، آپ بھی کال کریں،اس کرپشن کو ختم کرنے میں ہمارا ساتھ دیں اور اگر ایسی کوئی چیز سامنے آتی ہے تو ان شاء اللہ میں آپ کو یقین سے کہہ رہا ہوں کہ اب تک ہم نے 100 سے زیادہ پٹواری Suspend کئے ہیں لیکن وہ Terminate اس لئے نہیں ہو سکے کہ 20 دنوں کے اندر انکوائری مکمل کر کے اس کے بعد ثبوت لانا ہوتا ہے۔ تو جو لوگ شکایت والے ہوتے تھے، وہ اکثر بعد میں آکر کہہ رہے تھے جی غلط فہمی کی بنیاد پہ ہوا ہے، میں ڈیٹیل میں نہیں جاؤنگا کہ کیا وجوہات ہوتی ہیں اس کی لیکن آپ سمجھتے ہیں وہاں پر کہ وہ کوئی بات چیت کر لیتے ہیں اور اپنا مقصد پورا ہو جاتا ہے، چیز واپس مل جاتی ہے تو وہ اس کے بعد دشمنی نہیں لینا چاہتے، بدی نہیں کرنا چاہتے کہ چلو میرا کام ہو گیا ہے، باقی خیر ہے اللہ کے حوالے ہے۔ تو آپ اس میں ہمارا ساتھ دیں، آپ کے حلقے ہیں، آپ کے لوگ ہیں اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آج تک جو بھی شکایت چاہے سی ایم کمپلینٹ سیل میں آئی ہے،ایک ہزار شکایات آئی ہیں ایک سال میں سی ایم کمپلینٹ سیل میں اور آپ جا کے چیک کر سکتے ہیں Right to Information کے مطابق کہ ساری کی ساری حل ہوئی ہیں، 100% جو سی ایم کمپلینٹ سیل میں شکایات آئی ہیں، کسی سے اگر پیسے لیے گئے ہیں،انکوائری ہوئی ہے اس کے خلاف، پیسے واپس ہوئے ہیں یا کوئی رد و بدل تھا زمین میں، مکمل ہم نے اس کو Redress کیا ہے، جو ڈپٹی کمشنر کے پاس گئی ہیں،ان میں بھی یہی ہے، جو میرے پاس آئی ہیں۔ آپ کے بہت سارے ایم پی ایز حضرات میرے پاس آئے ہیں،انہوں نے مجھے شکایت کی کہ پٹواری پیسے لیتا ہے، میں نے کہا آپ ثبوت لائیں کہیں انہیں ثبوت نہیں ملا تو یہ میں نے چیک کیا کہ اس کی شہرت اچھی نہیں ہے تو میں نے کوشش یہ کی کہ اس کو ہٹا دیا جائے لیکن پٹواری کا ٹرانسفر چونکہ بورڈ آف ریونیو نہیں کرتا بلکہ ڈپٹی کمشنر کرتا ہے، یہ بھی آپ سب کو معلوم ہے یہ بات۔اس کے علاوہ جہاں تک بات ہے پٹواریوں کی Strike کی، تو ہم پٹواریوں کے دشمن نہیں ہیں، ہم کرپشن کے دشمن ہیں۔ ہم نے خود جب یہ حکومت سنبھالی تو اس کے بعد پٹواریوں کے حالات کو دیکھ کر اگر ہم نے ان کے یہ دروازیں بند کر دیئے یا کچھ ایسے پٹواری ہیں جو رشوت نہیں لیتے تو ان کی اگر مراعات و تنخواہیں کم ہیں تو ہمیں ان کیلئے کچھ کرنا

چاہیئے، تو ہم نے سمری بھیجی، اس سمری میں بہت سی چیزیں ہماری Approved ہوئیں، کچھ نہیں ہو سکا ان پہ بھی۔ سی ایم صاحب سے ہماری بات ہوئی ہے، ہم اس کو Review کر رہے ہیں لیکن ہم نے 50% تنخواہ بڑھائی پٹواریوں کی جنوری میں، ہڑتال تو اب ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ پرسنل الاؤنس ان کا پانچ روپے چل رہا تھا اور یہاں پہ بہت سے ایسے بھی ممبران حضرات بیٹھے ہیں کہ جو پچھلی حکومتوں میں رہے ہیں اور یہ بہت سالوں سے چل رہا ہے، انہوں نے پتہ نہیں اس وقت کیوں گوارا نہیں سمجھا کہ پانچ روپے کو بڑھایا جائے، ہم نے پھر بھی گوارا سمجھا اور صوبے کے حالات کو دیکھ کر، صوبے کے وسائل کو دیکھ کر اس کو پانچ سو روپے کیا۔ ہم پوری کوشش کرینگے کہ اگر صوبے کے حالات ہمارے وسائل برداشت کر سکتے ہیں تو ہمیں خوشی ہو گی کہ ہم ان کو اور بھی زیادہ سے زیادہ مراعات دے سکیں اور جہاں تک بات ہے گریڈز کی کہ وہ گریڈز کی ڈیمانڈ کر رہے ہیں پٹواری صاحبان تو گریڈ چونکہ وہ ڈائریکٹ 14 گریڈ مانگ رہے ہیں تو پھر قانونگو 15 میں جائے گا، گرداور پھر 16 میں جائے گا اور پھر تحصیلدار 17 میں جائے گا تو یہ ایک بہت لمبی Chain ہے اور اس Chain میں میرے خیال میں اگر ہم ڈالیں گے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو تو آپ کو معلوم ہے کہ یہ بہت مشکل مرحلہ ہے اور اتنے گریڈز یکدم بڑھانا ہمارے صوبے کے وسائل کے مطابق Impossible ہے لیکن پھر بھی ایک کمیٹی بنائی ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے چیف سیکرٹری صاحب کی قیادت میں اور اس کے اندر اس ساری چیز کو ان شاء اللہ دیکھا جائے گا، اس کے اوپر کام کیا جائے گا اور پوری کوشش کی جائے گی کہ ان کو مکمل طور پر Facilitate کیا جائے۔ ساتھ ساتھ جو زمینوں کی ہم بات کر رہے ہیں کہ زمینوں کے ریٹس کا مسئلہ ہے بہت زیادہ اور بڑا فرق آتا ہے، اسی وجہ سے پٹواری کے پاس بہت بڑا Playground ہے کھیلنے کا کیونکہ مارکیٹ ریٹ کچھ اور ہے اور سرکاری ریٹ بہت کم ہے اس سے، تو ہم نے آتے ہی اس کو ڈبل کیا، پھر کچھ یہاں پہ اسمبلی میں ہی فلور پہ باتیں ہوئیں کہ بہت زیادہ ہو گیا ہے، پھر کچھ جگہوں پہ کم کیا لیکن پھر اس کے بعد ہم نے اس کے اوپر ایک آرڈر دیا، ایک کمپنی اس میں کام کر رہی ہے اور اکتوبر تک ان شاء اللہ وہ پوری ہمیں صوبے کے ریٹس کی Evaluation کر کے دیدیگی تو پھر ہمارا یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا اور پٹواری کا جو Playground ہے، اتنا بڑا کھیلنے کا Margin، وہ بھی ان شاء اللہ کم ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ میرے خیال میں، میں ان سے ریکویسٹ کرونگا، میں پہلے بھی کر چکا ہوں کہ آپ اپنے حلقے کے نمائندے ہیں، اپنے

حلقے کے اندر آپ کے حلقے میں کرپشن ہوتی ہے تو میرے خیال میں بڑی عجیب بات ہے کیونکہ میرے حلقے میں میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر میں وہاں پہ ہوں اور میرے عوام سے کوئی پیسہ لیتا ہے تو میرے خیال میں یہ میری نااہلی ہے۔ آپ ہمارے پاس کیس لائیں، ثبوت لائیں، ریفرنس میں بندہ بھیجیں کہ پٹواری نے اس سے پیسے لیے ہیں، ان شاءاللہ پٹواری جو پیسے لے گا، جو رشوت لے گا، اس کا ان شاءاللہ اس کو سزا دی جائے گی اور بدترین سزا دی جائے گی اور ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ اگر یہ ہڑتال اور یہ جو بات چل رہی ہے، اس میں ڈومیسائل کا مسئلہ آگے آئے گا، جو آپ کے تحفظات ہیں تو اس کے اوپر ہم نے مکمل طور پہ آج اخباروں میں بھی دیدیا، ڈپٹی کمشنرز نے بھی اس کو اناؤنس کر دیا ہے کہ اب ڈومیسائل کیلئے آپ کو پٹواری کی ضرورت نہیں ہے، نادرا کے فارم "ب" کے اوپر آپ کا ڈومیسائل ڈائریکٹ بنے گا تو وہ پٹواری کا چونکہ اس سے تعلق ختم ہو چکا ہے تو اس لئے وہ ہڑتال جب تک ختم نہیں ہوتی، ہماری جو بات چیت ہے وہ نہیں ہوتی ہے۔ تو آپ کو پریشانی کی ضرورت نہیں، ان شاءاللہ آپ کا کام ہوتا رہے گا۔ اس کے ساتھ ہم نے ایک وارننگ بھی دی ہے ان کو، یہ آپ کو اس لئے بتا رہے ہیں کہ آپ کے کچھ ایسے تحفظات ہیں، آپ کو مکمل پتہ ہو کہ کیا ہو رہا ہے اس کے اوپر، چونکہ وہ بات چیت کیلئے بھی تیار نہیں ہیں اور جو وہ ڈیمانڈیں کر رہے ہیں میرے خیال میں وہ ڈیمانڈیں تو آپ ایم پی ایز اور منسٹرز سے بھی زیادہ مراعات مانگ رہے ہیں، وہ اس وقت 58 ہزار روپے تنخواہ، 10 ہزار روپے پیشی کیلئے اگر میں جاؤں تو میرے خیال میں یہ تو حکومت دو لاکھ روپے مہینہ برداشت نہیں کر سکتی لیکن پھر بھی اگر یہ سیاسی رنگ اس کو دے رہے ہیں تو میرا آپ سے وعدہ ہے، چونکہ پٹواریوں سے ہمارا کوئی ایسا قریبی رشتہ نہیں ہے، اگر کوئی بھی گورنمنٹ کا، کوئی بھی سرکار کا ملازم ڈیوٹی نہیں کریگا تو اس کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا، یہ ایک Clear message ہے ہماری گورنمنٹ کا اور میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ ہمارے ساتھ رابطے میں رہیں اور یہ کٹ موشنز جو آپ نے لگائی ہیں، مجھے خوشی ہوئی ہے کہ اتنی زیادہ Feedback مل گئی ہے ہمیں مزید کام کرنے کیلئے اور جو باتیں میں نے آپ کو کہی ہیں، مردان کے حوالے سے اور ضلعوں کے حوالے سے، ان شاءاللہ آپ اس کو Verify کر سکتے ہیں، ان شاءاللہ اکتوبر میں پشاور کے بھی آپ کے تین سرکلز جو ہیں، جو بدنام ترین سرکلز ہیں، اکتوبر میں وہ بھی ان شاءاللہ ہو رہے ہیں، آپ وہاں پھر بھی چیک کر سکتے ہیں، ان کو Verify کر سکتے

ہیں اور پھر یہ اسمبلی کا فلور کھلا ہے، اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں یہاں پہ جھوٹ بول رہا ہوں تو آپ دوبارہ یہاں پہ سوال اٹھا سکتے ہیں ان شاء اللہ، تو میری گزارش ہے، ریکویسٹ ہے کہ آپ اپنی کٹ موشنز کو واپس لے لیں۔ شکریہ، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: منسټر صاحب ډیرې خوږې خبرې وکړې خو مونږ دا ریکویسټ ورته کړے وو چې پالیسی څه ده د دې ټرانسفر، خالی زما د ذات سره دشمنی ده که دا ټوله پالیسې څه ده چې خالی چې هغه وګوری چې دا د بیټنی صاحب ملګرے دے، هغه ټرانسفروی نو اوس دا پالیسی څه ده د حکومت؟ خالی د ایم این اے په محتاج باندې دا صوبائی حکومت چلیږی، دا د واضح کړی بیا ټهیک ده چې دا ټول ممبران مونږ دلته راغو چې آیا واقعی چې هغلته خالی د ایم این اے پاور چلیږی، مونږ خو دا نه ورته وایو چې ته فلانکے ټرانسفر کړه زمونږ والا کسان، دا نه مونږ ورته وایو چې په خپل ځائې ئے پرېږده۔ که کرپشن کوی بالکل Suspend ئے کړه، که رشوت اخلی Suspend ئے کړه، ختم ئے کړه لیکن ذاتیات خو مه کوه کنه، تاسو خو په ذاتیات باندې راغلئ چې د ایم این اے کلی وال وی، ما ته ئے ووئ راکړے وی، دا وائی ختم کړه، دا دفتر ته کړه، ولې؟ مونږ ته د دغه شی جواب راکړی چې څه پالیسی ده د دې ټرانسفر والا۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

وزیر مال واملاک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ٹرانسفر/پوسٹنگ پالیسی کے حوالے سے جو تحصیلدار ہیں، ان کی تو بورڈ آف ریونیو سے ہوتی ہے ٹرانسفر، اور پالیسی ہے کہ ایک سال تک اگر اس کے خلاف کوئی شکایت نہ آئے یا کسی غلط چیز میں وہ Involve نہ ہو تو ایک سال تک ٹرانسفر اس کی نہیں کی جاتی اور ہم کر بھی نہیں رہے ہیں تحصیلدار کی ٹرانسفر، آپ کے ضلعوں میں تحصیلدار ہیں، موجود ہیں، اگر کوئی ہوئی ہوگی تو میرے خیال میں Suspend ہوا ہوگا وہ۔ اس کے علاوہ پٹواری کی بات کر رہے ہے، پٹواری کی پوسٹنگ ٹرانسفر کا کوئی بھی تعلق نہیں ہے بورڈ آف ریونیو کے ساتھ، ڈپٹی کمشنر کرتا ہے اس کو، ڈپٹی کمشنر آپ کا بھی ہے، ہمارا بھی ہے۔ آپ حلقے کے ایم پی اے ہیں، وہ اس کو کرتا ہے اور چھ مہینے کی پالیسی ہے پٹواری کی اور چھ

مہینے تک اگر اس کو شکایت نہ آئے تو وہ ٹرانسفر اس کی نہیں ہوتی لیکن اگر وہ عوام سے پیسے لے گا اور شکایت آئے گی تو میرے خیال میں چھ مہینے تو کیا میں چھ منٹ بھی نہیں چھوڑونگا اس کو۔ پھر یہ بھی ہے یہ ڈی سی صاحب کو کلیئر ہیں یہ باتیں اور باقی اگر آپ کو کوئی تحفظات ہیں، پٹواری کے ٹرانسفر کے حوالے سے آپ نے پہلے بھی مجھے دو دفعہ بیان کیا ہے تو ان شاءاللہ میرے خیال میں ڈپٹی کمشنرز صاحبان کو میں فلور پہ کھڑا ہو کر یہ کہہ رہا ہوں کہ ان کو دیکھنا چاہیئے اور اسمبلی کے جو ہمارے ممبران ہیں، ان کا ہی مینڈیٹ ہے، ان کا حلقہ ہے اور اگر ایسے لوگوں کا وہ کہتے بھی ہیں، اپنے حلقے میں کسی کا نام لیتے ہیں کہ یہ بندہ ہونا چاہیئے اور اچھا بندہ ہے تو اس پر بیشک چیک رکھیں وہ، لیکن ساتھ ساتھ اگر ان کے کہنے پر وہ کرتے ہیں تو مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے اور میرا اس سے کوئی Concern بھی نہیں ہے اور میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ پاور لینے میں بڑا مزہ آتا ہے ہر انسان کو، مجھے بار بار کہا جا رہا ہے کہ آپ پٹواریوں کی ٹرانسفر اپنے پاس لے لیں لیکن میں نہیں لینا چاہتا، اس لئے کہ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے اور یہ ضلع کے لیول پہ ہے اور ہر ضلع کو کنٹرول کرنا میرے لئے یہاں سے بیٹھ کر بہت مشکل ہے، اس لئے میں اس چکر میں پڑ ہی نہیں رہا ہوں، میں ایک پالیسی بنا رہا ہوں اور ٹرانسفر/پوسٹنگ جو ہے، آپ کے پٹواری کی حد تک جو ہے وہ آپ کا ڈپٹی کمشنر کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ میرے خیال میں منسٹر صاحب نے ایک وضاحت کی ہے، میں ریکویسٹ کرونگا، ہمارے پاس ٹائم بھی، آپ اپنا فیصلہ کریں جلدی کہ واپس لیتے ہیں تاکہ آگے چلیں۔ بیټنی صاحب! ٹھیک دے ؟

جناب محمود احمد خان: ٹھیک دہ سر۔

جناب سپیکر: اوکے بیٹنی صاحب۔ میں نام سب کا لیتا ہوں تاکہ ویسے مطلب یہ ہے آمنہ سردار، اعظم خان درانی، انیسہ زیب، راجہ فیصل زمان، سید جعفر شاہ، سکندر خان، سلطان محمد خان، سردار اورنگزیب، ثوبیہ شاہد، عبدالستار خان، عظمیٰ خان، عبدالکریم خان، مفتی جانان، ملک ریاض، مولانا عصمت اللہ، محمود بیٹنی، شیراز خان۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی؟

جناب سکندر حیات خان: ووټنګ پرې وکړئ۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب سکندر حیات خان: ووټنګ پرې وکړئ۔

جناب سپیکر: جی جی او کے جس نے کٹ موشنز کے حق میں بات وہ کرنی ہے تو وہ 'Yes' کہیں گے اور جس نے ان کو مطلب ناں کہنا ہے، وہ 'No' کہیں گے۔ Now I put these cut motions to vote. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The cut motions are defeated and Demand No. 6 is granted.

(Applause)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Excise & Taxation, to please move his Demand No. 7.

(Applause)

جناب جمشید الدین (وزیر آبکاری و محاصل): وعلیکم السلام۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 53 کروڑ 50 لاکھ 94 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

(تالیاں)

وزیر آبکاری و محاصل: ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 53 crore 50 lac 94 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Excise and Taxation.

Cut motions, cut motions on Demand No. 7: Madam Amna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں پچاسی ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eighty five thousand only. Azam Khan Durrani.

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ اس بندے کو جو میں دیکھتا ہوں نا، Nice بندہ ہے، میں کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Arbab Akbar Hayat. Lapsed. Madam Aneesa Zeb.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں مطالبہ زر نمبر 7 میں تخفیف کیلئے پانچ سو روپے کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Raja Faisal Zaman.

Raja Faisal Zaman: Sir, I move a cut of one lac rupees.

Mr. Speaker: Sorry. The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Madam Romana Jalil. Sardar Hussain Chitrali. (Not present, it lapses). Sardar Zahoor Ahmad. (Not present, it lapses). Sardar Aurangzeb Nalotha.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں ایک کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Sultan Muhammad Khan.

Mr. Sultan Muhammad Khan: Mr. Speaker, I beg to move a cut of rupees five thousand on Demand No. 7.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mr. Sardar Hussain Babak. (Not present, it lapses). Mr. Saleh Muhammad.

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! میں Motion withdraw کرنا چاہتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that, withdrawn. Madam Sobia Khan.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! پانچ لاکھ کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Mr. Abdul Karim Khan.

جناب عبدالکریم: د پانچ هزار روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Madam Uzma Khan.

محترمہ عظمیٰ خان: سر! دوہزارروپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Mr. Fredric Azeem. (Not present, it lapses). Mr. Noor Salim Malik.

Mr. Noor Salim Malik: Mr. Speaker, I beg to move a cut of rupees fifteen hundred on Demand No. 7.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifteen hundred only. Mufti Said Janan.

مفتی سید جانان: زه جناب سپیکر صاحب! دا میاں صاحب ډیر ښه غونډې سړے دے، زه د دغې وجې نه دا کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ملک ریاض خان۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر، نن نه شل کاله مخکښې نه مې تعلق دے ورسره او ډیر خوږ سړے دے، ما خپل کټ موشن د ده عزت د پاره واپس کړو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ماشاءاللہ۔ مولانا محمد عصمت اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! میں واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر محموداحمد بیٹنی۔

جناب محمود احمد خان: زه دا خپل کټ موشن د میاں صاحب د پاره واپس اخلم او ټول اپوزیشن ملګرو ته خواست کوم چې د میاں صاحب کټ موشنز د واپس کړی۔

(تالیاں) او ځکه چې دا زمونږ، دا ډیر ښې آزاره دے جی او ټول ملګرو ته خواست کوؤ چې د میاں صاحب کټ موشنز د واپس کړی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر معراج ہمایون۔ میڈم معراج ہمایون۔ (قہقہہ) سوری۔

محترمہ معراج ہمایون خان: (قہقہہ) ہائے ہائے ہائے۔ ډیره مهربانی، ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ (څو مره پرې د غه کړی دی)۔ I beg to move a cut of Seven hundred rupees from Demand No. 7.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees seven hundred only. Mr. Munawar Khan Advocate.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ما خو سرا! چې کله دا کټ موشن هغه کولو نو هغه ټائم کښې هم زما دا سوچ وو چې د دس روپې مې هغه کړې وو خو د میاں صاحب لکه نورو منسټرانو ته هم لکه دا خواست کوم چې څرنګه د میاں صاحب Behavior دے، څه رنګې طریقه ده، دا ټول کسان لګیا دی د ده کټ موشنز واپس کوی نو په هغې سلسله کښې زه هم دا خپل کټ موشن واپس اخلم سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر محمد شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: یہ مطالبہ زر نمبر 7 پر میں نے پانچ کروڑ روپے کی کٹ موشن پیش کی ہے لیکن یہ سب ہاؤس کہتا ہے کہ میاں صاحب اچھے آدمی ہیں تو میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مولانا مفتی فضل غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ ما په ایکسائز اینډ ټیکسیشن باندې د 75 لاکھ روپئ کټ موشن راوړے دے خو دا میاں صاحب ډیر ښې بدو سړے دے اګرچه د چا د بنې هم نه دے (قہقہے) خو زه یو شرط لګوم جی۔ زه به خپل کټ موشن واپس اخلم خو د یو شرط سره، هغه شرط دا دے چې دے به 'Yes' په قلاره وائی ځکه دے 'Yes' دومره تیز اووائی چې مونږ له دلته غوږونه کاڼه کړی۔ (قہقہے) نو بهرحال زه جی واپس اخلم جی، کټ موشن واپس اخلم جی۔

Mr. Speaker: Mian Zai-ur-Rehman, lapsed. Muhammad Reshad, lapsed. Madan Nighat Yasmeen, lapsed. Mr. Wali Muhammad, lapsed. Madam Yasmeen Pir Muhammad.

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: زه هم خپل کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: دا باقي چې کوم پاتې دي نو زه تاسو ټول چې دے نو جی، واپس؟۔۔۔

جناب سلطان محمد خان: سر!

جناب سپیکر: جی جی، هس سلطان۔

جناب سلطان محمد خان: سر، زه یو خبره کوم۔ میاں صاحب ډیر زیات ښه سړے دے، ډیر زیات ښه سړے دے او ما ځکه، دا کټ موشن به ما هم په هغه وړومبی دغه کښې اخستے وو واپس خو چونکه دې ټولو اخستو نو ما وئیل چې دوئ کښې او ما کښې به بیا میاں صاحب ته څه فرق نه ښکاری، نو ما وئیل چې زه ئے یو ځل پیش کړم او بیا وروستو واپس واخلم نو میاں صاحب ته به پکښې زه یاد یم، یو خبره خو دا ده جی۔ دویمه خبره دا ده، یو شرط زه هم پکښې، څنګه چې مفتی صاحب اووئیل چې د میاں صاحب چې کوم ځائې کور دے نو هلته ډیرې ښې چهولې ملاویږی د شوکرې چهولې ورته وائی، که هغه رابا ندې هر ځل خوری په نوبنار کښې نو دا کټ موشن زه واپس اخلم۔ (قہقہے) I withdraw my cut motion Sir.

جناب سپیکر: جی کریم خان۔

جناب عبدالکریم: سپیکر صاحب! ما خپل کټ موشن د دې وجې۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی بھی یہ سسٹم وہ، آگے پیچھے ہوگیا ہے۔

جناب عبدالکریم: په وړومبی چانس کښې واپس وانخستو چې میاں صاحب ډیر پرخلوصه او صفا نیت والا سړے دے او عزتمند سړے دے۔ زمونږ مشر هم دے خو ډیپارټمنټ چې دے باوجود د دوئ د Stress نه، زما یو مسئله ډیپارټمنټ سره راغلې وه، سی ایم صاحب د هغې سمری هم Approve کړې وه خو هغې کښې ما سره هغوی ټال مټول، ټال مټول، تاریخونه، تاریخونه، زه ورته وایم چې ما له In

writing کبنې جواب راکړئ خو د میاں صاحب نه پاتې نه ده، د میاں صاحب په دغه، په نیت باندې زه شک نه کوم، زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ہاں جی، فیصل۔

راجہ فیصل زمان: سر! میاں صاحب کی صحت بھی میری جیسی ہے اور مزاج بھی میرا جیسا ہے، میں کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

(قہقہے اور تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ جتنے بھی میرے ساتھی ہیں، معزز اراکین، وہ بہت زیادہ معتقد لگ رہے ہیں میاں صاحب کے لیکن جتنی ہماری ان کیلئے Good wishes ہیں، اتنی شاید میرا خیال ہے ان میں سے کسی ایک کی بھی نہیں ہیں لیکن میاں صاحب کے تو Against یہ ہے ہی نہیں، کٹ موشن میری، یہ تو محکمے کیلئے ہے لیکن چونکہ اب اور کچھ ساتھی ہیں جنہوں نے خاص طور پر کہا تو پھر میں بھی یہ Withdraw کر لیتی ہوں ان کے کہنے پہ، میاں صاحب کے Against یہ نہیں ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم معراج۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ټول وائی ښه سړے دے، ښه سړے دے، میاں صاحب وائی ښه سړے دے نو ما ته د Mark Antony هغه سپیچ رایاد شو، وائی Brutus is an honourable man, Brutus is an honourable man خو بیا End کښې چې دے Brutus was the most unkindest cut of all، نو هسې نه چې بیا مونږ اپوزیشن له د شا نه راله چاړه منډی نه، نو زه به هم Withdraw کړم خو چې مونږ سره بیا لږ ښه چلیږی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! هر کس وائی چې منسټر بنه سړے دے او دا ټول منسټران بنه دی، که Personality ئے ګورې، که Character ئے ګورې، بنه ټهیک ټهاک دی خو زما به دا خوشحالی وی که د هغوی په کارکردګئ مونږ دا کټ موشن واپس اخستے نو دا به ډیره بنه خبره وه خو اوسه پورې یو چا هم اونه وئیل چې د دې محکمې کارکردګی بنه ده نو زه دا کټ موشن واپس اخلم خو ټول په Personality لګیا دی جی نو Personality خو د دې منسټر صاحب ډیره Sober personality ده او ډیر Kind دے مونږ سره او بل دا ده چې By birth زه هم د نوشهره یم، زما یو Affiliation دے د نوشهره سره نو زه کټ موشن واپس اخلم جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میرے خیال میں ختم ہوگئے سارے۔اچھا، عظمیٰ، آمنہ سردار، جی اوکے اوکے۔

محترمہ آمنہ سردار: جی جناب سپیکر! بالکل جیسے سب نے واپس لی ہیں، ہم ان کو Honour کرتے ہیں، ہمارے بڑے معزز وہ ہیں، ممبر ہیں لیکن تھوڑی سی اپنی اگر میں آواز بھی پہنچادوں کہ پرابلم کیا ہے؟ گاڑیوں کی رجسٹریشن نہیں ہورہی ہوتی ہے،ان سے تھوڑا ساپرابلم بن رہا ہے، بوگس نمبر لگے ہوئے ہوتے ہیں تو یہ اس چیز کو سر! آپ نے نہیں کرنا، آپ کے محکمے نے کرنا ہے۔ وہ ماشاءاللہ، جناب سپیکر! ایک بہت اچھے انسان ہیں لیکن اصل بات محکمے کی کارکردگی کی ہے کہ محکمے کی کارکردگی پہ نظر ہونی چاہیئے۔ بہت شکریہ، میں واپس لیتی ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ثوبیہ خان۔

ایک رکن: میاں صاحب به تقریر کوی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب به، میاں صاحب! دوئ وائی تقریر به کوی۔ هاں ثوبیه خان۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، ډیره ډیره مهربانی۔ دا میاں صاحب چې کوم دے دا د پی ټی آئی چې کوم ګورنمنټ روان دے، د دوئ یوه نمونه ده۔ (قہقہہ)

ټهیک شوه کنه چې نه د چا د بنې دے او نه د چا د بدې دے۔ (قہقہے) واؤرئ کنه، نور خو واؤرئ کنه۔ نه د چا د بنې دے او نه د چا د بدې دے، نه د چا سره بنه کولې شی او نه بد کولې شی او مونږ خو پرېږدوه ایم پی اے ګان او ګورنمنټ او کارکردګی د هر چا خو پرېږدوه۔ ما ورته یو ورځ ټیلی فون وکړو چې دا یو کس دے د دې کس دا ټرانسفر کینسل کړئ نو راته وائی بالکل ئے زه کوم، ما وئیل بنه۔ بیا مې ورته ټیلی فون وکړو، ما ته وئیل اوس ئے کینسل کوم، ما وئیل بنه کینسل د کړو؟ وائی نه، بالکل ئے اوس کینسل کوم۔ لږ ساعت پس مې ورته مازیګر بیا وکړو، ما وئیل څنګه سرا! څه چل د وکړو؟ وائی هغه بس هم هغه سیکرټری وائی Gym ته تلے دے، وورزش کوی (قہقہہ) چې کله راشی نو بیا به ئے درله کینسل کړم۔ بنه بیا مې ورته وکړو، ما وئیل سیکرټری د Gym نه نه، وائی هغه خو زما په خیال اوس د خوب ټائم دے نو، وائی اوده شوے هم دے۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ (قہقہہ)

محترمہ ثوبیہ شاہد: نه جی۔

جناب سپیکر: شکریہ شکریہ۔ہاں، جی جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: مطلب ټول خلق وائی-----

جناب سپیکر: وہ ہم میاں صاحب کی تقریر سننا چاہتے ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نو ما خو هم دغه خبره کوله، ټول خلق وائی د پی ټی آئی ګورنمنټ ډیر بنه دے، ډیر بنه دے خو دې یو کال کښې ئے هیڅ هم ونکړل، هیڅ ئے هم ونکړل په یو کال کښې، نو دغه شان میاں صاحب هم هیڅ ونکړل په یو کال کښې، د محکمې نه ئے هم تپوس وکړئ، زمونږ نه او نه ئے چا ته څه توجه ورکړې ده، نو ان شاء الله خو چې ټول وائی چې بنه سړے دے نو وابه ئے خلو نو۔ مهربانی۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! دا منسٹر صاحب خو ډیر بنه سړے دے اس لئے میں واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: نور سلیم۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! جب تمام لوگ کہہ رہے ہیں کہ میاں صاحب اتنے اچھے آدمی ہیں تو میرا خیال ہے پھر اس میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اتنی گواہیاں جب آجائیں تو پھر تو کچھ ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف ایک چھوٹی سی بات میاں صاحب کے گوش گزار کرنا چاہونگا۔ میرے ضلع میں ایک فیکٹری آتی ہے اور ایکسائز کی جو ڈیوٹی ہے، وہ تمام جو Premises ہیں ان سے لی جارہی ہے تو وہاں پر کچھ رکاوٹیں ہیں، انہوں نے کافی عرصے سے وہ ایکسائز کی ڈیوٹی Pay نہیں کی ہے، سیمنٹ فیکٹری، لکی سیمنٹ فیکٹری، اس سلسلے میں پہلے بھی یہاں ہاؤس میں ذکر ہو چکا ہے تو میں میاں صاحب سے یہ چاہونگا اور میرا خیال ہے، مجھے امید ہے جیسا کہ ثوبیہ بی بی نے کہا کہ ایسا نہ ہو کہ سیکرٹری صاحب پھر کہیں Gym گئے ہوئے ہوں یا کہیں اور ہوں تو مجھے امید ہے کہ میاں صاحب اس کو Seriously لیں گے اور اس مسئلے کو حل کرینگے۔ اس کے علاوہ ایک اور میری درخواست ہے، بلکہ یہ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ میاں صاحب اردو میں تقریر کرینگے اور اس تقریر کرنے کے بعد سالانہ کارکردگی کا بھی ذکر کرینگے اور اس تقریر کے بعد ان شاءاللہ تعالیٰ یہ ایک کامیاب منسٹر کہلائیں گے۔ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میاں صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہں جی۔

جناب بخت بیدار: حقیقت خبره خو دا ده چې مونږ اوس څه خبره کولې نشو خو کم از کم دا میاں صاحب ټول ایوان ئے خوښوی نو مونږ ئے هم خوښوؤ خو دا تقریر به خامخا، اردو کښې د نه کوی په پښتو کښې د وکړی خو اود کړی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب۔

(تالیاں)

جناب جمشیدالدین(وزیرآبکاری ومحاصل): زه خو وړومبے د ټولو معزز ممبرانو چا چې دا کټ موشن پیش کړے وو، هغوی واپس واخستو د زړه د کومې نه د هغوی ټولو شکریه ادا کوم چې ما ته مو دومره عزت راکړو، الله ته عزتمند شئ جی۔

ایک رکن: تقریر کرو۔

وزیرآبکاری ومحاصل: تقریر وکړم؟ ښه۔ ګوره دا دے هم لنډه، خلق کارکردګی وائی، 2012-13 میں 1631 ملین، ابھی ہم نے ٹارگٹ رکھا ہے 2936 ملین اور یہ تقریباً (تالیاں) اور یہ تقریباً 85% ہم نے آج تک وصول کیا ہے، ان شاء اللہ 30 جون تک یہ ٹارگٹ ہم پورا کرلیں گے۔ (تالیاں) یہ من پسند گاڑیوں والا مسئلہ جو ہے، ابھی ہم نے تقریباً صوبے میں جن جن کے پاس گاڑیاں تھیں، Previous government نے دی تھیں من پسند لوگوں کو، بحکم وزیراعلیٰ ہم نے سب سے واپس لے لیں (تالیاں) اور 58 ہم نے سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کے حوالے کردی ہیں۔ اس مسئلے پر مجھ سے بڑے میرے Colleagues خفا بھی ہیں، ہر ایک کہتا تھا مجھے گاڑی دو، میں نے آج تک کسی کو گاڑی نہیں دی۔ (تالیاں) اچھا، رجسٹریشن کی بات ہے، ابھی جو اسلام آباد میں رجسٹرڈ کرتا ہے میرے خیال میں ہم میں اکثریت ایم پی ایز اور منسٹرز کی گاڑیوں پر بھی اسلام آباد کا نمبر لگا ہوا ہے حالانکہ کچھ ایسا مسئلہ نہیں یہاں پہ، کہ یہ ابھی پچھلی دفعہ Previous government میں جب خیبر پختونخوا کا نام چینج ہوا تو ایک لاکھ 72 ہزار نمبر پلیٹس کی کمی کا سامنا تھا جو کہ سال 2011 سے لیکر 2013 تک، اس سال وہ Backlog ایکسائز ڈیپارٹمنٹ نے ختم کردیا ہے، ایک لاکھ دوہزار نمبر پلیٹس متعلقہ گاڑی مالکان کو ہم نے کلیئر کردیئے۔ (تالیاں) اچھا KPRA جو 18^{th} amendment کے بعد یہ سیلز ٹیکس اینڈ سروسز جو صوبوں کو آگئے، KPRA ہم نے اس سال بنادی حالانکہ یہ دو سال پہلے بنانا چاہیئے تھی۔ اس میں ہمیں مرکز سے جو رقم ملتی تھی چار ارب روپے اور ہم نے ابھی تک چھ ارب روپے وصول کرلیے ہیں (تالیاں) اور یہ چار ارب روپے ہمیں مرکز اقساط میں دیتا تھا۔ باقی جو کرپشن کی بات ہے، آپ مجھے پوائنٹ آؤٹ کریں، ان شاء اللہ میں آپ کے ساتھ چلونگا، میرے ڈیپارٹمنٹ میں بحکم وزیراعلیٰ کوئی

کرپشن نہیں ہوگی، مجھے بتائیں اور آپ کی شکایت پر عمل نہیں ہوا تو پھر آپ کا ہاتھ اور میرا گریبان۔ تھینک یو، تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت اچھا، بہت اچھا۔ میاں صاحب! آپ نے ماشاءاللہ آپ نے بہت اچھی کارکردگی دکھائی ہے اور آپ نے بہت اچھا پرفارم کیا اور آپ نے بہت اچھی سپیچ ڈیلیور کی ہے، مبارکباد ہو آپ کو اور اس بات کی مبارکباد ہو کہ اتنا ہاؤس آپ کے اوپر متفق ہے، آپ کے اوپر اتنا ہاؤس متفق ہے، اس کیلئے بھی آپ کو مبارکباد ہو۔ Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 7, therefore, the question before the House is that Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The sitting is adjourned till 10:00 a.m. of Monday morning, dated 23-06-2014.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 23 جون 2014ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)